رحمۃ اللہ علیہ

میرے حضور

(حصّہ دوّم)

تحقیق وتالیف

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر

نقشبندی مجددی توکلی دامت برکاتہ

Zikra Foundation Trust (Reg.)

ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

علمی و تحقیقی ادارہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون
(القرآن)

ترجمہ: اللہ کے دوستوں کو نا کوئی خوف ہوگا نا ڈر۔

(حصّہ دوّم)

میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ

تحقیق وتالیف

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہٗ

سابق چیئرمین : شعبہ عربی زبان وادب، پنجاب یونیورسٹی لاہور

بانی چیئر مین : ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

ناشر: ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور ملتان روڈ، سندر اڈا، سندر رائیونڈ روڈ 1.3 کلومیٹر، لاہور

(جملہ حقوق بحق ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور محفوظ ہیں)

Marfat.com

نام کتاب : **میرے حضور** رحمۃ اللہ علیہ (حصہ دوّم)

تحقیق وتالیف حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہٗ

(۱) سابق چیئرمین شعبۂ عربی زبان وادب پنجاب یونیورسٹی لاہور

(۲) بانی چیئرمین ذکریٰ فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

ناشر : ذکریٰ فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

297-692

طباعت اوّل : جمادی الاول ۱۴۳۵ھ / مارچ ۲۰۱۴ء

تعداد : پانچ سو (۵۰۰)

قیمت : اندرون پاکستان : ۳۰۰ روپے بیرون پاکستان : U.S.$ 15

ملنے کا پتہ : ذکریٰ فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور

ملتان روڈ، سندراڈہ، سندر رائیونڈ روڈ 1.3 کلومیٹر، لاہور

رابطہ : zikrafoundation_pk@hotmail.com
(0345-7437036, 0333-469817212)

ISBN 969- 8960-07-04

لائبریری کیٹلاگ کارڈ

۱۔ **میرے حضور** رحمۃ اللہ علیہ (حصہ دوّم)

۲۔ تحقیق وتالیف: حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہٗ

۳۔ تقدیم، ترمیم وترتیب : حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی مجددی توکلی دامت برکاتہ

All rights reserved. No part of this book may be reprinted, reproduced or utilized in any form by any electronic, mechanical, or other means, now known or hereafter invented, including photocopying and recording, or in any information storage or retrieval system, without permission in writing from the writer.

Marfat.com

پیش لفظ

Marfat.com

پیش لفظ

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی سیدالانبیاء والمرسلین وعلی الہٖ واصحابہ واھل بیتہ اجمعین

امّا بعد!

بعد از حمد وثناء راقم ڈاکٹر سیّد محمود الحسن گیلانی نقشبندی مظہری حنفی ماتریدی اپنے پیشوائے پاک عالم ربّانی، عارف حقانی، غوث صمدانی، قیّوم زمان، حبیب الرحمٰن، مجدد دوران، امام الوقت، قطب الارشاد حضرت مولانا علامہ پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ نقشبندی مجددی توکلی قادری چشتی سہروردی کا نہایت ممنون اور شکرگزار ہے کہ آپ جی رحمۃ اللہ علیہ کے تصرف سے مجھے زیرنظر سطور کو رقم کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ مندرجہ بالا القابات جو ہمارے پیشوائے پاک کے مبارک نام کے ساتھ درج ہیں، محض رسمی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ حقیقتاً اس زمانے میں بارگاہ رسالت مآب ﷺ سے آپ جی رحمۃ اللہ علیہ کو یہ منازل، مقامات اور درجات القاء ہوئے۔ ان شاء اللہ اس ضمن میں تفصیل آئندہ کسی مضمون میں پیش کی جائے گی۔ البتہ یہاں یہ بیان ضروری ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ میرے بابا جی حضور (قطب الارشاد قیّوم زمان حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ) نے میرے ساتھ

Marfat.com

وعدہ فرمایا تھا کہ جو کچھ میرے پاس موجود ہے وہ میں نے تجھے دیا اور جو کہیں اور موجود ہوگا وہ وہاں سے لیکر دوں گا اور میرے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے یہ وعدہ پورا فرمایا ہے۔ اسی طرح بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ (حضرت سید محمد توقیر احمد اظہر نقشبدی رحمۃ اللہ علیہ) نے کئی مرتبہ ارشاد فرمایا تھا کہ اس زمانے میں ابا جان (ہمارے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ) جیسا کوئی اور نہیں ہے۔ انہوں نے تمام الوالعزم انبیاء کرام علیہم السلام کی ارواح سے روحانی فیض حاصل کیا ہے اور اسی طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کے جملہ جلیل القدر اولیاء کرام چاہے وہ وصال فرما چکے ہیں یا موجود ہیں، سے بھی فیضان لیا ہے۔

ہمارے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جملہ طریق سلاسل کا انتساب اور اجازت موجود ہیں۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اجازت دیتے ہوئے فرمایا کہ بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے نعمت میرے حوالے کرتے ہوئے فرمایا تھا میں نے اس نعمت کو اپنے اصل پر قائم رکھا ہے اور اب میں یہ نعمت تمہارے سپرد کرتا ہوں اسے اس کی اصل پر قائم رکھنا اور کل قیامت کے روز مجھے ایسے ملنا کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تم پر راضی ہوں۔ پھر آپ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے نصف صدی تک اس نعمت کی حفاظت کی ہے اور یہ نسبت آج بھی اپنے اصل پر قائم ہے تم بھی اس نعمت کی حفاظت کرنا۔ بلاشبہ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس گئے گزرے دور میں آپ جی رحمۃ اللہ علیہ جیسی عظیم روحانی، علمی اور ادبی شخصیت کی راہنمائی اور صحبت ہمیں میسر آئی ہے۔

Marfat.com

12 مارچ 2007ء کو حضرت خالہ جی رحمۃ اللہ علیہا (حضرت سیدہ رضیہ خانم رحمۃ اللہ علیہا ہمارے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اہلیہ محترمہ) کے وصال کے بعد جب اس حقیقت کا انکشاف ہوا کہ حضور قبلہ بھائی جان سید محمد توقیر احمد اظہر نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کا وقت بھی بہت قریب ہے تو آپ جی رحمۃ اللہ علیہ کی زیادہ تر توجہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے امور ظاہر و باطن کی تکمیل کی طرف ہوگئی۔ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ نے بھی آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ سے یہ وعدہ لیا کہ آپ جی رحمۃ اللہ علیہ ان کے بعد جلد از جلد سلسلے کے ظاہری و باطنی امور کو پایہ تکمیل تک پہنچائیں گے۔

28 جون 2007ء جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب قریباً گیارہ بجے کے قریب آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے کمرے میں تشریف لائے اور ان کے بستر کے قریب کرسی پر تشریف فرما ہو کر انہیں توجہات دینے لگے اس وقت بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کا کمرہ بقعہ نور بنا ہوا تھا ارواح طیبہ کی آمد آمد تھی ماحول نہایت پرسکون اور دلسوز تھا قریباً 11:40 پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اچانک دست دعا بلند فرمائے۔ یہ ایک باپ کی حیثیت تھی اور اس حیثیت میں یہ وقت نہایت کٹھن تھا اس کے باوجود آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے آپ کو مکمل طور پر رضائے الٰہی کے تابع کر رکھا تھا یہ تھا رضا کا مقامِ انتہا نہ لب پہ شکوہ نہ آہ و بکا ٹھیک 11:45 پر بھائی جان حضور رحمۃ اللہ علیہ واصل حق ہوئے

انا للہ و انا الیہ راجعون

Marfat.com

اس کے ساتھ ہی آپ جی رحمۃ اللہ علیہ اپنی نشست سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ممات وحیات کی اس گردش میں حیاتِ نو نے اک نئی انگڑائی لی۔ یقیناً بارگاہ رب العزت میں اپنی متاع حیات قربان کردینے کے بعد آپ جی رحمۃ اللہ علیہ شہادت عظمیٰ پر حیاتِ امام زین العابدین کی نسبت سے مستفیض ہوئے تھے ۔ یہ ایک نیا عزم تھا نئی آن تھی، نئی شان تھی، کربلا بیت چکی تھی اور اپنے پیچھے عزم وہمت اور جرأت ومردانگی کا جہان چھوڑ گئی تھی۔

بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے وصال سے اپنے وصال تک آپ جی رحمۃ اللہ علیہ نے بھائی جان کے ساتھ کئے ہوئے وعدے کی خوب پاسداری کی اور اپنے آپ کو شب وروز مصروف رکھا۔ آپ جی رحمۃ اللہ علیہ کی زیر سرپرستی اور زیر نگرانی ذکریٰ فاؤنڈیشن ٹرسٹ کی باقاعدہ رجسٹریشن کروائی گئی۔ 199 قیّوم بلاک، مصطفےٰ ٹاؤن، لاہور کو فروخت کیا گیا، سندر شریف میں سلسلے کے لئے جگہ خریدی گئی اس جگہ کی چاردیواری کروائی گئی اور اس نئی جگہ پر خالہ جی حضور رحمۃ اللہ علیہا اور بھائی جان رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات کو منتقل کیا گیا، لنگر خانہ قائم کیا گیا، مسجد اور دیگر عمارات کے بنیادی نقشے تیار کروا کر زمین کو مختص کیا گیا اس نئی جگہ پر باقاعدہ طور پر ختمات سلسلہ کا اجراء کیا گیا اور ذکریٰ فاؤنڈیشن ٹرسٹ کے پلیٹ فارم سے کتب کی اشاعت کے لئے مسودات کی تیاری اور کمپوزنگ کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوا۔ بھائی جان

Marfat.com

رحمۃ اللہ علیہ کے پہلے سالانہ ختم شریف کے موقع پر اہل سلسلہ کے لئے "مختصر وسیلہ نجات" کوشائع کیا گیا۔ قبل ازیں "حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار" بھی نظر قارئین ہو چکی تھی۔ ان تمام کاموں کے ساتھ ساتھ آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے اہل سلسلے کے روحانی تربیت کیلئے بھی خصوصی توجہ دی۔

16 نومبر 2009ء کو آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے موقع پر ہمیں بیک وقت بہت ساری ذمہ داریاں نبھانی تھیں جن میں سلسلے کا انتظام وانصرام، اہل سلسلہ کی تربیت، ذکریٰ فاؤنڈیشن ٹرسٹ کے دفاتر اور دیگر عمارات کی تعمیر، منصوبے کے مطابق مختلف پروجیکٹس کا آغاز اور کتب سلسلہ کی اشاعت کا کام شامل تھا۔ یہ ذمہ داریاں نبھانا میرے لئے قریباً ناممکن تھا مگر آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور مہربانی سے اللہ پاک نے بے پناہ فضل فرمایا اور تمام اہل سلسلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر اکٹھے رہے اور ہمیں مختصر وقت میں ہر چہار سمت میں کامیابیاں نصیب ہوئیں۔

آج جب آپ یہ سطور ملاحظہ فرما رہے ہیں تو اللہ کے فضل وکرم اور آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ سے ذکریٰ فاؤنڈیشن ٹرسٹ کے مرکزی دفاتر، لائبریری، چیئرمین صاحب کی رہائش، خواتین ہال، جامع مسجد اور لنگر خانہ کی تعمیر، درویشوں کیلئے قیام وطعام کا انتظام اور فری ڈسپنسری کا آغاز ہو چکا ہے۔ تمام ختمات اور پروگرامز اپنے وقت پر باقاعدگی سے منعقد ہو رہے ہیں۔

Marfat.com

آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت قریباً ایک درجن کتب اشاعت کے لئے تیار تھیں ہم نے اس جانب بھی بھرپور توجہ دی اور آج حسب ذیل کتب اہل سلسلہ اور قارئین کے لئے پیش کی جاچکی ہیں۔

1 حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا سفر بغداد

2 مفصل وسیلہ نجات

3 ایک توکلی بزرگ

4 تسہیل ذکر کثیر

5 میرے خالہ جی حضور رحمۃ اللہ علیہا

قبل ازیں ''حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال و آثار'' اور ''مختصر وسیلہ نجات'' بھی شائع ہو چکی تھیں۔ زبردست کتاب ''میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ'' اس سلسلہ کی آٹھویں کتاب ہے جس کی اشاعت مکمل ہو چکی ہے۔ یہ اس کتاب کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ اس کا پہلا ایڈیشن 1982ء میں ہمارے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے شائع کیا تھا۔ یہ کتاب دراصل مجموعہ مقالات ہے جس میں قطب الارشاد قیوم زمان حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین، عقیدتمندوں اور معاصرین نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں اپنے خیالات کا برملا اظہار کیا ہے۔ ان مقالات کی تدوین آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمائی تھی اور اس کتاب کو مرتب کیا تھا۔ اس کے

Marfat.com

دوسرے ایڈیشن کا سارا کام بھی آپ جی رحمۃ اللہ علیہ نے بنفس نفیس کیا۔ اس ایڈیشن میں آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے بہت سارے نئے مقالات بھی شامل کئے۔ یہ نئے مقالات پہلے ایڈیشن میں شامل ہونے سے رہ گئے تھے۔ اس کے علاوہ اس نئے ایڈیشن میں حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کی مناقب بھی شامل کی گئی ہیں۔ اپنی ضخامت کی وجہ سے اس کتاب کو دو جلدوں میں شائع کرنے کا فیصلہ بھی آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی فرمایا تھا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے وقت یہ کتاب بھی مکمل تھی اور طباعت کے لئے بالکل تیار تھی اس لئے ہم نے بالحاظِ ادب آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے نام کے ساتھ دامت برکاۃ کے الفاظ کو بین ہی لکھنا مناسب سمجھا کیونکہ یہ الفاظ آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے خود تحریر فرمائے تھے۔

فنڈز کی کمی، مختلف پروجیکٹس کو ایک ساتھ شروع کرنے اور پھر لاہور سے لائبریری کی سندر شریف میں منتقلی کی وجہ سے ہماری مصروفیات میں کافی زیادہ اضافہ ہو گیا۔ اس لئے یہ کتاب بروقت طبع نہ ہو سکی تاہم ہم کسی لحظہ بھی اپنے فرائض سے غافل نہیں ہیں۔ اللہ پاک کا فضل و کرم اور حضور رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ بھی ہر پل ہمارے ساتھ ہے۔ الحمدللہ شکر الحمدللہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ کیا ہوا یہ وعدہ بھی پورا ہوا۔ اللہ پاک نے ہمیں ہمارے پیشوائے پاک رحمۃ اللہ علیہ کی بارگاہ میں سرخروئی عطا فرمائی، اللہ پاک آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے جھنڈے تلے تمام اہل سلسلہ کو مجتمع رکھے۔ ہم میں مکمل اتفاق اور اتحاد قائم رہے۔ باہمی ادب و احترام اور محبت میں اضافہ ہو اور یونہی ہم سب مل کر اپنے پیشوائے پاک کے آستانہ عالیہ کی تعمیر و ترقی میں اپنا کردار ادا کرتے رہیں۔ ہم اس جگہ کو آباد رکھیں خدا ہمارے گھروں کو آباد اور ہماری قبروں کو روشن رکھے گا۔ آخر میں اللہ پاک سے دعا ہے کہ

Marfat.com

وہ ہمیں دین و دنیا کی تمام کامیابیاں اور کامرانیاں عطا فرمائے، ہمارے دلوں کو ایمان کی روشنی سے منور فرمائے اور ہمارے اعمال کو اخلاص کی دولت سے سرفراز فرمائے۔ آمین

دعا گو

(ڈاکٹر سید محمود الحسن گیلانی نقشبندی مظہری دامت برکاتہ)

چیئرمین ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور۔

Marfat.com

Marfat.com

(حصّہ دوّم)

میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فہرست

Vol: 2

صفحہ نمبر	مضمون نگار	مضمون نگار	نمبر شمار
16	حضرت مولانا مفتی اقتدار احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ	اسوۂ حسنہ کا سچا نمونہ	۲۲
23	حضرت مولانا سید الطاف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ	بر کریماں کارہا دشوار نیست	۲۳
36	جناب مولانا نظام الدین توکلی	مجھے یار کھینچ لایا ترا دست غائبانہ	۲۴
59	جناب محمد بشیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ	ان کو دیکھا تو خدا یاد آیا	۲۵
69	جناب حاجی احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ	گلشن محبوبیہ رحمۃ اللہ علیہ کا خوشبودار پھول	۲۶
91	جناب نور احمد صاحب	کامل پیر محمد بخشا لعل بناون پتھر دا	۲۷
98	جناب چودھری اللہ دتہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	کارساز ما بہ فکر کار ما	۲۸
103	جناب محمد صدیق صراف	غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تمناؤں کا مرکز	۲۹
113	جناب فیض احمد فیض صاحب رحمۃ اللہ علیہ	گفتۂ او گفتۂ اللہ بود	۳۰
150	سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	گاہے گاہے باز خواں آں قصہ پارینہ را	۳۱
197	حضرت مولانا منظور عالم قریشی رحمۃ اللہ علیہ	ذکر حبیب کم نہیں وصل حبیب سے	۳۲
238	پروفیسر سید ریاض حسین شاہ	صحبتے با حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ	۳۳
253	حضرت سیدہ مسعودہ اختر گیلانی (آپا جی)	بابا جی بلاندے نی	۳۴
272	پروفیسر ڈاکٹر غلام علی چودھری رحمۃ اللہ علیہ	تحریک پاکستان میں حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا کردار مجیٹھہ (امرتسر) میں	۳۵

Marfat.com

۳۶	آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	288
۳۷	حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور آپ کا سفر آخرت	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	229
۳۸	حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ اکابر وقت کی نگاہ میں	حضرت پروفیسر سیّد محمد توقیر احمد اظہر رحمۃ اللہ علیہ	345
۳۹	حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال وارشادات	حضرت پروفیسر سیّد محمد توقیر احمد اظہر رحمۃ اللہ علیہ	359
۴۰	تواریخ ولادت و وصال قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	حضرت سیّد محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	371
۴۱	مناقب شریف	نتیجۂ فکر	
(1)	حبیب اولیاء رحمۃ اللہ علیہ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	392
(2)	کون پوچھے گا پتہ مجھ سے تیرے دربار کا	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	395
(3)	غوث الخلائق	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	397
(4)	محبت دے رازاں نوں پھولیں نہ یارا	نظام الدین مخمور توکلی رحمۃ اللہ علیہ	398
(5)	حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دے حبیب رحمۃ اللہ علیہ حضور	محمد حسین گل فروش وزیر آباد رحمۃ اللہ علیہ	400
(6)	دُرِ تابندۂ فضلِ دوامی	ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری	403
(7)	کوئی گل کرو اُس سوہنے دی	نظام الدین مخمور توکلی رحمۃ اللہ علیہ	404
(8)	سلامت رہے میرے شجرہ دی ڈالی	حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	406
(9)	تاریخ وصال حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندی	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	407

Marfat.com

(10)	میں کی دساں حبیبی شان کی اے	منشی فیض احمد فیض جعفر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ	409
(11)	میرا پیر دلاں دا جانی اے	نظام الدین مخمور توکلی رحمۃ اللہ علیہ	411
(12)	مہِ روشن رواناں	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	414
(13)	کرم کا ابر تھا انسان کے لبادے میں	حضرت پروفیسر سید محمد منصور احمد خالد رحمۃ اللہ علیہ	416
(14)	اس لڑی دے پاک روسالار، کرناواں دی خیر	نظام الدین مخمور توکلی رحمۃ اللہ علیہ	417
(15)	اونچی تیری سرکار ہے شیاً لِلّٰہ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	419
(16)	چو قرآنِ عظیم	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	421
(17)	اے نوحِ سفینۂ جاں مدد دے	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	422
(18)	حبیبے پاک زادے	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	423
(19)	کس جرم کی پاداش میں آزاد ہوئے ہیں	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	424
(20)	اک ہی نگاہ میں کیا سیراب تا ابد	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ	425
(21)	روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا	حضرت پروفیسر سید محمد منصور احمد خالدؔ رحمۃ اللہ علیہ	426
(22)	اس حبیب رحمۃ اللہ علیہ دلی کا دروازہ	حضرت پروفیسر سید محمد منصور احمد خالدؔ رحمۃ اللہ علیہ	427
(23)	بطحا کے اجالوں کا فیضان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ	حضرت پروفیسر سید محمد منصور احمد خالدؔ رحمۃ اللہ علیہ	428
(24)	شَیخ الزّمَاں	ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری	430
(25)	جس دا رہبر تیرے جیہا اس نوں کد گمراہی	منشی فیض احمد فیض جعفر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ	431
(26)	اے حبیبوں کے حبیب خوش ادا عالی مقام	ملک فضل حسین قمر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ	432
(27)	بیان تبرکات شریف قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ	نظام الدین مخمور توکلی رحمۃ اللہ علیہ	435

Marfat.com

۴۲	متن منظومہ، وسیلۂ نجات	حضرت میر سید یوسف علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ	440
۴۳	جدول وفیات مشائخ نقشبندیہ، مجددیہ، توکلیہ، محبوبیہ، حبیبیہ، مظہریہ	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	447
۴۴	تصاویر	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	
(i)	سجادہ نشین اوّل حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	452
(ii)	حضرت مؤلف پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	453
(iii)	حضرت سیّد محمد توقیر احمد اظہر رحمۃ اللہ علیہ جس نے اس مشن کے لئے اپنی زندگی ایثار کردی	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	454
(iv)	آستانہ عالیہ حبیبیہ کا مین گیٹ	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	455
(v)	روضہ شریف حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	456
(vi)	مرقد شریف حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	457
(vii)	حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کی جامع مسجد	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	458
	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور کا اجمالی تعارف	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	459
	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور کی بعض مطبوعات	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	461
	آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ مظہریہ پر منعقد ہونے والے اہم پروگرام	ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ	465

Marfat.com

Vol: 1

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحہ نمبر
۱	حرف اوّل ــــ اشاعت اوّل	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	
۲	حرف ثانی۔اشاعت ثانی	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	
۳	(i) انتساب منظوم: (ارمغانِ انتساب) بنام حضرت فاروق طریقت رحمۃ اللہ علیہ (ii) انتساب منثور: بنام حضرت فاروق طریقت رحمۃ اللہ علیہ (iii) انتساب منثور: بنام سیّد محمد توقیر احمد اظہر رحمۃ اللہ علیہ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	
۴	تیرا فیضان کمالات نبوت آقا رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ	
۵	میرے حضور رحمة الله علیه	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	
٦	نقشبندیاں دے خاص علمبر دار	حضرت پیر فضل گجراتی	
۷	محرم حقیقت عارف یگانہ	حضرت پروفیسر سیّد منصور احمد خالد	
۸	قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا حسب نسب اور آپ کے آباء واجداد	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	
۹	سوانح وشخصیت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	

Marfat.com

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحہ نمبر
۱۰	قطب الارشاد، قیوم زمان	حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر	
۱۱	خلق عظیم اور اتباع سنّت ﷺ	جناب حافظ محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ	
۱۲	یادگارِ سلف	حضرت مولانا محمد عارف صاحب رحمۃ اللہ علیہ	
۱۳	نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو	جناب پروفیسر محمد فرمان صاحب رحمۃ اللہ علیہ	
۱۴	شیخ کامل رحمۃ اللہ علیہ	حضرت مولانا اکبر علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	
۱۵	حضرت خواجہ سیدوی رحمۃ اللہ علیہ کا رُوحانی شاہکار	حضرت صاحبزادہ صدیق احمد رحمۃ اللہ علیہ	
۱۶	آپ رحمۃ اللہ علیہ رسمی پیر نہ تھے	حضرت مولانا سید محمد جلال الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ	
۱۷	مقبول ولی اللہ اور حق آگاہ درویش	حضرت مولانا صاحبزادہ مبارک محی الدین صاحب	
۱۸	بوسہ زن بر آستان کاملے	پروفیسر ڈاکٹر احمد حسین صاحب قلعداری	
۱۹	قول فیصل تھا لفظ لفظ اُن کا	پروفیسر ڈاکٹر غلام علی چودھری رحمۃ اللہ علیہ	
۲۰	آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سفر کشمیر	سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ	
۲۱	آپ رحمۃ اللہ علیہ اکابر اہل اللہ میں سے تھے	حضرت مولانا حافظ سید علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ	

Marfat.com

اسوۂ حسنہ کا سچا نمونہ

Marfat.com

حضرت مولانا مفتی اقتدار احمد خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اسوۂ حسنہ کا سچا نمونہ

حضرت قبلہ عالم مولانا حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی کما حقہ سیرت کس طرح بیان کرسکتا ہوں اور میں اپنے خیالات کی غمازی کا پورا نقشہ ان الفاظ میں ادا کرتا ہوں کہ جہاں میرے تصورات کی پرواز کی انتہا ہوتی ہے وہاں سے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پُرکیف شخصیت کی ابتدا ہوتی ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت میرے منتہائے علم سے وراء الوراء تھی۔ اب میں اپنی زندگی کے خوش قسمت حصے کے ان تاثرات کو بیان کرتا ہوں جو پندرہ سال کے عرصہ میں تعلق روحانی کی بناء پر قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کے بارے میں مجھے نصیب ہوئے۔ میرے تصورات کی دائم پرواز حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت والا مرتبت کی طرف گامزن ہے۔ آج نہیں بلکہ جس وقت سے میری قسمت نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کا دن دکھایا میرے خیالات کی آماجگاہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی کی شخصیت ہے۔ بڑے عرصے سے میری خواہش تھی کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی پُرکیف شخصیت پر اپنے قلم کو حرکت دوں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی کے حالات مبارکہ پر بطریق سیر المتاخرین قلم اٹھاؤں مگر گوں ناگوں علمی مصروفیات کی وجہ سے اس بحر بیکراں میں اپنی علمی بے بضاعتی کی وجہ سے غوطہ زن ہونے کی

Marfat.com

ہمت نہ پڑتی تھی۔ آج دل چاہا ہے کہ افادۂ عوام کی خاطر ایک عارف کامل، محسنِ اعظم، پیکر حسنِ اخلاق، منبع رشد و ہدایت، شہسوار طریقت، کامگار شریعت، حبیبِ حبیب اللہ، قبلہ و مولانا، و بالفضل اولینا سید السادات حضرت سید محمد حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علیہ کی سیرت طیبہ کو اپنے تاثرات کی زبان میں شاہراہ طریقت پر گامزن ہونے والوں کے لئے اور تصوف کے بحر ناپائیدار میں غوطہ زن ہونے والوں کے لئے ایک مشعل راہ کشتی آب دار اور گلدستہ تابدار بنا کر پیش کروں۔

حمد ہے اس باری تعالیٰ کی جس نے آسمان ولایت پر طرح طرح کے چاند اور سورج چمکائے اور درُود ہو اس آقائے کمبل پوش کی ذات گرامی پر جس نے تصوف کے جہاں میں ہزاروں روشن چراغ جلائے۔

صلی اللہ علیہ و آلہ واصحابہ واتباعه اجمعین وبارك وسلم علیہ۔

اما بعد بندہ گنہگار عبد مملوک کردگار غلام صاحب قاب قوسین او ادنیٰ مدار صاحبزادہ محمد اقتدار معروض ہے کہ حضرت اعلیٰ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کو دیکھ کر اکابرین اولیائے کرام اور متقدمین علماء عظام کا دور پرسرور آنکھوں کے آگے مجسم ہو جاتا تھا۔ اگرچہ ان باسعادت مجلسوں میں بیٹھنے کا بوجہ کم سنی مجھ کو زیادہ موقع میسر نہ آسکا مگر یہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا کمال ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آفتاب لطف کی ضیاء پاشیوں کی کرامت کہ جو شخص بھی حسن عقیدت کے ساتھ چند گھڑیاں خدمت میں حاضر رہتا تھا اس کو بھی اتنا ہی فیض عطا ہوتا تھا

Marfat.com

جتنا کہ کافی زمانہ صحبت حاصل کرنے والے کو فیض ملتا تھا۔ یہ تھا حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی فیض رساں شخصیت میں مساوات محمدی ﷺ کا اعلیٰ نمونہ چنانچہ ایک عام شخص بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت باسعادت سے اس طرح مستفیض ہوتا تھا جس طرح کہ ایک حلقہ بگوش عقیدت مند۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ جہاں شاہراہ تصوف کے شہسوار تھے وہاں شریعت کے راستوں سے بھی پوری طرح آگاہ تھے۔ نہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے دیگر صوفیاء کی طرح گودڑی پوشی کی تھی اور نہ تنگ نظر علماء کی طرح کسی قسم کی رطوفت روادار رکھی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نہ جبہ و دستار کے قائل تھے اور نہ رہبانیت کی طرف مائل تھے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت کا مختصر خاکہ اگر الفاظ میں کھینچا جائے تو یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ محبت الٰہی کا ایک تلاطم خیز دریا تھے مگر اس دریا کے مدوجزر سے اس کے کنارے بھی کبھی آگاہ نہیں ہوئے۔ یہ وہ راز ہے جس سے بہت کم لوگ واقف ہیں۔ گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ اسرار الہیہ میں سے ایک سرّ تھے۔

میں اگرچہ ساری عمر شریعت کے رموز کو سمجھنے میں خرچ کرتا رہا مگر جو زندگی کے لمحات حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گزرے مجھے ان کی بدولت طریقت کے راستے پر چلنے والوں کی اور اس دریا کے شناوروں کی شخصیت کا بھید حاصل ہوا اور میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بحر بے پایاں کی وسعتوں اور اتھاہ گہرائیوں کا پورا اندازہ شاید کسی کو بھی نہیں ہوا۔ میں جب کبھی اپنی علمی مجالس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے محاسن اخلاق اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بلند پایہ معارف کا ذکر کرتا ہوں تو میں دیکھتا ہوں کہ سامعین پر وجدانی کیفیت طاری ہو جاتی

Marfat.com

ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو سب سے زیادہ ملکہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے میں تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان کا سرمایہ حیات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرامین طیبہ طاہرہ ہیں۔ سب سے بڑا وظیفہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعلیم کو اپنانا ہے۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جو سالک یہ چاہتا ہے کہ میں سلوک قدسیہ طے کروں اور مجھ پر لطائف الٰہیہ اور حجابات ملکوتیہ کھل جائیں اسے چاہئے سر معرفت کے نیرّ تاباں، آفتاب رسالت، شمع نبوت، ختم المرسلین، مظہر اسرار حق سیدنا و مولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کو اپنائے۔ میں نے دیکھا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دنیا کی کسی شے سے محبت نہیں تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دنیا کے تفکرات سے یکسر بے نیاز تھے۔ غم واندوہ کے پہاڑ کے مقابلے میں بڑے بڑے حوصلہ مند ہمت ہار جاتے ہیں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ صبر و تحمل کا عظیم پیکر نظر آتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صرف اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت تھی۔ چنانچہ یہی وجہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود ایک جید اور نہایت بلند پایہ عالم تھے دیگر علمائے ربانی سے نہایت احترام اور محبت سے پیش آتے تھے۔ یہاں تک کہ اگر شریعت کا کوئی مسئلہ پوچھا جاتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی یہ گوارا نہ فرمایا کہ کسی خادم یا کسی عقیدت مند شخص کو بھیج کر کسی عالم دین سے مسئلہ پوچھ لیا جائے بلکہ دیکھنے والوں کی نگاہوں نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مسئلہ پر بھی اگر پوچھنا ہوتا تو اس کے لئے اہتمام سے وضو فرماتے اور خود چل کر علمائے کرام کے پاس آتے اور دو زانو بیٹھ کر مسئلہ دریافت کرتے اور سنتے اور فرماتے کہ یہ شریعت کا احترام

Marfat.com

ہے۔ اکثر بڑے بڑے پیچیدہ مسائل میں میرے والد محترم حضرت حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لاتے۔ کئی دفعہ حضرت حکیم الامت از راہ احترام ارشاد فرماتے کہ حضرت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیوں تکلیف فرمائی، میں خود وہاں آجاتا کسی خادم کو بھیج کر مسئلہ دریافت فرما لیتے؟ تو میں نے دیکھا کہ فنافی الرسول کا مقام آپ رحمۃ اللہ علیہ پر طاری ہو جاتا، محبت کے آنسو نکل آتے اور فرماتے:

مولانا شریعت کا احترام بہت بڑی دولت ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں شریعت کا سائل بن کر آتا ہوں اور اس کے لئے خود چل کر آنا باعث عزت سمجھتا ہوں۔

حضرت کی یہ انمول باتیں آج دنیا سے مفقود ہوتی جا رہی ہیں۔ اس راہ پر چلنے والے دعوے دار بہت ہیں مگر ثابت قدم کوئی کوئی ہے، جبہ ودستار بہت سوں نے پہن رکھے ہیں مگر حقیقت کے موتی کہیں کہیں ہیں۔

جب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا مسکراتا ہوا چہرہ آنکھوں کے سامنے آتا ہے تو بے اختیار میرے آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ اس دنیائے فانی نے کتنی کتنی عظیم شخصیتوں کو ہم سے جدا کر دیا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کے جس پہلو پر غور کیا جائے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عشاق کے دلوں کو عشق ومحبت کی آگ سے گرما دینے والا عظیم سرمایہ تھی۔ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس پاک میں کبھی دنیا کے اتار چڑھاؤ یا دنیاوی بکھیڑوں پر گفتگو ہوتی نہ دیکھی۔ میں

Marfat.com

کیا اور میرا علم کیا جو اس صاحب ید اللّٰہی کو بیان کر سکے چند ٹوٹے پھوٹے الفاظ ہدیہ عقیدت کے طور پر پیش کر دیئے ہیں۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات گرامی ان شخصیات میں سے تھی جنہوں نے اپنی ذات کو فنائیت کے مقام پر پہنچایا اور جن کی زبان پر کبھی ''میں'' کا لفظ نہ آیا۔ ہمیشہ اپنے آپ کو مخفی رکھا یہی وجہ ہے کہ بہت قریبی حلقے بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سے کماحقہ واقف نہ تھے۔ بہت سے لوگوں کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلسلہ نسب کیا تھا یہاں تک کہ مجھے صرف چند دن پیشتر ایک معتبر آدمی کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خانوادۂ سادات سے تعلق رکھتے ہیں۔ دیگر لوگوں کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی اس نسبت عظیمہ کو شہرت دینے کی کوشش نہ فرمائی، ہمیشہ عجز و انکسار کی روش سامنے رکھی اور ہمیشہ اپنے آپ کو چھپاتے رہے۔ سنت رسول اللہ کا سچا نمونہ، اسوۂ حسنہ کا سچا نقشہ اور سخاوت عظمیٰ کا صحیح مصداق آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ذات میں روز روشن کی طرح عیاں تھا۔

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمودات پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے بزرگوں کا دنیا و آخرت میں ساتھ نصیب فرمائے۔ آمین

۱۲۱۷۷۸

Marfat.com

برکریماں کارہا دشوار نیست

Marfat.com

حضرت مولانا سید الطاف الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ

برکریماں کارہا دشوار نیست

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت سراپا خیر و برکت اور چشمۂ فیض وکرامت تھی۔ چنانچہ اس ناکارہ پر جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت ومہربانی تھی۔ اس بارے میں چند واقعات عرض کرتا ہوں۔

پہلا واقعہ

۱۹۵۸ء میں، میں شوگرمل میں ہیڈ کلرک تھا اور ساتھ ہی امپورٹ اور ایکسپورٹ کے فرائض بھی سرانجام دیتا تھا۔ ہم نے بیاسی ہزار (۸۲۰۰۰) روپے کی رقم کی بجلی کی موٹریں اور تاریں مغربی جرمنی سے درآمد کیں۔ مال تقریباً نو یا دس ماہ کے بعد پہنچ گیا۔ ہیڈ آفس کے پاس خفیہ رپورٹ تھی جس کا مجھے کوئی علم نہیں تھا کہ درآمد شدہ مال میں کچھ خورد برد کی گئی ہے۔ اسی شک کی بنا پر انہوں نے جنرل منیجر کو ملازمت سے سبکدوش کردیا اور مال کی چیکنگ کے لئے کمیٹی مقرر کر دی۔ نئے جنرل منیجر نے آکر چارج لینا شروع کر دیا۔ میں نے بجلی کے سامان کے تمام کاغذات کو مکمل کیا اور انہیں جنرل منیجر کی میز پر دستخط کے لئے دیگر ڈاک کے ساتھ دستور کے مطابق چپڑاسی کے ہاتھ بھیج دیا۔ دوپہر کے وقت میں نے

Marfat.com

دیکھا کہ دیگر ڈاک واپس آ گئی ہے مگر امپورٹ کے کاغذات واپس نہیں آئے۔ میں نے یہ سوچا کہ مزید معلومات کے لئے منیجر صاحب نے رکھ لئے ہوں گے اس واسطے میں نے کوئی تردّد نہ کیا۔ میں دفتر بند کر کے گھر چلا آیا۔ صبح ہوتے ہی میں نے منیجر صاحب سے پوچھا کہ جناب! امپورٹ کے کاغذات میں نے آپ کی خدمت میں بھیجے تھے مگر واپس نہیں ملے۔ انہوں نے جواباً کہا کہ میرے پاس نہیں آئے۔ میں نے ان تمام کاغذات کی تلاش شروع کی ہر جگہ تلاش کیا مگر وہ نہ ملے۔ مجھے زیادہ فکر دامن گیر نہ ہوئی کیونکہ ڈپلیکیٹ(Duplicate) کاغذات میری فائل میں لوہے کی الماری میں بند پڑے تھے۔ دوسرے روز چھٹی تھی اور دفاتر بند تھے۔ سوموار کے روز صبح دفتر آیا اور الماری کو کھولنا چاہا مگر باوجود چابی لگانے کے الماری کھلتی ہی نہیں تھی۔ فرش کی طرف میری نظر پڑی تو میں نے دیکھا کہ وہاں اسی طرح کی ایک اور چابی پڑی ہوئی ہے۔ میں نے ورکشاپ سے لوہار کو بلوا کر اپنی الماری کو کھلوایا۔ میں نے دیکھا کہ جس ترتیب سے میں فائلیں رکھا کرتا تھا وہ اس طرح پڑی ہوئی نہ تھیں۔ میں نے فائلوں کو چیک کیا مگر امپورٹ کی فائل اس میں موجود نہ تھی۔ اب مجھے سخت پریشانی لاحق ہوگئی کہ اوریجنل(Orignal) کاغذات پہلے ہی گم ہو چکے ہیں اور اب ڈپلیکیٹ(Duplicate) فائل بھی نکال لی گئی ہے۔ چارو ناچار میں نے اس معاملہ کی رپورٹ نئے منیجر کے پاس کر دی جو کہ چارج لے رہا تھا۔ اس نے چیئر مین صاحب کے پاس فوراً ٹیلیفون پر رپورٹ کر دی اس رپورٹ پر مجھے بمعہ نئے اور پرانے

Marfat.com

منیجر کے لاہور طلب کیا گیا۔ وہاں میرے اور پرانے منیجر کے بیانات قلمبند کئے گئے اور چیئرمین صاحب نے میرے سامنے یہ حکم لکھ دیا کہ چونکہ یہ معاملہ (Attemptation Records) کا ہے۔اس واسطے پولیس کو تفتیش کے لئے دے دیا جائے۔میں اس کے بارے میں ڈی آئی جی (D.I.G) پولیس کو ٹیلیفون کر دیتا ہوں۔ یہ حکم سن کر میں باہر آ گیا اور گاڑی میں بیٹھ کر راہوالی پہنچ گیا۔ مجھے پتہ تھا کہ اب صبح پولیس مجھے گرفتار کر لے گی۔ میں بجائے گھر جانے کے سیدھا منشی غلام جیلانی صاحب مرحوم ومغفور (جو کہ میرے مرشد ومربی کے پیر بھائی تھے) کی خدمت میں پہنچا اور کرب کی حالت میں تمام معاملہ بیان کر دیا۔انہوں نے مجھے کہا کہ تم میرے پاس کیا لینے آئے ہو اور غصے کی حالت میں میرے گال پر تھپڑ مار کر کہا کہ فوراً گجرات شریف جاؤ اور قبلہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض پیش کرو۔ میں وہاں سے گھر میں اطلاع دیئے بغیر گجرات شریف کی بس میں بیٹھ کر آستانہ عالیہ میں حاضر ہو گیا۔جس وقت میں آستانہ عالیہ پر پہنچا تو اس وقت قبلۂ عالم اکیلے ہی بیٹھک میں تشریف فرما تھے اور کوئی خادم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس نہ تھا۔ میں دست بوسی کے لئے جس وقت جھکا تو میرا تمام جسم کانپ رہا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کمال شفقت بھری نگاہ شریف مجھ پر ڈالی اور دریافت فرمایا کہ کیا وجہ ہے تم رو رہے ہو؟ میری ہچکی بندھ گئی اور میں نے عرض کی کہ حضور میرا اس دنیا میں کوئی ایسا رشتہ دار نہیں جو اس آڑے وقت میں میری کوئی مدد کر سکے، اب غلام کو آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کا سہارا ہے صبح میں گرفتار

Marfat.com

و جاؤں گا اور میرے بچے جو کہ بالکل معصوم ہیں روتے پھریں گے۔ جب میں رو رو کر یہ
رض کر رہا تھا تو میں نے دیکھا کہ غصے کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک نہایت سرخ
و گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مصلے مبارک سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے مجھ سے دریافت فرمایا: کیا سچے
و؟ میں نے ہاتھ جوڑ کر عرض کی کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ میں بالکل سچا ہوں اور میری اس میں کوئی
غرض نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے غصے کی حالت میں ایک چکر بیٹھک شریف کا لگایا اور
وسرے چکر میں فرمایا:

''الطاف شاہ! توں کی سمجھیا اے کہ دنیا وچ تیرا کوئی نہیں؟ میں تینوں راہوالی وچ لُگا نئیں چھڈیا۔ ایسے وقت راہوالی واپس جا اور سن کہ تیرے دشمن انج اڑ جان گے جینوے نیہری بدلاں نوں لے کے اڑ جاندی اے۔''

جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ انگشت شہادت سے اشارہ فرما رہے تھے تو میں نے دیکھا کہ انگشت مبارک سے بجلی کی طرح چمک نکل رہی تھی اور میرا جسم خوف سے کانپ رہا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوسری دفعہ فرمایا کہ ابھی جاؤ۔ میں نے دست بوسی کی اور عاجزانہ سلام پیش کیا اور واپس چلا آیا۔ میں ایک عرصہ سے دیکھتا چلا آرہا تھا کہ زائرین میں سے جو بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو کھانا کھلائے بغیر جانے نہیں دیا کرتے تھے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو۔ اس وقت میں متواتر دو دن سے بھوکا تھا مگر مصلحتاً آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے

Marfat.com

اس دن کھانے کے لئے بھی نہیں پوچھا۔ جب میں راہوالی واپس گھر پہنچا تو میری بیوی نے کہا کہ نئے منیجر کا چپڑاسی آپ کو بلانے کے لئے دو دفعہ آ چکا ہے آپ کہاں گئے ہوئے تھے؟ میں یہ پیغام سن کر نئے جنرل منیجر کی کوٹھی پہنچا۔ جنرل منیجر صاحب اپنی کوٹھی سے باہر کھڑے تھے۔ وہ شفقت بھرے انداز میں میرا ہاتھ پکڑ کر اندر لے گئے، مجھے کرسی پر بٹھایا اور چائے پلائی بعد میں انہوں نے مجھے کہا کہ دیکھو الطاف شاہ تم ایک درویش صفت آدمی ہو اور سادات گھرانے سے تعلق رکھتے ہو۔ تم مجھے سچ سچ بتاؤ کہ کیا واقعہ ہے اور اس میں تمہارا کتنا قصور ہے؟ میں نے جواباً کہا کہ جو کچھ لاہور بیان دے چکا ہوں وہ حرف بہ حرف درست ہے۔ اس نے بڑے جوش میں کہا کہ آج کے بعد تم میرے منہ بولے بیٹے ہو اور مجھے اپنا شفیق باپ سمجھنا۔ تم گھر جاؤ کھانا کھا کر آرام کی نیند سو جاؤ صبح ہو گی تو دیکھا جائے گا۔ میں گھر واپس آ گیا صبح کے ٹائم پولیس آئی نہ تو مجھے کسی نے بیانات کے لئے طلب کیا اور نہ ہی حاضری کے لئے پولیس آئی اور واپس چلی گئی۔ دوسرے دن چند افسران سے زبردستی استعفیٰ لیا گیا اور میں عاجز و مسکین عرصہ بائیس سال سے تادم تحریر حضور رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں سے اسی فیکٹری میں تعینات ہوں اور ترقی دے کر سٹور آفیسر (Store Officer) کر دیا گیا۔

دوسرا واقعہ

یہ واقعہ ۱۹۵۹ء کا ہے۔ میرے پاس ساری مل کا کیش چارج تھا۔ مہینہ کی آخری

Marfat.com

تاریخیں تھیں۔ میرا دل آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کے لئے بیتاب ہوا۔ میرے پاس کرائے کے لئے بھی کوئی پیسہ نہیں تھا۔ میں نے اس نیت سے کیش میں سے دس روپے نکال لئے کہ جب تنخواہ ملے گی تو اس میں رکھ دوں گا۔ میں نے پانچ روپے اپنے کرائے کے لئے رکھ لئے اور پانچ روپے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں پیش کرنے کے لئے علیحدہ جیب میں ڈال لیے۔ گجرات شریف پہنچ کر میں بہت دیر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیٹھا رہا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خود ہی فرمایا کہ الطاف شاہ تمہاری گاڑی کا ٹائم ہو گیا ہے، اب تم کو اجازت ہے۔ عاجزانہ سلام پیش کرنے کے بعد میں نے وہ پانچ روپے نذرانہ پیش کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لب اقدس پر مسکراہٹ ظاہر ہوئی اور فرمایا: وہیں رکھ دینا۔ میرے اصرار پر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انکار ہی فرمایا۔ چارو ناچار میں نے وہ روپے اپنی جیب میں ڈال لئے اور غمگینی کی حالت میں واپس راہوالی جانے کے لئے اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ چونکہ سخت صدمہ تھا کہ نامعلوم مجھ سے کون سی غلطی ہو گئی ہے کہ حضور والا نے میرا نذرانہ قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے، میرا دل رو رہا تھا۔ گاڑی میں بیٹھ کر مجھے کچھ غنودگی سی محسوس ہوئی تو میں نے دیکھا کہ حضور پُر نور رحمۃ اللہ علیہ شفقت بھرے انداز میں فرما رہے ہیں:

"غمگین ہونے کی کیا بات ہے یہ روپے چونکہ بغیر اجازت کے لائے گئے تھے اس لئے یہ کمائی ہم پر جائز نہیں اور تمہارے پاس کیا گارنٹی ہے کہ تم تنخواہ لینے تک زندہ رہو گے؟ اس واسطے ہماری خدمت میں وہ نذرانہ پیش کیا کرو

Marfat.com

جس پر پورا یقین ہو۔"

اور کچھ ایسے انداز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے سمجھایا کہ میرا تمام تردّد جاتا رہا۔ جب میری آنکھ کھلی تو غمگینی کی حالت ختم ہو چکی تھی۔

تیسرا واقعہ

ایک روز عاجز مسکین نے خدمت عالیہ میں عرض کی:

حضور رحمۃ اللہ علیہ میں مالیر کوٹلہ کا رہنے والا ہوں جو کہ سرہند شریف کے قریب ہے مگر باوجود قریب ہونے کے حاضر نہ ہو سکا۔ اب جبکہ آنجناب رحمۃ اللہ علیہ کی غلامی میں آچکا ہوں تو میری دلی تمنا ہے کہ میں ایک دفعہ ضرور آستانہ مجددیہ پر پہنچ کر قدم بوسی کروں۔ اگر آنجناب رحمۃ اللہ علیہ مجھ مسکین کو اجازت عطا فرمائیں تو میں ایک پاسپورٹ بنوا کر آستانہ عالیہ مجددیہ پر حاضری دوں؟

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ دیر سکوت فرما کر حکم دیا:

"تم جا سکتے ہو مگر جب تم سرہند شریف جاؤ تو انبالہ شریف بھی ضرور جانا۔"

اس دوران میں شہ والا کا وصال شریف ہو گیا اور میرا پاسپورٹ صفر کی تین تاریخ کو بن کر آ گیا۔ چونکہ عرس شریف اسی ماہ کی آخری تاریخوں میں تھا میں نے فوراً کراچی میں ویزا کے لئے درخواست دی۔ ویزا مجھے صرف مالیر کوٹلہ کا ملا سرہند شریف اور انبالہ شریف جانے کی اجازت گورنمنٹ آف انڈیا نے نہیں دی۔ میں پچیس صفر کو رخت سفر

Marfat.com

باندھ کر گجرات شریف آستانہ عالیہ پر حاضر ہوا اور عرض کی:

غریب نواز! مجھے مالیر کوٹلہ کچھ ذاتی کام نہیں اور نہ ہی وہاں میرا کوئی رشتے دار مقیم ہے لہٰذا میں سرہند شریف اور انبالہ شریف ہی جاؤں گا خواہ مجھے ہندوستان کی پولیس گرفتار ہی کیوں نہ کرے۔

اسی تاریخ کو دوپہر کے ٹائم میں نے کاغذات نامزدگی دکھا کر بارڈر عبور کیا اور شام کے ٹائم امرتسر پہنچ گیا۔ وہاں سے میں نے سرہند شریف کا ٹکٹ خریدا اور کالکا میل میں بیٹھ گیا۔ گو میرے دل میں خوف تھا مگر عشق مجھے رواں رواں کھینچ کر منزل مقصود کی طرف لئے جارہا تھا۔ رات کے دو بجے کے قریب میں سرہند شریف پہنچا۔ چونکہ مجھے راستے کا پتہ نہیں تھا اس واسطے بقیہ رات میں نے اسٹیشن پر گزاری۔ صبح کی نماز کے بعد میں وہاں سے بجانب آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ روانہ ہوا۔ وہاں میں نے پورا دن گزارا۔ شام کے ٹائم مجھے اپنے شہر کا ایک مسلمان بھائی ملا۔ اس کو میں نے بغیر ویزا آنے کے راز سے آگاہ کیا۔ اس نے مجھے نصیحت کی کہ تمہاری حاضری ہو چکی ہے تم فوراً یہاں سے مالیر کوٹلہ چلے جاؤ کیونکہ یہاں پر پاکستان کی ایک پارٹی آئی ہوئی ہے اس لئے سی، آئی، ڈی (C.I.D) کی پولیس بہت زیادہ تعداد میں تعینات ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا پاسپورٹ چیک ہو جائے اور تم گرفتار ہو جاؤ۔ میں اس کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے وہاں سے چل دیا۔ دوسرے دن میں انبالہ شریف کی طرف روانہ ہوا (انبالہ شریف پاکستان کے قیام کے عمل سے پیشتر بندہ

Marfat.com

لاتعداد دفعہ جاچکا تھا مگر دربار تو کلیہ پر حاضری کا شرف حاصل نہ ہوسکا اس لئے وہاں کے تمام کے تمام گلی کوچوں کے راستوں سے واقف تھا)۔علی الصبح گاڑی انبالہ شریف پہنچی۔ میں نے ٹکٹ دے کر گیٹ عبور کیا۔ایک سکھ رکشا ڈرائیور میرے پاس آکر بولا کہ مولوی صاحب چلو گے؟ میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور میں نے منہ چھپایا ہوا تھا بدیں وجہ اس کو بتا نہ سکا کہ میں نے کہاں جانا ہے اور نہ اس نے مجھے پوچھا کہ آپ نے کہاں جانا ہے اور صرف اتنا ہی کہا کہ آٹھ آنہ لوں گا۔ میں اس میں سوار ہوگیا میں نے دیکھا کہ وہ اسی راستے سے جارہا تھا جس راستے پر آستانہ تو کلیہ واقع ہے۔منزل مقصود پر پہنچنے کے بعد ڈرائیور نے مجھ سے کہا کہ مولوی صاحب اترو میں نے اتر کر دیکھا تو آستانہ عالیہ سامنے تھا۔میرے بے اختیار آنسو بہہ نکلے سب سے پہلے دوگانہ ادا کرنے کے لئے میں نے وضو کیا اور مسجد میں داخل ہوگیا۔نماز شکرانہ ادا کرنے کے بعد میں نے روضہ شریف کا جائزہ مسجد میں بیٹھ کر لیا اور مجھے جالیوں میں سے سبز رنگ کی چادر تعویذ مبارک پر بچھی ہوئی نظر آئی۔ میں قدم بوسی کے لئے مسجد سے روضہ مبارک کی طرف چل دیا۔روضہ شریف کے دروازے پر پہنچ کر مجھے سبز رنگ کی چادر نظر آئی میں اندر داخل ہوگیا۔جب تعویذ مبارک کے پاس پہنچا تو مجھے محسوس ہوا کہ یہاں پر نہ تو قبر شریف ہے اور نہ ہی سبز رنگ کی چادر مجھے دکھائی دی بلکہ ایک نہایت تیز سرخ رنگ کا غالیچہ بچھا ہوا تھا اور اس کی شعاعوں نے دیواروں کو سرخ کیا ہوا تھا (ایسا سرخ رنگ میں نے کہیں نہیں دیکھا)۔میں نے محسوس کیا

Marfat.com

میرے حضور
رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کہ میں نے غلطی کی ہے کہ میں بجائے روضہ شریف کے کسی متولی کے حجرہ میں داخل ہو گیا ہوں مجھے یہاں سے واپس جانا چاہئے۔ میں واپسی کے لئے پیچھے مڑا ہی تھا تو دیکھا کہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ میرے مرشد و مربی روضہ شریف کے دروازے کے اندر کھڑے ہیں میں فوراً ہی قدموں میں گر پڑا اور انہوں نے شمال کی طرف اشارہ کیا میں نے دیکھا کہ قبلہ حضور رحمۃ اللہ حضرت متوکل علی اللہ خواجہ توکل شاہ صاحب قدس سرہ وہاں پر تشریف فرما ہیں۔ آنجناب رحمۃ اللہ نے مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کا حکم دیا۔ جب میں نے ایک قدم اٹھایا تو آنجناب رحمۃ اللہ نے پیچھے سے بلند آواز سے فرمایا کہ حضور الطاف شاہ راہوالی سے قدم بوسی کے لئے حاضر خدمت ہے۔ میں قبلہ حضرت قدس سرہ کی خدمت میں دوزانو ہو کر بیٹھ گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین دفعہ میرے کاندھے پر ہاتھ پھیرا اور مجھے واپس جانے کا اشارہ فرمایا۔ اس کے بعد میں نے سرخ رنگ کا غالیچہ بچھا ہوا نہیں دیکھا بلکہ سبز رنگ کی چادر دکھائی دی جیسا کہ میں نے باہر سے دیکھا تھا میں ادباً اٹھ کر پاؤں کی طرف بیٹھ گیا۔ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دستگیری کا زبردست احساس ہوا۔ کچھ دعائے ماثورہ پڑھنے کے بعد عاجزانہ سلام پیش کر کے جب باہر آیا تو مجھے قبلہ حضرت صدیق احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین سیدا شریف جو کہ پاکستان سے انبالہ شریف عرس کے موقع پر آئے ہوئے تھے ملے۔ انہوں نے مجھے لنگر شریف کا کھانا کھلایا اور واپس جانے کا حکم دیا۔ میں بموجب حکم فوراً انبالہ شریف سے مالیر کوٹلے کی طرف روانہ ہو گیا۔ راستہ میں مجھے کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہ آیا۔ جب رات کو مالیر کوٹلہ پہنچ کر سویا

Marfat.com

تو قبلہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی روح پُرفتوح سے حکم صادر ہوا کہ تم کو یہاں سیر کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا بلکہ تم سے کچھ کام لینا ہے۔ صبح کے ٹائم مالیر کوٹلہ کے مسلمانوں نے مجھے کہا کہ آج رات کو ہم نے میلاد مبارک کی مجلس کرانی ہے اور اس میں تم کو تقریر کرنی ہوگی۔ میں بے سروسامانی کی حالت میں ہندوستان آیا ہوا تھا اور میرے پاس مطالعہ کے لئے کوئی کتاب بھی نہیں تھی اور میرا اپنا کوئی اتنا وسیع مطالعہ بھی نہیں تھا۔ اسی بناء پر انکار کرنا چاہا مگر نہ کر سکا کیونکہ رات کے وقت مجھے جو حکم مل چکا تھا اس کی تعمیل کرنا میرا فرض عین تھا۔ میں حضور والا کا تصور کر کے سٹیج پر کھڑا ہو گیا اور تقریر سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر شروع کر دی۔ ہزاروں کی تعداد میں لوگ موجود تھے، وہ میرے بیان سے بہت متاثر ہوئے اور مجھ سے دوسری رات کے لئے کسی اور محلّہ میں تقریر کرنے کا وعدہ لے گئے۔ میں گیارہ دن متواتر ہندوستان رہا اور ہر رات میری تقریباً دس بجے سے لے کر دو بجے تک تقریر ہوتی۔ میں خود حیران تھا کہ ایسے ایسے مضامین جو نہ میں نے کبھی پہلے بیان کئے تھے اور نہ ہی انہیں کہیں پڑھنے کا موقع ملا تھا وہ میرے دل میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کے تصور سے خود بخود القاء ہو جاتے اور میں بیان کرتا چلا جاتا اور لوگ بہت زیادہ متاثر ہوتے اس طرح میں اپنے فرائض منصبی سے فارغ ہو کر بارہویں دن پاکستان پہنچ گیا۔ سچ ہے:

تا نہ گردد طالباں را دستگیر
طالباں ہرگز نہ گیرند دست پیر

Marfat.com

مجھے پار کھینچ
لایا ترا دست غائبانہ

Marfat.com

حضرت مولانا نظام الدین توکلی رحمۃ اللہ علیہ

مجھے پار کھینچ لایا ترا دستِ غائبانہ

میں ہزار بار ڈوبا میں ہزار بار ابھرا   مجھے پار کھینچ لایا تیرا دست غائبانہ

(۱) میری عمر اس وقت ۱۵/۱۴ سال ہوگی اور میں حضرت مولانا محمد عالم صاحب قلعداری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بوستاں سعدی پڑھتا تھا۔ کریما شیخ عطار میرے مکرم ومحسن استاد میاں فضل احمد صاحب مخدوم نے پڑھائی ہوئی تھی۔ بوستاں کے چند سبق باقی تھے کہ ایک رات میرے والد صاحب نے ارشاد فرمایا آج صبح سویرے جاگنا ہے۔ چنانچہ مجھے صبح نماز کے وقت جگایا گیا اور نماز پڑھانے کے بعد مجھے والد محترم نے اپنے ساتھ لیا اور شادیوال کلاں کی طرف محمود چوہدری محمد خان پٹواری کالرہ والے کے گھر لے گئے جو ان دنوں شادیوال متعین تھے۔ راستہ میں مجھے چار آنے عطا فرمائے اور کہا کہ جن صاحب کے پاس جا رہے ہیں ان سے عرض کرنا کہ صبح دکانیں ابھی نہ کھلنے کے باعث شیرینی نہیں لے سکا، بطور شیرینی نذرانہ قبول فرمایئے۔ جب پٹواری صاحب کے مکان پر پہنچے بیٹھک

Marfat.com

میں کافی لوگ جمع تھے میں بھی دیوار کے ساتھ ایک جگہ بیٹھ گیا اور ساتھ ہی میرے والد صاحب تشریف فرما ہو گئے۔ ہم سب کے نگاہ و قلب ایک ایسی شخصیت کی طرف تھے جو ظاہر و باطن میں حسین، من موہن، مجسم پیار اور سراپا رحمت تھے۔ قرآن پاک کی تلاوت اور اوراد و وظائف میں منہمک تھے۔ آپؒ اوراد سے فارغ ہو کر زائرین کی طرف متوجہ ہوئے اور اپنی دائیں جانب سے ہر ایک آنے والے سے اس کا مدعا پوچھتے اور اس کے حق میں دعا فرماتے۔ کچھ وقت کے بعد میری باری آئی میں بھی پیش خدمت ہوا میرے والد محترم بھی اٹھ کر میرے ساتھ ہو لئے اور مجھے بتایا کہ یوں عرض کرنا ہے۔

بھئی کیا کام کرتے ہو؟

جناب فارسی کی بوستاں سعدی قلعدار کے مولوی محمد عالم صاحب سے پڑھتا ہوں چند سبق رہ گئے ہیں۔

کس طرح آئے؟

جناب! مجھے اپنا بنا لیجئے۔ صبح سویرے تھی شیرینی نہیں لا سکا۔ بطور شیرینی (چونی پیش کر کے) یہ قبول فرمائیے۔

بوستاں کے بعد کیا پڑھو گے؟

جناب گلستاں پڑھنے کا ارادہ ہے۔

Marfat.com

اچھا جب گلستاں خریدو گے تو یہ چار آنے میری طرف سے اس کی
قیمت میں ملا لینا مجھے تمہارے پڑھنے میں ثواب ملے گا۔

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مبارک ہاتھ میری طرف بڑھا جو میں نے دونوں ہاتھوں سے تھام لیا اور آنسوؤں کے سیلاب اور دل کی دھڑکنوں کی گواہی کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق پر وحدت و رسالت کی شہادت دی اور طلب مولا کا اقرار کیا۔ یہ ہے پہلی ملاقات جس میں نہ جی بھر کر دیکھنے کا موقع مل سکا نہ زیادہ گفتگو ہو سکی لیکن عہد و پیماں بندھ گیا۔

طلب تو جاگ اٹھی مگر رہبر کے آستانے تک پہنچنے میں جتنی دیر ہوتی گئی اتنی ہی آوارگی زیادہ ہوتی گئی۔ دو چار سال آوارگی اور بے مہاری کی نذر ہو گئے حتی کہ پھر قبلہ والد صاحب اپنے ساتھ گجرات شریف لائے اور بتایا کہ تیرے رہبر کا آستانہ وہ ہے۔ ان دنوں آپ رحمۃ اللہ علیہ مستری محمد کے چوبارہ میں تشریف رکھتے تھے۔ ہر جمعہ کو میں حاضر خدمت ہوتا، جمعہ کے بعد عصر کی نماز پڑھ کر اجازت ہو جاتی گھر چلا جاتا۔

(۲) میرے والد محترم کے انتقال کے بعد سارا بوجھ مجھ پر ہی تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فراغت کی نوبت ہی نہ آئی۔ بہر حال میری شادی کا انتظام ہوا لیکن پاس کچھ نہ تھا اللہ پر توکل کر کے تاریخ کا تعین کر لیا۔ جب چند دن باقی رہ گئے تو طبیعت

Marfat.com

پریشان ہوئی کہ کس طرح شادی ہو سکے گی۔ اپنے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خلاف معمول پریشان دیکھ کر ارشاد فرمایا کہ کیوں پریشان ہو؟ سارا ماجرا حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیان کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد آج بھی میری زندگی کے لئے ایک مشعل ہے فرمایا:

> نظام الدین! جو کام اللہ نے کرنے ہیں ان کو کوئی روکنے والا نہیں فکر نہ کرو۔

اتنا ارشاد فرما کر آپ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لے گئے اور جیب خاص سے مبلغ اسی (۸۰) روپے لا کر مجھے عطا فرمائے کہ ان کو سنبھال لے۔ چند منٹوں میں میرے پیر بھائی اور بہنیں آنے شروع ہو گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بعض پیر بہنوں سے فرمایا:

> ایمنہ! تاباں! مولوی نظام الدین کی شادی ہے اس کی جو مدد کر سکتی ہو کرو۔

میرا خیال ہے ایک گھنٹہ کے اندر اندر میرے پاس ساڑھے تین سو روپیہ جمع ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اب تمہاری شادی ہو جائے گی؟ میں نے عرض کی: حضور رحمۃ اللہ علیہ ہو جائے گی۔ مجھے اجازت فرمائی اور پھر وہی ارشاد فرمایا: جو کام اللہ نے کرنے ہیں ان کو کوئی روکنے والا نہیں فکر نہ کرو۔ میں جب ڈولی لے کر آیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ پر ہی ڈولی

Marfat.com

رکھوائی۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ صوبیداروں کی حویلی میں تشریف فرما تھے۔ اطلاع ملنے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نیچے تشریف لائے، میری اہلیہ کو پیار دیا اور پانچ روپے عطا فرمائے، دعا فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا برکت سے یہ خدا کی بندی جب تک زندہ رہی دین کی خدمت میں منہمک رہی، عورتوں کی ہدایت کا سبب بنی رہی اور خیر و برکت تو حضور رحمۃ اللہ علیہ کا دست شفقت سر پر آتے ہی شامل حال ہوگئی تھی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے زندگی بھر کسی کی محتاجی و دست نگری نہیں ہوئی۔

(۴) میری سگریٹ نوشی اور حقہ نوشی مشہور تھی۔ میں حتی الوسع کوشش کرتا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کو میری حقہ نوشی کا علم نہ ہو مگر یہ میری خام خیالی تھی ایک دفعہ حقہ چھوڑنے کی کوشش کی مگر کچھ ماہ بعد پھر وہی حقہ اور میں۔

میں وزیر آباد ایک شاہ صاحب کے پاس کتابت کا کام کرتا تھا۔ روزانہ ۲۵ سگریٹ یا اس سے بھی زیادہ پینا میرے معمول میں تھا۔ ایک رات میں سگریٹ پیتے پیتے سو گیا کہ خواب میں حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک اونچی سٹیج پر تشریف فرما ہیں اور ارد گرد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین بیٹھے ہیں۔ میں اپنے ان پیر بھائیوں میں سے اکثر کو پہچانتا ہوں۔ میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف جا رہا ہوں، میری دو انگلیوں میں سگریٹ سلگتا ہے اور میں چوری چوری جیسے بیروزہ پیتے ہیں سگریٹ پیتا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس کی طرف رواں ہوں۔ ذہن میں ہے

Marfat.com

کہ مجلس کے قریب جا کر گل کر دوں گا۔ اسی خیال میں مجلس مبارک سے تین چار قدم دور رہ گیا ہوں کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی نظر مبارک فوراً میری طرف اٹھی اور اٹھتے ہی میری ان دو انگلیوں پر پڑی جن میں سگریٹ تھا۔ مجھے ایسا لگا کہ کوئی بجلی کا جھٹکا لگا ہے اور اگر میرے ہاتھ میں سگریٹ رہا تو میں پانی کی طرح پگھل کر زمین میں دھنس جاؤں گا کہ اچانک وہ سگریٹ میری انگلیوں سے نکل کر زمین پر گر گیا، ساتھ ہی میری آنکھ کھل گئی۔ الحمد للہ کہ وہ دن اور آج کا دن مجھے حقہ تمباکو سگریٹ کی طلب چھوڑ کبھی خیال تک نہیں آیا نہ ہی میرے اللہ نے یہ چیزیں منہ تک لانے کی تمنا ہی رہنے دی۔

(۴) شادی سے پہلے کبھی کبھی شوقیہ بطور مجاہدہ کسی اسم پاک کی زکوٰۃ ادا کر لیا کرتا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کرتا کہ فلاں اسم شریف اتنا پڑھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ خوش ہوتے اور فرماتے اللہ اللہ کرنا بہتر ہے۔ اپنی منشاء مبارک کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حزب البحر شریف کی اجازت بخشی اور اس کی تین زکوٰۃ ادا کرنے کا خصوصی حکم دیا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی اس دلنوازی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک دفعہ میں بغیر اجازت حاصل کئے حضرت خواجہ خواجگان خواجہ توکل شاہ علیہ الرحمۃ کے مزار اقدس پر انبالہ شریف چلا گیا اور وہاں اسم "یا وھاب" اور "اللہ الصمد" کی کئی زکوٰتیں ادا کیں۔ اس وقت انبالہ شریف کی درگاہ معلیٰ میں جناب قبلہ حاجی غلام محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین تھے اور

Marfat.com

حضور مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا حیات تھیں۔ گجرات شریف کے متوسلین محبوب (۱) و حبیب (۲) کے طفیل قدر و منزلت کی نظر سے نوازے جاتے۔ مجھے بھی مسجد شریف کا شمالی حجرہ مل گیا۔ حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا میری خورد و نوش کا خاص خیال رکھتیں۔ حضرت حاجی صاحب نظر شفقت سے دیکھتے۔ رمضان شریف سے قبل میں وہاں پورا ایک ماہ ٹھہرا۔ میرے پیر بھائی ماسٹر محمد علی ان دنوں انبالہ میں زیر تعلیم تھے بحیثیت پیر بھائی کے ہم دونوں میں خاصی محبت ہے جو ہر پیر بھائی کو اپنے پیر بھائی سے ہونی چاہئے۔ اس محبت کو میرے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے کئی مرتبہ سراہا اور خوشی کا اظہار کیا۔ رمضان شریف شروع ہو گیا تو میں نے اپنے وظائف اوراوراد میں مؤکلات کا اضافہ کر لیا۔ پہلی رات گزر گئی۔ صبح ہوئی تو حاجی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ حضور خواجہ صاحب انبالوی علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے کہ یہ شخص پہلے خالص اللہ کا نام اللہ کے لئے لیتا تھا، اب مؤکلات کی دلدل میں گھس رہا ہے اس کو تو یہاں سے نکال دیں۔ میں نے لیت ولعل سے کام لیا اور دوسرے دن بھی یہی حکم ہوا۔ تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ تیسرے دن حاجی صاحب کو ارشاد ہوا کہ یہ بہت ضدی ہے سختی کے بغیر نہیں نکلے گا چنانچہ مجھے نکال دیا گیا لیکن میں نے بھی ارادہ کر لیا کہ اب دہلی شریف چل کر خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر مؤکل اسماء کی زکوٰۃ ادا کروں گا، چھوڑوں گا نہیں۔

Marfat.com

اسی اثنا میں دربار پاک پر قرآن شریف کے نسخوں میں سے ایک قلمی مسودہ سورۃ والشمس باموکل دستیاب ہوا جس پر کاتب کا اسم گرامی حافظ احمد اسلام شاہ آباد مارکنڈا مرقوم تھا۔ میں نے وہ مسودہ تھام لیا اور پیدل چل پڑا۔ ایک رفیق سفر بھی ساتھ ہو لیا جو دہلی پیدل جا رہا تھا اس کا نام زین العابدین تھا اور غالباً مانسہرہ کا تھا۔ چلتے چلتے راستہ میں ایک گاؤں آیا۔ وہاں مسجد میں پہنچے تو شام ہونے کو تھی۔ ہم نے کسی سے روٹی کا سوال نہیں کیا۔ روزے کھلے تو دو آدمیوں کا کھانا آ گیا، ہم نے پیٹ بھر کر کھایا۔ اسی طرح سحری کو کھانا آ گیا چنانچہ صبح ہم چل پڑے۔ مسجد کے امام صاحب ہمیں الوداع کرنے کے لئے ہمارے ساتھ ہو لئے۔ غالباً میل کے قریب جا کر وہ الوداع کرنے لگے تو اس وقت میرے مقام زاد و بوم سے استفسار فرمایا۔ میں نے گجرات شریف کا نام لیا۔ فرمانے لگے: وہاں کسی آدمی کو جانتے ہو؟ میں نے اپنے حضرت صاحب کا اسم گرامی پیش کیا تو انہوں نے فرمایا: تم آج نہیں جا سکتے۔

اپنی جیب سے خط نکال کر مجھے دکھایا کہ یہ کن کی تحریر ہے؟ میں اپنے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نامہ مبارک دیکھ کر انتہائی مسرور ہوا۔ چنانچہ ہم دونوں ساتھی پھران کے ساتھ واپس ہو لئے۔ راستہ میں گفتگو کرتے کرتے میں نے یہ سوال کیا کہ یہاں کوئی گاؤں شاہ آباد بھی ہے؟ فرمایا: ہے، میں بھی شاہ آباد

Marfat.com

کا رہنے والا ہوں اور آٹھویں دن وہاں گاؤں جاتا ہوں۔ میں نے پھر پوچھا: وہاں کوئی صاحب حافظ احمد اسلام صاحب ہیں؟ فرمایا: ہیں اور وہ میرے پیر بھائی ہیں، تمہارے حضرت صاحب کے پیر بھائی ہیں فکر نہ کرو کل تمہاری ملاقات ان سے کرادوں گا۔ بتادوں کہ یہ ہمارے میزبان بزرگ سید محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حضرت قبلہ صاحب صاحبزادہ صاحب سیدوی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں جان تھے۔ پاکستان بننے پر موضع قادر آباد تحصیل پھالیہ ضلع گجرات میں تشریف لے آئے۔

صبح نماز کے بعد حضرت شاہ صاحب کی معیت میں ہم دونوں ساتھی چل پڑے۔ مجھے فاصلہ تو یاد نہیں رہا بہر صورت ہم گھنٹہ ڈیڑھ کے اندر شاہ آباد پہنچ گئے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ پہلے تمہاری ملاقات حافظ صاحب سے کرالوں پھر اپنے گھر جاؤں گا، چنانچہ سیدھے حافظ صاحب کے ہاں ہی پہنچے جہاں آپ تشریف فرما تھے۔

حافظ احمد اسلام صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی اور میرے خواجہ صاحب سیدوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلفاء میں سے تھے۔ حافظ قرآن، عالم دین، مفتی اور فاضل طبیب تھے۔ جس وقت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس پہنچا اپنے اکلوتے فرزند صدیق احمد رحمۃ اللہ علیہ کو طب کا سبق دے رہے تھے۔

Marfat.com

آپ کے یہ فرزند نہایت لائق اور صاحب علم تھے شاہ آباد کے پاس غالباً مارکنڈا نالہ میں اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ ڈوب کر شہید ہو گئے اور غالباً ان میں دوسرے عزیز سید محمود شاہ صاحب کے فرزند ارجمند تھے۔ چھ سال بعد یہ روح فرسا خبر میرے تک پہنچی۔

حافظ صاحب سبق میں مشغول تھے کہ میں نے السلام علیکم عرض کی۔ حافظ صاحب نے وعلیکم السلام کہہ کر میری طرف نظر فرمائی اور نہایت بے تکلف ہو کر فرمایا: آ گئے ہو، میں تمہارا ہی منتظر ہوں بیٹھ جاؤ بچے کو سبق دے لوں پھر بات ہو گی۔ میں یہ سن کر چونک اٹھا کہ میری تو ملاقات چھوڑ ابھی دید بھی پوری نہیں اور حافظ صاحب ایسے فرما رہے ہیں جیسے میرے ازلی واقف ہیں۔ بہر حال میں آپ کے پاس بیٹھ گیا۔ شاہ صاحب مجھ سے اجازت لے گئے کہ میں تھوڑی دیر تک آ جاؤں گا، تم حافظ صاحب سے گفتگو کرو۔ اب تم اپنے ہی گھر میں ہو میں تمہیں اپنا گھر دکھا دوں گا جس چیز کی ضرورت سمجھو بے کھٹکے طلب کر لینا۔

حافظ صاحب کو فارغ ہوتے ایک گھنٹہ لگ گیا۔ بچے کا سبق بھی تھا مریضوں کو بھی دیکھنا تھا چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی حتی الوسع اپنی ذمہ داریوں کو جلدی نمٹانے کی کوشش کی اور معمول سے جلدی فارغ ہو گئے۔ اب میں تھا اور حافظ صاحب، میرے دوسرے ساتھی کو الگ جگہ دے دی گئی۔

ہاں بھئی دہلی جا رہے ہو خواجہ باقی باللہ کے مزار اقدس پر؟

Marfat.com

جی ہاں!

تمہیں دہلی جانے کی اجازت نہیں۔

کیوں جناب؟

اس لئے کہ تم انبالہ شریف سے باموکل اسماء پڑھنے پر نکالے گئے ہو، حضرت خواجہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کو تکلیف پہنچائی۔

میرے تو پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ اف یہ کیا ہو گیا۔ یہ وائرلیس کس نے دے دی؟ میری تو کوئی چیز کوئی ارادہ ان سے مخفی نہیں رہا۔ میں کس بات سے منکر ہو سکتا تھا، ماننا پڑا کہ بات تو ساری ٹھیک ہے۔ عرض کیا:

پھر جناب؟

پھر یہی ہے کہ دہلی نہیں جا سکتے یہیں سے واپس ہونا پڑے گا۔

لیکن تسلی علمی طور پر؟

ہاں جب تک چاہو یہاں رہو جب تسلی ہو واپس ہی جانا ہے دہلی نہیں جانا۔

میرے لئے اب کوئی چارہ نہیں تھا۔ نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔ مجھے معلوم ہو گیا کہ میں آزاد نہیں ہوں اپنی مرضی سے قدم بھی نہیں اٹھا سکتا کیونکہ میں کسی کا ہو چکا ہوں، میرا ہاتھ کسی زبردست شخصیت کے ہاتھ میں ہے اور مجھے کسی منظم و مربوط سلسلہ میں قبول کیا گیا ہے۔

حضرت قبلہ حافظ صاحب نے نہایت ہی مشفقانہ طور پر میرے ذہن سے موکلات کو نکالنے کی سعی کی۔ گو اول اول میں ان کے ارشادات کو محض دست

Marfat.com

نہ رسیدن سمجھتا رہا اور معقولات کے زور سے رد کر دیتا تھا مگر حضرت قبلہ حافظ صاحب ذرا بھی ملال نہ فرماتے بلکہ ہر ممکن معقول دلیل اور برہان سے طلب مولا کی طرف راغب کرتے۔ روز نئے دلائل ثبوت اور رد کے میرے اور آپ کے سامنے آتے حتیٰ کہ رمضان شریف ختم ہونے کو آ گیا۔

ایک دن آپ نے فرمایا: آج میری تمہاری آخری بات چیت ہے، تمہارے قلب و دماغ میں اگر آج کی گفتگو انقلاب نہ کر سکی تو پھر میں بری الذمہ، تم جانو اور سرکار انبالوی رحمۃ اللہ علیہ۔ چنانچہ اس دن گرما گرم باتیں ہوئیں۔ حافظ صاحب نے توکل کے مفہوم کی طرف مجھے ذہنی طور پر متوجہ ہونے پر زور دیا جس میں فَهُوَ حَسْبُهٗ (۳) کی تلوار آب دار نے تمام اسباب کو توڑ کر مسبب کی طرف پلٹنے کا راستہ صاف کر دیا۔

میں نے واپسی کے لئے اجازت چاہی۔ فرمایا: ہاں جا سکتے ہو۔ ساتھ ہی نقدی کی ایک تھیلی میرے سامنے کی کہ یہ تمہارے لئے رکھی تھی کہ واپسی پر تمہیں دوں گا، آسانی سے گھر پہنچ جاؤ گے لیکن حکم ہے کہ اس بگڑے دماغ کو جمالی فیضان کی فراوانی منظور نہیں لہٰذا ذرا جلال کی جھلک بھی پڑنی چاہیے لہٰذا اسے کوئی خرچہ نہ دیا جائے، جہاں اس کے دل سے دنیوی خواہش و منفعت کی میل جائے گی اس کی آسانی کے لئے اسباب مہیا کر دیئے جائیں گے۔ اس

Marfat.com

وقت انکار نہ کرنا اوران سے کام لے لینا، انبالہ شریف حاضر ہوکر طلب کرنا۔

میرے پاس بستر بھی تھا جس میں لحاف وتوشک وغیرہ تھے۔آپ سے رخصت ہوکر پیدل انبالہ شریف پہنچا، حضرت قبلہ سجادہ نشین صاحب سے ملا۔آپ نے مجھے میرے حضرت صاحب کا نوازش نامہ عطا کیا جس میں واپس آنے کی تاکید تھی اور جناب والد صاحب کی بیماری کی اطلاع تھی۔سر پر بستر کا بوجھ، والد محترم کی بیماری کا غم اور سفر پیدل، طبیعت نہایت پریشان ہوگئی، دل چاہتا کہ اڑکر والد صاحب کے پاس پہنچوں۔

اس جلالی تربیت میں چلتے چلتے میں پیاسا منڈی پہنچ گیا اور وہ دن جمعرات کا تھا۔تھکا ماندہ عصر کے قریب مسجد میں پہنچا۔اتفاقاً شام کو امام صاحب تشریف نہ لائے۔مسجد کے نمازیوں نے مجھے مولوی صورت دیکھ کر مصلیٰ پر کھڑا کر دیا، اسی طرح عشاء کے وقت ہوا۔صبح مولوی صاحب آئے۔مقتدیوں نے مولوی صاحب سے تمنا کی کہ اس نووارد مسافر کو اجازت نماز پڑھانے کی دیجئے چنانچہ انہوں نے مجھے مصلیٰ پر کھڑا کر دیا۔نماز پڑھائی اور اپنا بستر لپیٹ کر چلنے کی تیاری کرنے لگا لیکن نمازیوں نے استدعا کی کہ آج جمعہ پڑھ کر جانا۔میں نے غور کیا لیکن ان لوگوں کے تقاضے کی شدت نے مجبور کر دیا کہ جمعہ یہیں پڑھوں۔ مختصر یہ کہ جمعہ پر مجھے کچھ بیان کرنے کے لئے کہا گیا۔میں نے اپنی کم علمی اور

Marfat.com

بے بضاعتی کی ندامت کے ساتھ عذر کیا لیکن ان لوگوں نے مجھے بیان کرنے پر مجبور کر دیا۔

جمعہ کے بعد ان لوگوں نے پچیس روپے کے قریب مجھے پیش کئے کہ پیدل نہ جایئے گاڑی پر بیٹھ کر جایئے اور نہایت شان وشوکت سے امرتسر آنے والی موٹر پر مجھے سوار کرا دیا۔ میں امرتسر غالباً ایک دن یا دو دن اپنے پیر بھائی ماسٹر محمد علی صاحب کے پاس ٹھہرا جو تعطیلات پر آئے ہوئے تھے۔ گھر پہنچا والد صاحب کی طبیعت بھی نسبتاً افاقہ میں تھی۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر سب ماجرا عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ بچو! دہلی جا کر بھی دیکھ لیتے کیا بنتا ہے، یہ نہ سمجھو کہ ہم تم سے غافل ہیں۔

(۵) دنیوی مجبوریاں بھی کوئی خاص نہ تھیں اور نہ ہی کوئی لمبا چوڑا فاصلہ تھا محض تساہل اور سستی کی بدولت حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف زیارت حاصل کرنے میں چند ماہ دیر ہوگئی۔ خود نادم اور متاسف بھی تھا۔ گجرات شریف شام سے قبل آستانہ عالیہ پر حاضر ہو گیا مگر حضور رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش ہونے کی جرأت نہ ہو سکی۔ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ شام کی نماز کے بعد مصلیٰ پر ہی آرام فرما ہو جاتے تھے یہی ایک موقع تھا جو میری جھجک دور کر سکتا تھا۔ میں نے بھائی اللہ بخش (۴) کو کہا کہ میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہوں گا تم سو جاؤ۔ اس بات کا

Marfat.com

اعتراف نہ کرنا میرے لئے مشکل ہے کہ میرے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت عالیہ میں رات گزارنے کے مواقع مہیا کرنے میں بھائی اللہ بخش کا مجھ پر خاص احسان ہے۔اول تو انہوں نے میری استدعا کبھی رد نہ کی بلکہ بطور ایثار یہ شرف حاصل کرنے کا مجھے موقع دے دیا کرتے اور اگر کبھی کبھی کسی باعث میری بات نہ مانتے تو میں زبردستی یہ شرف چھین لینے میں تأمل نہ کرتا، اس لئے میری استدعا مانی ہی جاتی تھی۔حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے: میرے سلسلہ میں دو جن ہیں، ایک مجھے دوسرے بھائی اللہ بخش کو حضور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے۔بہرحال ہم دونوں میں اسی باعث الفت بھی ہے گو اب ملنے کے مواقع کم ہو گئے ہیں۔

میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہا۔ بھائی اللہ بخش الگ کمرے میں سو رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ ایک بجے کے قریب ارشاد فرمایا:

اللہ بخش!!

جی میں حاضر ہوں۔

مولوی نظام الدین......؟

جی حضور!

اللہ بخش کہاں ہے؟

حضور! دوسرے کمرے میں۔

Marfat.com

آج اسے سلا دیا ہوگا ناں؟

اچھا پانی گرم کرو۔

میں نے حضور رحمۃ اللہ علیہ کے لئے پانی گرم کر کے لوٹا بھرا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتدائی فراغت کے بعد وضو فرمانے کے لئے اور پانی طلب فرمایا۔ میں لوٹا بھر کر وضو کروانے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھوں پر جب پانی کی دھار ڈالی تو حضور نے نہایت مشفقانہ انداز میں پوچھا:

مولوی نظام الدین اتنی دیر کہاں رہے؟

یہ بات نہ تو کوئی سخت تھی، نہ جھڑک تھی۔ خدا جانے اس ارشاد کے ساتھ ہی کوئی کیفیت مجھ پر وارد ہوگئی کہ میں رونے لگا۔ یہاں تک کہ میرے رونے کی آواز اڑوس پڑوس تک پہنچنے لگی۔ حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے لوٹا لے لیا اور خود ہی وضو فرما کر مجھے کلاوے میں لئے مصلی پر تشریف لائے اور فرمایا:

میں نے تمہیں کہا تو کچھ نہیں۔

میں رو رہا تھا۔

اچھا میں یہ بھی نہیں پوچھتا، رونا تو چھوڑ دو۔

میں بے ضبط رو رہا تھا۔

اچھا قرآن پاک کا ایک رکوع سناؤ۔

میرا وہی حال تھا۔

Marfat.com

حضرت قلندر صاحب کی غزل سناؤ۔

میں اسی حال میں تھا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ پڑھ کر پھونک ماری جس سے میرے اوسان قابو میں آنے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

دیکھو تمہارا یوں رونا اڑوس پڑوس والوں کو بیزار کرے گا اور وہ کیا سمجھیں گے کہ یہاں کیا ہوا ہے۔

میرا رونا تھم گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز ادا کی بعد میں کچھ نوافل پڑھے اس کے بعد مجھے اپنے ساتھ بٹھا کر دعا فرمائی:

یا اللہ! یہ میرے پاس تیرے لئے آتا ہے۔ مولا کریم! اسے محروم نہ رکھیو، اسے اپنے فضل اور رحمت سے مولا کریم محروم نہ رکھیو۔

بس میری زندگی کا ماحصل صرف یہ دعا ہے جس پر ایمان ویقین رکھے ہوں کہ وہ پیارے ہاتھ، وہ من موہنی صورت اور وہ ذکر الٰہی میں ہر دم مشغول زبان میرے لئے جو سفارش کر چکی ہے، جو مانگ چکی ہے وہ ضرور ہو کر رہے گا۔ یہ پاکیزہ ہاتھ دربار الٰہی سے کبھی خالی نہیں آئے، اس پیارے چہرے والے کی سفارش رد نہیں ہوئی اور زبان فیض ترجمان کی مانگ کبھی رائیگاں نہیں ہوئی۔

جہانگیر بادشاہ سے کسی نے کہا: آخرت کا بھی کچھ کیا ہے؟ کہا: ہاں کیا ہے۔ کیا کِیا ہے؟ کہا:

''حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا'' اگر ہم جنت

Marfat.com

میں گئے تو جہانگیر تجھے بھی لے چلیں گے" تو حضور مجد دمطبؒ
جنت میں ضرور جائیں گے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وعدہ فرمایا
ہے تجھے بھی لے چلیں گے۔ مجھے بھی باوجود میری بے
علمی کے ساتھ لے چلیں گے مردوں کے وعدے کچے
نہیں ہوتے۔"

(۶) میرے پیر بھائی اور میرے عزیز برخوردار فضل احمد نے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زبان فیض ترجمان سے سنا اور مجھ سے بیان کیا کہ حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ایک دفعہ سخت بخار میں مبتلا ہو گئے۔ شہر گجرات کے اطباء میں سے مشہور و فاضل طبیب حکیم غلام مصطفیٰ کو بلایا گیا۔ حکیم صاحب کے متعلق عامۃ الناس کی زبان پر یہ مقولہ مشہور تھا کہ حکیم صاحب موصوف اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور انبیاء کرامؑ علیہم السلام کی نبوت کے منکر ہیں اور دہریت کے قائل اور ملحد و زندیق ہیں۔ حکیم صاحب نے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے علاج تجویز کیا کہ اگر دو آدمی رات بھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تلووں کو ملتے رہیں اور خوب زور سے ملتے رہیں تو بخار سے افاقہ ہو سکتا ہے، چنانچہ دو آدمی تلوے ملنے لگ گئے۔ ان میں شہر کے ایک مشہور ایڈووکیٹ ملک محمد رفیع صاحب تھے جن کی اس ایک رات کی خدمت کا ذکر حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان مبارک سے اور پھر بعض دیگر دوستوں سے بھی سنا ہے اور حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ملک صاحب کے حق میں

Marfat.com

دعا بھی فرمائی۔ اللہ کے فضل و کرم سے صبح تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی علالت میں معتد بہ کمی آگئی اور بفضل ایزدی شفا کامل نصیب ہوئی۔ کچھ عرصہ بعد حکیم صاحب موصوف بیمار ہو گئے۔ میرے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ان کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے گئے جس میں حکیم صاحب نے میرے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے کلمہ توحید ورسالت اور دین کا اقرار کیا۔ اسی بیماری میں حکیم صاحب موصوف کا انتقال ہو گیا۔ میرے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے راوی کے سامنے ارشاد فرمایا:

''ہم گواہ ہیں حکیم غلام مصطفیٰ کے ایمان بر توحید و رسالت کے اور قیامت کو بھی گواہی دیں گے کہ ہمارے سامنے اس نے توحید ورسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اقرار کیا ہے۔''

حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیوض و برکات سے ایک واقعہ یہ بھی ہے کہ اس وقت ملک محمد رفیع صاحب کی زبان بند تھی۔ اللہ والے بزرگ کی ایک رات کی خدمت یہ رنگ لائی کہ ملک صاحب کی زبان ٹھیک ہوگئی۔ الحمدلله علی ذالك !

(۷) لاہور کے مضافات میں ایک پیر صاحب راولپنڈی کے علاقہ سے نازل ہوئے اور کچھ لوگوں کو انہوں نے اپنے حلقہ عقیدت میں لے لیا۔ ان کے ارادتمند اور حلقہ بگوش غلغلہ ہائے و ہو میں زیادہ مشہور تھے۔ سلسلہ محبوبیہ تو کلیہ، فیضان نقشبندی کے باعث ایک ایسے رواں دواں دریا کی طرح مزاج رکھتا ہے کہ جس

Marfat.com

میں باوجود ہزار تلاطم کے شوروغل کا نام تک نہیں۔ میری طبیعت بھی کچھ ہائے وہو کی ظاہری رنگینی کی طرف مائل ہوتے ہوئے ایسی شخصیت کے دیکھنے کی خواہش مند تھی۔ میرے ایک دوست نے جوان کا حلقہ بگوش تھا ان کا ذکر کیا۔ چنانچہ میں نے ان سے رابطہ نشست و برخاست پیدا کیا۔ ان صاحب نے بیعت فیض کے تحت میرے ہاتھ پکڑنے چاہے۔ میں نے اس جوش وخروش کے لالچ کے تحت ان کے ہاتھ میں ہاتھ دے دیئے۔ اللہ کی قدرت دیکھئے کہ وہ بزرگ بھی اس کے بعد لاہور نہیں ٹھہرے اور میں چوتھے دن ایک دوائی بناتا ہوا جل گیا جس میں میرا دایاں ہاتھ اور چہرہ انتہائی زخمی ہوگیا۔

میں بارہ دن ہسپتال پڑا رہا اور ایک مہینہ بعد بھی علاج کراتا رہا تب کہیں آرام آیا۔ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا اور اپنے جرم کا اعتراف کیا، توبہ کی پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تجدید بیعت فرمائی اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کی خصوصیات سے مطلع فرمایا۔

ہمارا نرم رو قاصد پیام زندگی لایا
خبر دیتی تھیں جن کو بجلیاں وہ بے خبر نکلے

اس معاملہ پر حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے اشارتاً اجمالی تربیت کی قدر و منزلت سے آگاہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جلال کی وادیوں سے گزرنا ہر ایک کے بس

Marfat.com

کی بات نہیں۔ گو آسانی سے رستہ طے ہو جائے تو ناشکری نہیں کرنی چاہیے۔

(۸) میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا تو ابتدائی دنوں میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ پر بعض وقت نسبت چشتیہ زوروں پر ہوتی تھی اور حضرت قبلہ سید پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی طرف نوازش نامے ڈاک کے ذریعے آتے تھے۔ ڈاکیہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ڈاک پیش کرتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہلے ہی علم ہوتا کہ ڈاک میں سرکار گولڑوی علیہ الرحمۃ کا نوازش نامہ ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اٹھ کر ڈاک پکڑ لیتے اور کئی دفعہ میں نے حضور کو سرکار گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کا نوازش نامہ چوم کر نہایت ادب واحترام سے کھولتے اور پڑھتے دیکھا ہے۔ اس محبت کو دیکھ کر میرے دل میں بھی اشتیاق پیدا ہوا کہ کاش میں بھی اس بلند مرتبہ شخصیت کی زیارت کا شرف حاصل کروں جن کا ادب واحترام میرے شیخ پاک بھی کرتے ہیں لیکن میرے والدین کی مالی حالت میرے اس دلی شوق کو پورا کرنے سے قاصر تھی۔ چنانچہ ایک دن میں نے خواب میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل سرکار گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور آپ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے جو پایا سو پایا اور یہ سب کچھ میرے حضرت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کے پرتو کے باعث تھا۔ الحمد لله على ذالك!

Marfat.com

حواشی

۱۔ حضرت مولانا مفتی خواجہ محمد مصطفیٰ محبوب عالم سیدوی علیہ الرحمۃ وفات ۱۳۳۵ھ/ ۱۹۱۷ء

۲۔ حضرت مولانا مولوی سید محمد حبیب اللہ نقشبندی مجددی توکلی محبوبی علیہ الرحمۃ وفات ۱۹۶۱ء

۳۔ قرآن مجید: ومن یتوکل علی اللّٰہ فھو حسبہ

ترجمہ: جو خدا پر توکل کرے خدا اس کے لئے کافی ہے۔

۴۔ خدمت میں حاضر باش ایک قدیم درویش ۱۹۷۶ء میں فوت ہوا۔

Marfat.com

ان کو دیکھا تو خدا یاد آیا

Marfat.com

جناب محمد بشیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ان کو دیکھا تو خدا یاد آیا

مجھے حضرت مولانا حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بچپن میں ملنے کا شرف حاصل ہوا۔ اور پہلی نظر میں ہی میرے دل پر ایسا اثر ہوا کہ میں چاہتا تھا کہ ہر وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں رہ کر دیدار کرتا رہوں۔ یہ شوق اتنا بڑھا کہ ایک دفعہ مجھے پتہ چلا کہ آپ موسم گرما کی تعطیلات میں جعفر کوٹ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ میں کلاس والا [1] سے سائیکل پر جگدیو خورد [2] پہنچا۔ اتفاق سے وہ جمعہ کا دن تھا۔ اور وہاں سے کچھ حضرات جعفر کوٹ [3] جانے کو تیار ہو رہے تھے۔ چنانچہ میں بھی ان کے ساتھ ہو لیا اور جمعہ کی نماز جعفر کوٹ جا کر ادا کی۔ سب لوگ حیران تھے کہ میں نے اتنی چھوٹی عمر میں سائیکل پر اتنا سفر کیا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ میں نے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک نظر دیکھ لیا تو میری ساری تھکاوٹ جاتی رہی اور مجھے محسوس تک نہ ہوا کہ میں نے اتنا سفر کیا ہے۔

اس وقت کا ایک واقعہ مجھے اب تک یاد ہے ان دنوں صاحبزادہ محمود احمد مرحوم بالکل ہی چھوٹی عمر کے تھے وہ ایک چارپائی پر سوئے ہوئے تھے لیکن منہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی طرف تھا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی سے اٹھ کر دوسری طرف ہوئے تو صاحبزادہ صاحب نے

Marfat.com

اپنا پہلو بدل کر اپنا منہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف کر لیا۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ جس طرف بھی جاتے وہ اپنا منہ اسی سمت کر لیتے۔ میں جتنا عرصہ بھی وہاں رہا میں نے دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب بیداری کی حالت میں یا نیند کی حالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف پیٹھ نہ کرتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شفقت کا یہ عالم تھا کہ مجھے بار بار پوچھتے کہ تھکاوٹ تو نہیں ہوئی بھوک تو نہیں لگی۔ اپنی اہلیہ بی بی صاحبہ سے فرماتے یہ سائیکل پر اتنی دور سے آیا ہے۔ اس کا خاص خیال رکھنا اور اسے واپس جانے کی اجازت نہیں۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اگلے دن وہاں سے واپسی کی اجازت دی۔

اس کے بعد حضور رحمۃ اللہ علیہ جب بھی ڈھوڈہ شریف لاتے تو کلاس والا میں بھی تھوڑا سا قیام فرماتے اور ہم لوگ اکثر بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہی ڈھوڈہ چلے جایا کرتے تھے۔ وہاں جب بھی لوگوں کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تشریف آوری کا علم ہوتا۔ لوگ دیوانہ وار پروانوں کی طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد جمع ہو جاتے۔ گاہے گاہے آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں وعظ بھی فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہاں جمعہ کا خطبہ بھی دیا۔ اس جمعہ میں لوگ وہاں اتنی تعداد میں جمع ہو گئے کہ کھڑے ہونے کو جگہ نہ ملتی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طرز بیان دیہاتی ماحول کے مطابق اتنا سادہ اور میٹھا تھا کہ ہر آدمی مسحور ہو کر رہ گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جمعہ کی نماز کے بعد بھی کافی دیر تک وعظ فرمایا لیکن لوگ جوں کے توں بیٹھے رہے اور کسی ایک شخص کا دل بھی وعظ چھوڑ کر جانے کو نہ چاہا۔ ہر ایک کی نظر یہ بتاتی تھی کہ وہ چاہتا ہے کہ

Marfat.com

حضور رحمۃ اللہ علیہ وعظ فرماتے رہیں اور ہم وعظ بھی سنتے رہیں اور دیدار بھی کرتے رہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ جب وہاں سے واپسی کا سفر اختیار کرتے تو میں نے دیکھا کہ جس راستے سے آپ رحمۃ اللہ علیہ گزرتے تھے لوگ دیوانہ وار آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دیدار حاصل کرنے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے بھاگا کرتے تھے۔ کئی ہندو سکھ بھی دیدار کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا راستہ روک لیا کرتے تھے۔

ایک دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ڈھوڈہ سے واپس کلاس والا کی طرف گھوڑی پر تشریف لا رہے تھے کہ راستہ میں سامنے سے کچھ سکھ مسافر بھی آ رہے تھے۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر ایک طرف کھڑے ہو گئے اور دیر تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طرف دیکھتے رہے۔ آخر ایک سکھ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھنے کے بعد کہا "واہ پیر ہو یا نا نرا نور ہی نور۔ دیکھ کے رب یاد آ گیا" اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ کے بندے کی نشانی ہی یہی ہے کہ اسے دیکھ کر رب یاد آ جائے۔ میرے خیال میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو جس سنگ دل نے بھی دیکھا اسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر ایک مرتبہ تو رب ضرور یاد آیا۔

اس کے بعد گاہے گاہے گجرات شریف حاضر ہوتا رہا جب بھی حاضر ہوا میں نے دیکھا کہ مریدین اور دیگر حضرات آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھے ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بعض اوقات قرآن پاک کے حوالہ سے مسائل بیان فرماتے۔ بعض اوقات حدیث شریف کے حوالے سے اور بعض اوقات فقہ کے حوالہ سے حاضرین کو مسائل سمجھایا کرتے تھے۔ بزرگان

Marfat.com

دین کے واقعات اور کرامات آپ رحمۃ اللہ علیہ اکثر بیان فرمایا کرتے تھے بڑے بڑے صاحب علم یہاں آ کر سر جھکا لیا کرتے تھے۔ انداز بیان اتنا میٹھا ہوتا تھا کہ دل چاہتا تھا کہ ہر وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے وہ کچھ نہ کچھ سنتے رہیں۔

میں جب بھی گجرات شریف حاضر ہوتا حضور رحمۃ اللہ علیہ کی بیعت کرنے کو دل چاہتا لیکن اتنا عرض کرنے کی جرأت نہ ہوتی۔ آخر ایک مرتبہ جب حاضر ہوا تو جناب بشیر احمد صدیقی صاحب بھی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بھتیجے ہیں وہاں حاضر تھے وہ چونکہ میرے ہم عمر اور دوست تھے میں نے ان سے عرض کیا۔ کہ میں حضور رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں لیکن عرض کرنے کی جرأت نہیں ہوتی انہوں نے وعدہ کیا کہ میں آپ کے لئے عرض کرونگا۔ چنانچہ اگلی صبح جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز اور وظائف سے فارغ ہوئے تو صدیقی صاحب نے میرے لئے عرض کیا۔ یہ میری خوش قسمتی ہی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً قبول فرما لیا اور مجھے اسی وقت اپنے حلقہء عقیدت میں شامل کر لیا۔

ان دنوں بیکاری کا زمانہ تھا۔ بڑے بڑے پڑھے لکھے لوگوں کو نہ کسی اچھی درس گاہ میں داخلہ ملتا تھا اور نہ ہی ملازمت۔ ایک دفعہ میں نے جے، وی میں داخلہ کے لئے عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے نارمل سکول گجرات میں ماسٹر مہندر ناتھ کے پاس بھیجا۔ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شاگرد اور تابع فرمان تھے لیکن داخلہ کا وقت گزر چکا تھا، انہوں نے مجبوری کا اظہار کیا چنانچہ میں نے حاضر ہو کر عرض کیا کہ اب تو حضور رحمۃ اللہ علیہ وقت گزر چکا ہے

Marfat.com

۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگلے سال کوشش کرنا اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا چنانچہ اگلے سال مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے گکھڑ میں داخلہ کے امتحان میں امتیازی کامیابی ہوئی اور مجھے داخلہ مل گیا حالانکہ اس سال سیالکوٹ کے ضلع کے لئے کوئی سیٹ بھی نہ تھی یہ صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا اثر تھا۔

گورنمنٹ نارمل سکول گکھڑ میں میری ملازمت کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ جب کبھی لاہور کے لئے وہاں سے گزر فرماتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمارے ہاں ضرور تشریف لاتے چاہے آپ رحمۃ اللہ علیہ چند منٹ ہی قیام فرماتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جب بھی تشریف لاتے لوگ دیوانہ وار دیدار کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے بھاگا کرتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ ہمارے ساتھ والے کوارٹر میں ایک عیسائی ٹیچر رہا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ اس نے اور اس کی بیوی نے حضور رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ لیا۔ اس کے بعد وہ ہمیں کہا کرتے کہ جب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لایا کریں آپ ہمیں ضرور اطلاع دیا کریں ہمیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر خوشی اور سکون حاصل ہوتا ہے۔

گکھڑ سے ہم اکثر گجرات میں قدم بوسی کے لئے جایا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ ریل پر سفر کرنے کی تاکید فرمایا کرتے تھے ہم نے کئی بار دیکھا کہ تیاری کرتے دیر ہو جاتی اتنی دیر میں گاڑی بھی اسٹیشن پر پہنچ جاتی۔ ہم گھر سے گجرات کا ارادہ کر کے نکلتے اگرچہ ہم لیٹ ہو جاتے لیکن گاڑی اس وقت تک نہ چلتی جب تک ہم اس پر بیٹھ نہ جاتے یہ ایک مرتبہ نہیں بلکہ کئی مرتبہ ہوا۔

Marfat.com

ایک مرتبہ ہم میاں بیوی گجرات میں حاضر ہوئے میری بیوی کے ساتھ پھوپھی صاحبہؒ کو بہت پیار تھا۔اس نے ان سے مکان کے سلسلہ میں کچھ فکر مندی کا اظہار کیا کہ ہمارے پاس تو مکان بھی نہیں۔پھوپھی صاحبہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ بیٹی کی بات سنی ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "کیا" پھوپھی صاحبہ نے عرض کیا کہتی ہے ہمارے پاس رہنے کو مکان بھی نہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا فرمائیں آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا دیئے۔اور فرمایا اللہ تعالیٰ بہتر اسباب پیدا کر دے گا۔

کچھ عرصہ کے بعد ہم نے مکان کے لئے جگہ لینے کا ارادہ کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کے لئے عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی کچھ عرصہ کے بعد میں پھر حاضر ہوا۔تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا جگہ لے لی ہے میں نے عرض کیا کہ حضور جو جگہ خرید کرنے کو دل چاہتا ہے وہ ملتی نہیں۔مالک مانتا نہیں اور اس کے علاوہ کوئی اور جگہ خریدنے کو دل نہیں چاہتا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا دیئے۔میں واپس چلا آیا ابھی ایک ماہ بھی نہ گزرا تھا کہ جس آدمی سے ہم زمین مانگتے تھے اور وہ بار بار انکار کرتا تھا اس نے خود گکھڑ میں آدمی بھیجا کہ آپ آکر جگہ لے لیں چنانچہ ہم نے وہ جگہ خرید لی اور خرید کرنے میں جو دقتیں اور مراحل تھے۔وہ بھی اس مالک زمین نے خود طے کئے اور ہمیں کوئی مشکل پیش نہ آئی۔یہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا اثر تھا۔

ہمیں جب بھی کوئی مشکل پیش آتی ہم حاضر ہو کر عرض کرتے،آپ رحمۃ اللہ علیہ دعا فرماتے اور وہ مشکل آسان ہو جاتی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ فیض اب بھی جاری ہے جس کے لئے میں ایک واقعہ عرض کرتا ہوں۔

Marfat.com

میری چچازاد بہن کی شادی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے کچھ عرصہ بعد ہوئی۔ شادی میں فرنیچر دینے کا ذمہ ماموں جان نے لے لیا۔ ان کے حسب ارشاد سیالکوٹ میں فرنیچر بننے کا آرڈر دے دیا گیا۔ شادی کا دن بالکل قریب آ گیا لیکن کسی وجہ سے ماموں جان نہ پہنچے سخت فکر مندی ہوئی کہ اب کیا کیا جائے فرنیچر والا رقم وصول کئے بغیر فرنیچر دینے کو تیار نہ تھا۔ اسی فکر مندی میں رات کو سو گیا رات کو آپ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں ملے۔ اور مجھے فرمایا کہ تم کسی نہ کسی طرح ایک سو روپیہ فرنیچر والے کو دے دو، وہ دے دیگا۔ اور کسی قسم کا فکر نہ کرو سب کام ٹھیک ہو جائے گا چنانچہ اگلے دن صبح ہی میں نے وہ سو روپیہ دے دیا اور شام کو ماموں جان بھی پہنچ گئے اور ہر کام بمطابق احسن انجام ہوا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیض کا ایک واقعہ اور عرض کر دیتا ہوں میری چھوٹی ہمشیرہ کے ہاں جو بچہ بھی پیدا ہوتا وہ نابینا ہوتا جس سے ہم بہت متفکر تھے۔ چنانچہ ہمشیرہ اور اس کا خاوند جو اب ہمارا پیر بھائی بھی ہے۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں کہ یہ پریشانی دور ہو۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور کچھ اللہ اللہ کر کے بھی دیا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے بعد جتنے بچے پیدا ہوئے سب کی بینائی ٹھیک ہوئی یہ سب حضور رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کا اثر ہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حسن سلوک ہر ایک سے ایسا تھا کہ ہر آدمی یہی خیال کرتا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ سب سے زیادہ مجھے پیار کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ جس کی طرف نگاہ کرم فرماتے اس کی تمام

Marfat.com

مشکلیں آسان ہو جاتیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھ کر دلی سکون حاصل ہوتا میرا تو یقین ہے کہ جس نے بھی چند لمحے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں گزارے اس کے وہ چند لمحے قیامت کو اس کے کام آئیں گے۔

Marfat.com

حواشی

۱۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

۲۔ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر

۳۔ ایضاً

۴۔ تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ

۵۔ حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ علیہ الرحمۃ کی بڑی ہمشیرہ حضرت زینب بی بی رحمۃ اللہ علیہا

Marfat.com

گلشن محبوبیہؒ کا خوشبودار پھول

Marfat.com

جناب حاجی احمد دین صاحب رحمۃ اللہ علیہ (سابق ڈی ایس پی)

گلشن محبوبیہ رحمۃ اللہ علیہ کا خوشبودار پھول

(۱) ۱۹۳۷ء میں، میں حضور قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے ساتویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ میں اور سید گل حسین شاہ دونوں معین الدین پور ضلع گجرات کے رہنے والے ہیں۔ ہم دونوں جماعت میں اکٹھے بیٹھتے تھے ہم پر حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خصوصی توجہ مبارک ہوا کرتی تھی سردیوں کا موسم تھا۔ ظہر کی نماز سکول (زمیندارہ ہائی سکول گجرات) میں ہی پڑھائی جاتی تھی۔ نماز کے بعد ہماری جماعت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وقت ہوتا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا کہ تم روزانہ اس وقت نماز کے بعد جماعت میں آتے ہی ہمیں یاد دلایا کرو کہ ہم بیماروں کے لئے دعا کیا کریں۔ لہٰذا میں ہر روز یاد دلاتا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت خشوع و خضوع سے بیماروں کے لئے دعا فرمایا کرتے۔

(۲) کبھی کبھی سکول سے چھٹی ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ پیدل چلنے کا اتفاق ہوتا تو باوجود اس کے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قد مبارک چھوٹا ہوتا مگر رفتار اتنی تیز تھی کہ ہر طالب علم جو ہمراہ ہوتے دوڑ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملتے تھے۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے کبھی

Marfat.com

سائیکل کی سواری نہیں کی ہاتھ میں چھڑی مبارک (کھونڈی) ہوتی تھی۔ نگاہ مبارک ہمیشہ اپنے قدم مبارک پر ہی رکھتے کبھی داہنے بائیں یا آسمان کی طرف دیکھتے نہ پایا۔ آج کل کے زمانہ میں شرم وحیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی ثانی نظر نہیں آتا۔

(۳) ۱۹۴۳ء میں بسلسلہ ملازمت ضلع کرنال گیا جہاں قصبہ شاہ آباد کے قریب مارکنڈہ ریلوے پل پر ڈیوٹی تھی۔ دل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کا جوش پیدا ہوا تو بیعت کے لئے عریضہ لکھا۔ جب کچھ عرصہ بعد حاضر خدمت ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بصد خوشی قبول فرمالیا۔ یعنی بیعت سے مشرف فرمایا۔ حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر معمول مبارک تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ لوگوں کو اتنی جلدی بیعت نہیں کرتے تھے بلکہ سائل کو ان کے گرد ونواح کے درویشوں کے پاس جا کر بیعت ہونے کے لئے تلقین فرماتے یعنی آپ رحمۃ اللہ علیہ مرید زیادہ کرنے کے خواہش مند نہ تھے۔ اس شخص کی خوش قسمتی ہوتی جس کو آپ رحمۃ اللہ علیہ بیعت فرماتے تھے حاضر ہوتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت فرمایا کہ شاہ آباد کبھی سیّدوں والی گلی میں بھی گئے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ گلیوں کے نام تو مجھے یاد نہیں البتہ جامع مسجد جس میں ایک بوہڑ کا پرانا درخت ہے وہاں نماز جمعہ ادا کرنے جاتا تھا۔ مجھے بہت عرصہ گزرنے کے بعد معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سیدوں والی گلی کا دریافت فرمانا اس وجہ سے تھا کہ آپ کے پیر کامل حضرت خواجہ محبوب عالم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی شادی مبارک اس

Marfat.com

گلی میں ہوئی ہوئی تھی گویا اس نسبت سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس گلی سے محبت تھی۔

(۴) میں چونکہ پنجاب ایڈیشنل پولیس میں ملازم تھا جو عارضی محکمہ تھا۔ اس لئے میں حاضر خدمت ہوا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ میرے لئے دعا فرمائیں کہ میں اس محکمہ سے ڈسچارج ہو جاؤں تا کہ میں کسی دوسرے محکمہ میں ملازم ہو جاؤں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب بھرتی ہوئے تھے ہم سے دریافت کیا تھا۔ میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمانے لگے، لگے ہوئے رزق کو چھوڑنا اچھا نہیں تم روزانہ ۴۵۰ مرتبہ حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل پڑھ لیا کرو۔ اللہ کریم جلّ شانہ کوئی بہتر اسباب پیدا کر دے گا۔ میں یہی وظیفہ پڑھتا رہا۔ تھوڑے عرصہ بعد ۱۹۴۵ء میں مجھے پولیس وائرلیس کورس کرا لیا گیا جس میں تنخواہ بھی بڑھ گئی اور پھر مستقل محکمہ پولیس وائرلیس سیکشن میں تبادلہ بھی ہو گیا۔

(۵) ۱۹۴۷ء میں پاکستان بننے کے بعد میرا تبادلہ پولیس وائرلیس سٹیشن پتوکی میں جو تھانہ پتوکی سے ملحق تھا ہو گیا تو میں نے وہاں تبلیغ کا کام نہایت سختی سے شروع کر دیا۔ زبردستی لوگوں کی دکانیں بند کرا دیتا بے نماز مردہ باد کے نعرے بلند کرتا افسران کی کوٹھیوں اور مکانوں پر جا کر نہایت سخت الفاظ میں تقریریں کرتا یہاں تک کہ میرے خلاف اسی سختی کے جرم میں انکوائری بھی شروع ہو گئی۔ جوانی کا عالم تھا اور طبیعت میں جوش تھا۔ نہ کوئی نوکری کی پرواہ تھی نہ قید کا ڈر تھا۔ اتفاق سے

Marfat.com

میں گجرات شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو کچھ دیر کے بعد اجازت چاہی کچھ اور پیر بھائی صاحبان بھی تشریف فرما تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ تقریر بیان فرمائی ۔ "کہ سوہنیا تبلیغ کا کام پیغمبروں کا ہے۔ جس پیغمبر نے بھی جوش سے کام لیا اس کو ہی تکلیف پیش آئی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑے جوش سے تبلیغ فرمائی تو ان کو بھی بڑی تکلیفیں پیش آئیں تبلیغ میں سنت طریقہ حلم اور حکمت کا ہے ان دو اصولوں کو سامنے رکھ کر تبلیغ کرنا چاہئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تبلیغ کے سلسلہ میں دو مثالیں دیں جو ذیل میں درج ہیں

مثال نمبرا : حلم

ارشاد فرمایا کہ ایک سب انسپکٹر پولیس جس کی داڑھی اور مونچھیں منڈی ہوئی تھیں ہمارے حضرت صاحب یعنی خواجہ محبوب عالم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت ہی محبت اور محویت کے ساتھ اس سے پیش آئے۔ جب آپ رحمۃ اللہ گفتگو فرمارہے تھے تو ہمارے ایک پیر بھائی کو بڑی نفرت ہوئی اور اس نے ماتھے پر بل ڈال لیے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب اس درویش کی طرف دیکھا تو فرمایا ہوں ہوں تو وہ شرمندہ ہو کر دور چلا گیا۔ جب وہ سب انسپکٹر واپس چلے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس درویش کو بلایا اور فرمایا کہ اگر تمہیں اتنا ہی غصہ آ گیا تھا تو توحید کی طرف خیال کیا ہوتا اور اس کے لئے دعا کی ہوتی کہ اللہ کریم اس کو نیک کر دے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اگر ہم اس

Marfat.com

سب انسپکٹر کے ساتھ خلق سے پیش نہ آتے تو وہ سب درویشوں اور بزرگوں سے متنفر ہو جاتا اور راستے میں بُرا بھلا کہتا جاتا اور ہم بے ادبی کا باعث بنتے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ کے بعد جب وہ سب انسپکٹر صاحب دوبارہ آئے تو انہوں نے داڑھی بھی رکھی ہوئی تھی اور نماز کا بھی پابند ہو چکا تھا تو حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پھر اسی درویش کو بلایا اور فرمایا پہچان یہ کون شخص ہے تو اس نے عرض کیا کہ یہ تو وہی سب انسپکٹر ہیں تو خواجہ صاحبؒ نے فرمایا یہ اسی محبت، حلم اور خلق کا نتیجہ ہے اگر ہم اس سے اس طرح پیش نہ آتے تو اس کا یہ حال نہ ہوتا۔ یعنی یہ اس قدر پابند سنت نہ بنتا۔

مثال نمبر ۲: حکمت

ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ حضرت صاحبزادہ حکیم محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے منشیات کے لائسنس کے لئے اے۔ ڈی۔ ایم گجرات کی عدالت میں درخواست دی۔ اے۔ ڈی۔ ایم نے جب بلایا تو مہینہ رمضان شریف کا تھا۔ حکیم صاحب اور چند سائل اور بھی اے۔ ڈی۔ ایم (گجرات) کی عدالت کے باہر برآمدہ میں کھڑے تھے۔ اے۔ ڈی۔ ایم نے سب کو اندر بلا لیا۔ جب سب اندر عدالت کے کمرہ میں آ گئے تو اے۔ ڈی۔ ایم نے اپنے چپڑاسی کو کہا کہ پانی کا گلاس لاؤ وہ لایا تو اے۔ ڈی۔ ایم نے سب کے سامنے پی لیا۔ حکیم صاحب افسر موصوف کی اس نازیبا حرکت کو برداشت نہ کر سکے تو فرمایا کہ صاحب کیا ہی اچھا ہوتا کہ ہم

Marfat.com

عدالت کے کمرہ سے باہر کھڑے تھے تو آپ نے پانی پینے کے بعد ہمیں بلایا ہوتا تاکہ نہ رمضان شریف کی بے حرمتی ہوتی اور نہ ہمارے سب کے دل مجروح ہوتے۔اے۔ڈی۔ایم گجرات نے غصہ میں آکر کہا کہ آپ باہر تشریف لے جائیں میں پھر کسی وقت آپ کی درخواست پر نظرثانی کروں گا۔ آپ رحمۃ اللہ نے ارشاد فرمایا کہ اب اس واقعہ کو ایک سال کی مدت ہو چکی ہے نہ تو افسر موصوف نے حکیم صاحب کی درخواست پر نظرثانی کی ہے نہ ہی وہ ایسے لوگوں سے جو چہروں پر سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھتے ہیں اچھا سلوک کرتا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایسی صورت میں حکیم صاحب کو چاہئے تھا کہ اس افسر کی اس حرکت کو دل سے برا مناتے اور خاموش رہتے یا علیحدگی میں اس اکیلے کو محبت سے سمجھاتے کہ اسے یہ فعل سب کے سامنے نہیں کرنا چاہئے تھا۔

اس کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تلقین فرمائی کہ آئندہ تبلیغ کے سلسلے میں حلم اور حکمت کا خاص خیال رکھو۔اس روز سے مجھ پر یہ اثر ہوا کہ اگر کوئی دین کی تبلیغ کے سلسلے میں مجھ پر سختی بھی کرے تو مجھے غصہ نہیں آتا۔گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ مبارک سے میرے اندر قوت برداشت اس قدر پیدا ہوئی کہ ان شاء اللہ ہمیشہ رہے گی۔اور اس کا اثر بھی ہوتا ہے۔

(۶) میں پتوکی پولیس سٹیشن میں تعینات تھا غالباً ۱۹۴۹ء کا واقعہ ہے کہ آپ رحمۃ اللہ ہمارے پیر بھائی اللہ بخش صاحب کی التجا پر ان کے گاؤں موضع ہر چوکی تشریف

Marfat.com

لائے۔تو مجھے بھی اطلاع دی گئی میں ہرچوکی حاضر خدمت ہوا۔سلام عرض کیا نماز عصر کا وقت تھا فرمانے لگے ہم مسافر ہیں تم نماز پڑھا دو۔میں نے مؤدبانہ عرض کی کہ حضور مجھ میں یہ جرأت نہیں ہم سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے ہی نماز ادا کریں گے۔بعدازاں میں نے پتوکی تشریف لانے کے لئے عرض کی تو فرمایا کل ان شاءاللہ واپسی پر تمہارے گھر پر تھوڑی دیر قیام فرمائیں گے۔مگر شہر میں ہماری آمد کا چرچا نہ کرنا میں ہرچوکی سے واپس پتوکی گیا اور دوسرے روز اپنے چند کاروباری یعنی دوکاندار دوستوں کے ہمراہ اڈہ لاریاں پتوکی پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا انتظار کرنے لگا۔ جب دوکاندار انتظار کرتے کرتے تنگ آ کر واپس اپنی دوکانوں پر چلے گئے اور میں اکیلا رہ گیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی بس پر تشریف لے آئے۔مکان پر تشریف لا رہے تھے کہ راہ میں پڑنے والے بازار میں کئی میرے دوستوں نے عقیدت مندی سے دوکانوں پر چائے دودھ یا پانی کے لئے دعوت دی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بازار میں قیام کرنے سے معذوری کا اظہار فرمایا۔مکان پر تشریف لائے تو جناب میاں صاحب کے لئے چارپائی علیحدہ کمرہ میں ڈال دی گئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حکم مبارک سے حقہ کا میاں صاحب کے لئے انتظام کر دیا گیا اور خود آپ رحمۃ اللہ علیہ سراپا نور باقی اہل محبت کے ساتھ فرشی بستر یعنی دری اور اس کے اوپر چادر پر تشریف فرما ہوئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری التجا پر بیٹھک کے علاوہ رہائشی کمرہ میں بھی قدم رنجہ فرمایا اور سب گھر والوں

Marfat.com

کے لئے دعا فرمائی۔موسم سردیوں کا نہ تھا تاہم حضرت نے سنت کے مطابق اپنے اوپر سیاہ رنگ کی گرم لوئی اوڑھی ہوئی تھی ایک عورت پانی دم کرانے آئی تو آپ ﷺ نے اس میں سے ایک گھونٹ پانی پی کر فرمایا اللہ بخش ایک گھونٹ تم بھی پی لو اور بقایا پانی واپس دے دو۔اس پانی والی مائی صاحبہ نے عرض کی کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ میں تو پانی دم کرانے آئی ہوں تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا پانی دم ہوگیا گویا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حدیث شریف پر عمل فرمایا جس میں آتا ہے کہ ''مومن کے جوٹھے میں شفا ہوتی ہے'' واپسی پر آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے مکان سے اڈہ لاریاں تک تشریف لاتے ہوئے بھی بازار میں کسی دکان پر نہ ٹھہرے فرمایا بازار میں بیٹھنا مناسب نہیں۔

(۷) مجھے پتوکی منڈی رہتے ہوئے جامع مسجد میں دوستوں کے مشورہ سے چند مرتبہ وعظ شریف کرانے کا اتفاق ہوا تو میں نے عالم دین بُلوانے کے سلسلے میں حضرت مولانا قاری احمد حسین رحمۃ اللہ علیہ کا نام منتخب کر کے جناب قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا۔اگرچہ قاری صاحب بہت مصروف تھے تاہم وہ ہمارے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان بسر وچشم قبول فرماتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ ''حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گلشن محبوبیہ کے خوشبودار پھول ہیں'' لہٰذا حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کی سفارش سے قاری صاحب پتوکی منڈی تشریف لائے۔سب لوگ وعظ سن کر بہت خوش ہوئے مگر ایک مسئلہ کے اختلاف

Marfat.com

کی بنا پر جامع مسجد پتوکی کے خطیب صاحب قاری صاحب سے الجھ پڑے اور ناراض ہو گئے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت صاحب قبلہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے سارا واقعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کیا پھر صبح کو دوسرے روز جب قاری صاحب پتوکی سے واپس تشریف لانے لگے تو خطیب جامع مسجد پتوکی جناب قاری صاحب سے نہ ملے؟ میں نے عرض کی ''حضور ملے تو تھے اور مصافحہ بھی کیا تھا'' ارشاد فرمایا ''پھر خیر ہو گئی''۔ اسی طرح ایک مرتبہ پھر میں نے حضرت قاری صاحب کا وعظ شریف کرانے کے لئے پتوکی سے عریضہ لکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ قاری صاحب نہیں ہیں ان کے علاوہ مفتی امین الدین صاحب (مرحوم) نہایت اچھے اور خوش عقیدہ عالم ہیں ان کو کہو تو بھیج دیں لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق پھر مفتی صاحب پتوکی منڈی تشریف لائے تو تمام اہلیان منڈی اس قدر خوش ہوئے کہ مفتی صاحب مرحوم کو دوسرے دن بھی وعظ شریف کے لئے رکھا گیا یہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی برکت تھی۔

(۸) ایک مرتبہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پتوکی تشریف لائے تو اس وقت میں نے اپنی بیٹی کے متعلق عرض کیا کہ اگرچہ عمر میں چھوٹی ہے مگر میرے بغیر رہ نہیں سکتی کہیں جاتا ہوں تو بیمار ہو جاتی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ کیا کہا۔ ''ہمیں بھی اپنی

Marfat.com

صاحبزادی سے کچھ ایسے ہی محبت ہے کہ وہ بھی ہماری جدائی برداشت نہیں کر سکتی اور ہمیں بھی اس سے سب اولاد سے بڑھ کر محبت ہے وہ اتنی بڑی ہو کر بھی اگر ہم کہیں سفر کو جائیں تو رونے لگ جاتی ہے اور ہمیں پھر اس کی دلجوئی کرنی پڑتی ہے کہ جلدی واپس آئیں گے۔

(۹) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ہمارے گاؤں معین الدین پورہ المعروف مومدی پور میں ہمارے پیر بھائی فیض رسول صاحب کی والدہ (بھاگے بی بی) جس پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت شفقت فرماتے تھے فوت ہوگئی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فیض رسول صاحب کے ہمراہ ان کے عرض کرنے پر بھاگے بی بی مرحومہ کے جنازے کے لئے پیدل تشریف لے گئے۔ نماز جنازہ پڑھانے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فیض رسول اور اس کے والد صاحب کو فرمایا کہ تم کفن دفن کا انتظام کرو ہم اکیلے ہی واپس شہر گجرات اپنے آستانہ پر جائیں گے۔ جب میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اکیلے تشریف لے جاتے دیکھا تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہو لیا۔ باوجود اس کے کہ وہاں سے سواری مل جاتی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ پیدل ہی واپس تشریف لائے اور فرمایا بھاگے بی بی ہمارے پاس پیدل ہی آیا کرتی تھی۔ کس قدر خلوص اور محبت ہے غریب مریدین کے ساتھ۔ اس زمانے میں تو ایسی مثال نہیں مل سکتی۔ واپس تشریف لاتے ہوئے اثنائے راہ میں نوافل روزوں کا

Marfat.com

ذکر ہوا تو میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دریافت فرمانے پر عرض کیا کہ میں ہر چاند کی تیرہ، چودہ، پندرہ، تاریخ کو اور محرم کے پہلے عشرہ کے دس روزے رکھتا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حج کے دن کا روزہ بھی رکھا کرو اس کا بہت زیادہ ثواب ہے۔

(۱۰) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ جمعہ شریف کی نماز گجرات شہر منڈی والی اونچی مسجد میں ادا فرما کر حضرت شاہ دولہ ولی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر فاتحہ خوانی کے لئے تشریف لے جا رہے تھے میرے علاوہ چند اور پیر بھائی بھی ہمراہ تھے۔اب سب کے نام یاد نہیں رہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اثنائے راہ میں معاً کھڑے ہو گئے ہم سب کی طرف رخ انور پھیر کر فرمانے لگے ''سنو جو کسی کو دیکھتا ہے اس کو کبھی کوئی دیکھنے نہیں آیا۔اور جو کسی کو نہیں دیکھتا اس کو جہاں دیکھنے کے لئے آتا ہے'' اس ارشاد میں ایک عجیب اثر تھا اور تربیت کا کیا احسن طریقہ تھا مسئلہ بھی بیان فرما دیا اور کسی کا نام لے کر کسی کو نشانہ بھی نہیں بنایا۔پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ روضہ شریف پر حاضر ہوئے فاتحہ خوانی کی اور پھر روضہ شریف سے باہر تشریف لا کر فقراء اور غرباء کو پیسے تقسیم کئے مگر کوئی نہیں جان سکا کہ کس قدر دیئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نہایت پردہ سے سخاوت فرماتے تھے۔

(۱۱) طبیعت کتنی ہی پریشان ہوتی جب کبھی حاضر خدمت ہو کر سلام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر سلام کا جواب دیا اور حالات دریافت فرما کر اکثر فرماتے ''اچھا''

Marfat.com

تھوڑی دیر وقفہ کے بعد فرماتے ''بہت اچھا'' تو طبیعت کو فوراً سکون ہو جاتا۔

(۱۲) میں ۱۹۴۵ء سے ۱۹۴۷ء تک دہلی شریف تھا تو مجھے حضرت خواجہ باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ اطہر کی کوئی واقفیت نہ تھی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے وہاں خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف پر حاضر ہونے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلام عرض کرنے کے لئے تحریر فرمایا۔تو میں وہاں مزار پُر انوار حضرت باقی باللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوا تو عجیب لذت آئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تحریر فرمایا کہ جب بھی مزارات مقدسہ پر حاضر ہو ہمیں دعا میں شامل کر لیا کرو۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ چٹھی مبارک میں نے بطور یادگار قرآن مجید میں رکھی ہوئی ہے۔

(۱۳) آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جب سکول میں مدرس کی ملازمت ختم کی تو مجھے دہلی شریف میں چٹھی لکھی کہ وہاں سے یہ فتویٰ لے کر (مفتیان دہلی سے) بھیجو کہ ہم نے سکول کی طویل ملازمت کی تو ہمارا پراویڈنٹ فنڈ جمع ہوتا رہا۔ جو تنخواہ کے حساب سے مختلف تھا پھر وہ کئی بنکوں میں منتقل ہوتا رہا۔طویل ملازمت کے باعث معلوم نہیں کہ کتنی رقم تنخواہ سے جمع ہوئی کتنی گورنمنٹ نے دی کتنا ساتھ سود لگا۔تو اس لئے یہ فتویٰ لے کر لکھو کہ اس رقم میں کتنی حلال ہے، کتنی حرام ہے یا ساری حلال ہے یا ساری حرام ہے۔تو پہلی مرتبہ مفتی مظہر اللہ صاحب سے جو فتح پوری مسجد میں خطیب اور مفتی تھے فتویٰ لیا تو انہوں نے تمام رقم کو حلال لکھا اور مفتی کفایت اللہ

Marfat.com

صاحب نے حرام لکھا۔ دوسری مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل چٹھی تحریر فرمائی جو میں نے دونوں مفتی صاحبان کو دکھائی تو دونوں حضرات نے تمام رقم کو حلال لکھا گویا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ روزی کے معاملہ میں اس قدر تحقیق سے کام لیتے تھے۔

(۱۴) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سب سے چھوٹے صاحبزادے محمود احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب اس جہان فانی سے پردہ فرما گئے تو میں گجرات شریف آستانہ عالیہ پر حاضر خدمت ہوا۔ کچھ معززین شہر بھی تشریف فرما تھے ایک صاحب نے عرض کیا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے صاحب کی ناوقت موت کا بڑا افسوس ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ وقت تو وہی رب العزت جانتا ہے اس میں ہمارا دخل نہیں وہ جو کرتا ہے اپنی حکمت کے مطابق درست ہی کرتا ہے۔ صاحبزادہ صاحب مرحوم کے جو اسراران کے وصال شریف سے پہلے یا بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمائے وہ اہل بیعت حضرات مجھ سے بہتر سمجھتے ہیں اس لئے تحریر نہیں کئے۔ تاہم اتنا ضرور لکھوں گا کہ قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ اس پیارے اور تابعدار لخت جگر نے اپنے وصال کی خبر گھر سے سول ہسپتال جانے سے پیشتر ہی بیان کر دی تھی اور ہسپتال کے عملہ کو بلا کر ان کا شکریہ ادا کیا اور ڈاکٹر صاحب سے فرمایا کہ آپ نے نہایت تندہی اور ہمدردی سے علاج کیا ہے آپ کا بہت بہت شکریہ۔ مگر اب ہمارا وقت قریب آچکا ہے رحمت کے فرشتے ہمیں لینے آچکے ہیں اب اجازت دیں اور اس

Marfat.com

کے بعد ان کو گھر لایا گیا جہاں وہ واصل باللہ ہوئے۔ اناللّٰہ و انا الیه راجعون

(۱۵) جب صاحبزادہ صاحب حکیم محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ نے اس دار فانی سے وصال فرمایا تو کچھ دنوں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ لاہور بھائی عزیز الدین صاحب کے ہاں تشریف لائے میں بھی نارووال سے حاضر خدمت ہوا۔ صاحبزادہ صاحب کی فاتحہ خوانی کے بعد لفظ افسوس میرے منہ میں ہی تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ موت نیک بندوں کے لئے وصل ہے اور یہ حکم الٰہی ہے۔ اس میں کلام نہیں بات صرف اتنی ہے کہ نیک اولاد باقی رہنے والی نیکیوں میں شمار ہوتی ہے اور یہی خیال ہمیں کبھی کبھی ستاتا ہے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت حکیم صاحب مرحوم کے استاد صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ[۲] کا گجرات شریف حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیمار پرسی کے لئے آنا اور بے بسی میں آنکھوں سے آنسو بہانا اور صاحبزادہ صاحب کی بزرگی اور قابلیت کا اظہار کرنا بیان فرمایا۔ جن لوگوں نے زیارت کی انہوں نے دیکھا ہوگا کہ ایسے پاکیزہ تابعدار اور خدا ترس اور شرم وحیاء میں نمونہ صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جو صبر و استقلال کا نمونہ پیش کیا اسکی مثال نہیں ملتی۔

(۱۶) ایک دفعہ کا ذکر ہے میری تعیناتی سیالکوٹ پولیس لائن میں تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک شادی کے سلسلہ میں ڈھوڈہ ضلع سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ واپسی پر جناب مولوی عبدالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں قیام فرمایا اور مجھے یاد فرمایا میں سلام کے

Marfat.com

لئے حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ آغا مظہر علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس کو بھی ہمارا سلام دیں۔ میں نے ٹیلیفون پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلام جب ڈی ایس پی صاحب کو دیا تو انہوں نے مجھے فرمایا کہ ذرا ٹیلیفون پر ٹھہرو میں اپنی والدہ محترمہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سلام دے لوں تھوڑی دیر بعد ڈپٹی صاحب نے فرمایا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں میرا اور میری والدہ کا سلام دے دو اور ساتھ ہی ہمارے گھر تشریف لانے کے لئے والدہ صاحبہ کی طرف سے التجا کرو۔ جب میں نے پیغام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وقت تنگ ہے اور ہمارا واپسی کا ارادہ ہے اس لئے ہم یہیں دعا کرتے ہیں۔ جب یہ پیغام ٹیلیفون پر میں نے ڈپٹی صاحب کو پہنچایا تو ان کی والدہ محترمہ نے جواباً عرض کیا کہ میں دائم المرض ہوں اور زندگی کا بھروسہ نہیں ہے اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ ضرور تشریف لائیں مجھے زیارت ہو جائے گی۔ جب میں واپس آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو دیکھا دو ٹانگے کھڑے ہیں تمام سامان بھی لدا ہوا ہے ایک ٹانگے پر صاحبزادہ حکیم محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے پر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ خود تشریف رکھتے ہیں اور باقی اہل خانہ بھی ہمراہ ہیں۔ میں نے ڈپٹی صاحب کی والدہ صاحبہ کا پیغام عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مائی صاحبہ سچ کہتی ہیں۔ واقعی زندگی کا بھروسہ نہیں ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تانگہ سے اترے اور حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قریب تشریف لائے فرمایا حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

مائی صاحبہ یوں کہتی ہیں کیا خیال ہے۔ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت ادب سے عرض کیا جیسے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی مرضی۔ پھر سامان دونوں ٹانگوں سے اتارا گیا اور ٹانگے والوں کو پورا پورا کرایہ دیا گیا پھر ڈپٹی صاحب نے اپنی کار آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لانے کے لئے بھیجی تو مسکرا کر فرمانے لگے۔ اب پہلا نمبر تمہارا ہے پہلے ہم تیرے گھر چلیں گے پھر ڈپٹی صاحب کے ہاں چلیں گے۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ حکیم صاحب رحمۃ اللہ علیہ سمیت غریب خانہ پر محلّہ ٹبہ ککے زئیاں شہر سیالکوٹ تشریف لے گئے۔ دعائے خیر فرمائی میری بچی کچھ بیمار تھی حکیم صاحب نے اس کے لئے دوا تجویز فرمائی اور پھر فرمایا اب تو تم خوش ہونا۔ میں کیا بیان کروں خوشی سے میرا زمین پر پاؤں نہیں لگتا تھا کتنا انصاف اور غریب پروری ہے کہ امیر کے گھر جاتے ہوئے پہلے غریب کے ہاں تشریف لے جاتے ہیں تا کہ اس کا دل مجروح نہ ہو اور پھر اس عاجز پر خصوصی کرم بھی تھا۔ میرے والد مرحوم کا انتقال اس وقت ہوا جب میری عمر ایک سال تھی ایک مرتبہ میری والدہ محترمہ نے میرے متعلق میرا بیٹا کہہ کر کچھ عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ تمہارا ہی بیٹا نہیں ہمارا بھی بیٹا ہے۔

(۱۷) ایک دفعہ میرے کچھ دوست جو سیالکوٹ کے دیہات کے رہنے والے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئے اور پھر میرے گھر کا پتہ پوچھا انہیں یہ معلوم نہ تھا کہ میں دیہات کا رہنے والا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت شفقت سے جواب

Marfat.com

دیا کہ یہ اسی کا گھر ہے جہاں تم بیٹھے ہو کوئی خدمت ہو تو بتاؤ۔ سبحان اللہ کتنا خلوص ہے جب میں نے یہ بات سنی تو میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی اور ان حضرات پر بھی بڑا اثر ہوا۔ حقیقت میں مرید کا گھر پیر کا ہوتا ہے اور پیر کا گھر مرید کا ہوتا ہے۔

(۱۸) دین کے سلسلہ میں ادب۔ میرا مشاہدہ ہے کہ اکثر مرتبہ جب بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اور دیکھا کہ جب بھی کوئی محبان میں سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مٹھّیاں بھرتے ہوئے دین کی بات یا حدیث پاک بیان کرنے لگا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مٹھّیاں بھرنا چھوڑ دے پہلے مسئلہ بیان کر پھر مٹھّیاں بھرنا۔

(۱۹) آپ رحمۃ اللہ علیہ عام دینی جلسوں میں شرکت نہیں فرماتے تھے۔ کسی کسی خاص جلسہ میں اس حال میں تشریف لے جاتے کہ کوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان نہ سکے اور جلسہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے تکلف نہ کیا جائے۔ پھر جن اہل محبت کو جلسہ میں شرکت کے لئے اجازت فرماتے ان سے واپسی پر علیحدہ علیحدہ اس طرح سے حال دریافت کیا کرتے کہ کون کون سے علماء حضرات تشریف لائے اور کیا کیا بیان کیا۔ محبّ یہ نہیں جان سکتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خود بھی اس جلسہ میں تشریف لے گئے تھے یا نہیں بیان سن کر داد دیتے اور اگر کوئی غلطی یا غلط فہمی ہوتی تو درستگی فرماتے۔ فرقہ وہابیہ کے جلسوں میں شرکت سے منع فرماتے یہ میں اپنے مشاہدے کے مطابق عرض کر رہا ہوں ایک دفعہ میں نے سیالکوٹ میں فرقہ وہابیہ

Marfat.com

کے جلسہ میں شرکت کی اور کسی وہابی عالم کی تقریر کی تعریف کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں چٹھی لکھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں تحریر فرمایا کہ "فرقہ وہابیہ کے جلسوں میں شرکت سے پرہیز کیا جائے" ایک دفعہ میں نے نارووال سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں تحریر کیا کہ میں حاجی عطا محمد صاحب سے عربی پڑھ رہا ہوں چونکہ حاجی صاحب عقائد میں سخت تھے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ حاجی صاحب سے صرف عربی ہی پڑھنا۔

(۲۰) ایک دفعہ میری تعیناتی بہاولپور پولیس سٹیشن پر تھی تو میں دوران رخصت گجرات شریف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ عرض کی کہ دعا فرمائیں میرا تبادلہ گجرات پولیس وائرلیس سٹیشن پر ہو جائے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور بعد دعا فرمانے کے مسکرا کر فرمایا۔ آسمان کی طرف ہاتھ مبارک اٹھا کر اللہ جل شانہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا "اس نے نامعلوم تم سے کہاں نوکری لینی ہے کیونکہ تم ایک طرف کے ملازم نہیں بلکہ دونوں طرف کے ملازم ہو" جب میں واپسی پر لاہور آیا تو معلوم ہوا کہ میرے گجرات شریف تبادلہ کے کاغذات تیار ہیں صرف دستخط باقی ہیں۔ جب بہاولپور واپس گیا تو انتظار میں تھا کہ گجرات شریف تبادلہ کا حکم موصول ہوا ہو تو تقریباً ۲۰ دن بعد حکم ملا کہ تمہارا تبادلہ قصور ہو چکا ہے جہاں میں نے جدوجہد کر کے ایک عالیشان مسجد بھی بنوائی جس کی امامت

Marfat.com

بھی کچھ عرصہ خود کرتا رہا۔

(۲۱) تبادلہ پر قصور شریف پہنچ کر میں نے مکان کے لئے عرض کی کہ حضور دعا فرمائیں مجھے اچھا سا مکان کرایہ پر مل جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لفافہ میں جواب فرمایا اللہ اللہ کرتے رہو ان شاءاللہ مکان کا بہتر انتظام ہو جائے گا۔ پورا واقعہ لکھنے سے قصہ لمبا ہو جائے گا مختصر یہ ہے کہ ۱۹۵۸ء میں مجھے ایک ہندو کا مکان ملا میرے نام پر الاٹ بھی ہوا قیمتاً بھی مجھے ہی ملا جس کا P.T.O میرے پاس ہے۔ مگر چونکہ مجھ میں قیمت ادا کرنے کی گنجائش نہیں اس لئے آج تک اس مکان کا بل بھی مجھے نہیں دیا گیا میری رہائش آج کل اسی مکان میں ہے۔

(۲۲) ۱۹۵۵ء مارچ میں میری تعیناتی نارووال پولیس وائرلیس سٹیشن پر تھی مجھے اچانک حکم ملا تمہیں اسسٹنٹ سب انسپکٹر کے عہدہ سے تنزل کر کے ہیڈ کانسٹیبل بنا دیا گیا ہے۔ جرم کوئی نہیں تھا صرف جونیئر تصور کرتے ہوئے ایسا کیا گیا ہے۔ میں نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں چٹھی لکھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ اور ارشاد فرمایا فکر نہ کریں اللہ اللہ کرتے رہیں تین ماہ بعد مجھے تین ماہ کے لئے پھر اسسٹنٹ سب انسپکٹر ترقی یاب کر دیا گیا تنزلی کے بعد میں نے پھر چٹھی تحریر کی میں اس وقت مظفر گڑھ تھا۔ عرض کیا کہ دوبارہ تنزلی بھی ہو گئی ہے اور تبادلہ مظفر گڑھ سے بہاولپور ہو گیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پھر میری

Marfat.com

تسلی کے لئے مفصل جواب تحریر فرمایا جو حسب ذیل ہے اور یہ ۱۹۵۶ء کا واقعہ ہے حضور رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا۔

''اللہ جل شانہ انسان کی تمام ضروریات کا کفیل ہے اور اس کے ہر فعل میں حکمت ہوتی ہے انسان کی عقل نارسا ہوا کرتی ہے سمجھ نہیں سکتی اس لئے گھبرانے کی ضرورت نہیں اور روزانہ ۴۵۰ مرتبہ حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل پڑھ لیا کرو''

میں ایسا ہی کرتا رہا اور ساتھ ہی محکمانہ طور پر ترقی کے لئے درخواستیں دیتا رہا ۱۹۶۱ء تک کچھ نہ بنا آخر کار ہائی کورٹ میں اپنے پیر بھائی میاں عزیز الدین صاحب کی معرفت محکمہ کے خلاف رٹ کر دی۔ جس کا فیصلہ ۱۹۶۵ء میں میرے حق میں ہوا اور میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے اب سب انسپکٹر ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد یاد آتا ہے کہ اگر میری تنزلی نہ ہوتی تو میں کسی صورت بھی اب تک اسسٹنٹ سب انسپکٹر مستقل نہ ہوسکتا تھا اور نہ ہی سب انسپکٹر ترقی یاب ہوسکتا تھا یہ سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں کی برکت ہے۔ اللہ کریم حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پُر انوار پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے۔

Marfat.com

حواشی

۱۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بہنوئی جناب میاں حرمت علی صاحب علیہ الرحمۃ وفات ۱۹۶۷ء

۲۔ حکیم فریدالدین عباسی علیہ الرحمۃ

Marfat.com

کامل پیر
محمد بخشا لعل
بناون پتھر دا

Marfat.com

جناب نور احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کامل پیر محمد بخشا لعل بناون پتھر دا

حضرت قبلہ گاہی علیہ الرحمۃ کے بارے میں اپنے ساتھ بیتے ہوئے چند واقعات درج ذیل ہیں:

(ا) میں خیر پور میں ہوٹل کرتا تھا میرے کولھے میں اس شدت کا درد تھا کہ مجھے اٹھا کر گاڑی میں سوار کیا گیا۔ احمد دین ساکن کوٹلی کھوھارا میرا ہم سفر تھا۔ اگلے سٹیشن پر ایک مولوی صاحب میرے والے ڈبے میں سوار ہوئے اور میرے پاؤں کی طرف میرے والی سیٹ پر بیٹھ گئے میں از روئے ادب ان کی تعظیم کے لئے اٹھنا چاہتا تھا مگر مجبور تھا پھر بھی میں نے اپنی ٹانگیں سکیڑ لیں۔

میں نے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا تصور کر کے دعا کی کہ خیریت سے گھر پہنچ جاؤں اور ساتھ ہی میاں محمد صاحب کا یہ شعر پڑھا:

مرد ملے تے درد گواوے اوگن دے گن کردا
کامل پیر محمد بخشا لعل بناون پتھر دا

Marfat.com

پھر یہ شعر پڑھا:

جہناں عشق خرید نہ کیتا اینویں گئے وگتے

عشقے باجھ محمد بخشا کیہ آدم کیہہ کتے

یہ اشعار سن کر مولوی صاحب آپے سے باہر ہو گئے اور کہنے لگے کہ یہ تمہارے عشق اور یار کے نعرے ایسے ہی ہیں مجھ میں ایسا جوش پیدا ہوا کہ میں یک دم اٹھ کر بیٹھ گیا اور مولوی صاحب کا شانہ پکڑ کر انہیں جھنجھوڑنا شروع کر دیا اور ان کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ مولوی صاحب کہنے لگے کہ عشق حقیقی کیا ہوتا ہے اور عشق مجازی کیا ہوتا ہے؟

میں نے کہا اگر آپ لوگ وعظ کرتے ہیں اپنے حلوے مانڈے کے لئے تو یہ عشق مجازی ہے اگر اللہ کی رضا کے حاصل کرنے کے لئے وعظ کریں تو عشق حقیقی ہے۔

اس پر مولوی صاحب نے قرآن حکیم کی کوئی آیت پڑھی جس کا جواب میں نہیں جانتا تھا مگر معاً میرے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ مبارک نمودار ہوا جسے حاضرین میں سے کوئی نہ دیکھ سکا۔ فقط میں نے ہی دیکھا اس ہاتھ پر اس آیت کا جواب آیت قرآن میں لکھا تھا۔ میں نے وہ آیت جواب میں پیش کر دی۔ مولوی صاحب نے اس کے بعد دو تین آیات پڑھیں جن کے جوابات میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک سے پڑھ کر دیتا رہا۔

اسی ڈبے میں ایک شخص ابراہیم نامی بیٹھا تھا وہ خاصا پڑھا لکھا تھا۔ اس نے کہا

Marfat.com

کہ علمی طور پر مولوی صاحب لاجواب ہو گئے ہیں مگر وہ شکست تسلیم نہیں کریں گے۔

ساتھ ہی ابراہیم نے مجھے پندرہ روپے بطور نذرانہ بھی پیش کیے اور کہا کہ اگر اس وقت میرے پاس پانچ ہزار روپے بھی ہوتے تو میں آپ کی خدمت میں پیش کر دیتا حقیقت یہ ہے کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ اپنے ملنے والوں کی اسی طرح غائبانہ امداد فرمایا کرتے تھے۔

(۲) میں میلا رام کے کارخانہ میں ملازم ہو کر لاہور جانے لگا۔ اجازت حاصل کرنے اور سلام کرنے کی غرض سے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت عطا کی اور ارشاد فرمایا ''روٹی اپنی خود پکا کر کھایا کرنا'' چنانچہ میں آٹا ساتھ لے گیا کچھ دن تو ایک نوجوان لڑکا میرے آٹے کی روٹی پکا کر مجھے دیتا رہا اور میں کھاتا رہا میں خود روٹی پکانا نہیں جانتا تھا پھر ایک ماچھن نے یہ خدمت سرانجام دینا شروع کی۔ مگر جلد ہی اس نے میرے آٹے کی بجائے چنگے (اچھے) گاہکوں کے جمع شدہ آٹے کی روٹیاں مجھے دینی شروع کر دیں میں نے وہ روٹیاں دو تین دن ہی کھائی تھیں کہ مجھ پر عتاب ظاہر ہو گیا رات کو جب میں سویا تو میرے دائیں کان پر زور کا تھپڑ رسید ہوا جس سے مجھے سخت اذیت پہنچی میں چونک پڑا دیکھتا کیا ہوں کہ میری چارپائی کے قریب حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہیں میں نے چاہا کہ اٹھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے معانقہ کا شرف حاصل کروں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ فوراً غائب ہو گئے۔ اگلے روز میں نے رخصت حاصل کی اور خدمت اقدس میں حاضر ہوا

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ تنہا ہی تشریف فرما تھے مجھے دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا چہرہ مبارک ایک لمحہ کے لئے اپنی کملی مبارک میں چھپا کر تبسم فرمایا اور پوچھا کیا حال ہے میں نے وہ کان پیش کر کے عرض کیا حضور رحمۃ اللہ علیہ ابھی تک کان سرخ ہے جس پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تھپڑ رسید فرمایا تھا ارشاد ہوا کہ تم نے ہماری بات کب مانی تھی۔

(۳) میں جلال پور جٹاں میں بہ سلسلہ کار مقیم تھا میری اہلیہ بھی میرے ساتھ تھی جو حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی معتقد تھی۔ ایک دن عصر کے قریب آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نماز عصر ادا کرنے لگے تو میں نے اور میری بیوی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے کھانا پکانے کی تیاری شروع کر دی۔ جب خادم رسد خرید چکا تو میرے والے مکان کا مالک آ گیا اور بضد ہوا کہ تمہارے پیر صاحب کا کھانا میں پکاؤں گا کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے مکان پر تشریف لائے ہیں اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ میرے مہمان ہیں نہ کہ تمہارے۔ میں نے عرض کی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھ کر جواب دوں گا جب میں نے خدمت اقدس میں عرض کیا تو حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مالک مکان کی دعوت قبول فرمالی۔

مالک مکان نے میرا خریدا ہوا سودا مجھ سے لے لیا اور قیمت ادا کر دی۔ کھانا کھانے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کے گھر پر نہیں گئے بلکہ میرے والے مکان پر کھانا منگوا لیا جب کھانا تناول فرما چکے تو فوراً آپ رحمۃ اللہ علیہ کو قے ہو گئی

Marfat.com

اور سارے کا سارا کھانا من وعن باہر نکل آیا میں متردد ہوا۔ چاہتا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی طبیعت کی بحالی کے لئے کوئی دوائی لاؤں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے منع فرمایا اور کہا یہ کھانا ہمارے لائق نہیں تھا یہ ہمیں ہضم نہیں ہو سکتا تھا۔

(۴) میری بیوی کو آسیب کی شکایت ہوگئی علاقے کے حکیموں طبیبوں کے علاج معالجے کے بعد حکیم اجمل خان سے رجوع کیا۔ قیمتی ادویات مسلسل استعمال کرائیں افاقہ نہ ہوا آخر میں نے اپنے دوست محمد شاہ امام مسجد سے ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ تمہاری بیوی پر تو جن کا غلبہ ہے محمد شاہ صاحب نے جن کو حاضر تو کر لیا اس کا نام بھی دریافت کر لیا جو محمد اکبر تھا مگر اسے نکال نہ سکے اور چلتے ہوئے جن نے دو تین دفعہ یہ نعرہ لگایا ''محمد شاہ تے چین ہو گیا ای''

اگلے دن سویرے میں آپ قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں زمیندارہ ہائی سکول میں (تھار برن ہاسٹل) حاضر ہونے کی نیت سے گھر سے نکل کھڑا ہوا جب شاہ جہانگیر والی نالی اور سائیں کرم الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جھگی کے درمیان اونچے نیچے باجروں کے کھیتوں کے بنوں پر جا رہا تھا کہ ایک سفید ریش اور سفید سر والا معزز آدمی مجھے ملا جس نے مجھے عربی انداز میں السلام علیکم کہا۔

میں نے جواب دیا اور مصافحہ کیا جب ہاتھ کے پیچھے کلائی کو ٹٹولا تو ہڈی ندارد۔ میں نے سن رکھا تھا کہ جنات کے جسم میں ہڈی نہیں ہوتی بس مجھے تو پسینے آنے شروع ہو

Marfat.com

گئے اس نے مجھ سے پوچھا کہ کہاں جا رہے ہو۔ میں نے کہا اپنے پیر و مرشد کے پاس۔

حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ سے رات والا ماجرا بیان کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ راستے میں جو شخص تمہیں ملا تھا وہی محمد اکبر جن ہے جس کا تمہاری بیوی پر غلبہ ہے۔ ایک سیاہ رنگ کی لیرا اپنے گاؤں والے محمود شاہ صاحب کے پاس لے جاؤ اور انہیں کہو کہ عمل کریں محمد اکبر چلا جائے گا۔ میں رنگریز سے کپڑا رنگا کر لے گیا محمود شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے وہ کالا کپڑا لے کر آیا ہی تھا کہ جن غائب ہو گیا اور میری بیوی بھلی چنگی ہو گئی۔ اگلے دن میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور بتایا کہ محمد اکبر چلا گیا ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہاں یہاں بھی آیا تھا'' ہم نے اس سے پوچھا کہ تم کیوں اس بی بی کو تکلیف دیتے ہو وہ کہنے لگا حضور رحمۃ اللہ علیہ میں نے اس کو تکلیف تو کوئی نہیں دی میں تو فقط وہاں مقیم تھا کیونکہ مجھے اس گھر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سیدے شریف والے خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اور حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارتیں کرنے کا موقع مل جاتا تھا۔ کیونکہ یہ بزرگ ہستیاں اس خانہ پاک میں اکثر تشریف فرما ہوتی رہتی ہیں۔

Marfat.com

کارساز مابہ فکر کارما

Marfat.com

جناب چودھری اللہ دتہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کارساز ما بہ فکر کار ما

مجھے حضور علیہ الرحمۃ کی خدمت میں حاضری کی توفیق ۱۹۱۸ء سے ہوئی لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بہت وقت گزارا ہے اس دوران کے چند واقعات جو مجھے اس وقت یاد آئے ہیں یہاں لکھتا ہوں:

(۱) ہمارے گاؤں کوٹ قطب الدین میں پاکستان بننے کے بعد ۱۹۴۷ء سے ہر سال دریائے چناب کا پانی طغیانی کی صورت میں ہمارے رقبہ میں داخل ہو کر لاکھوں روپے کی فصلوں کا نقصان کر جاتا کہ باشندگان دیہہ مفلسی و فاقہ کشی کا شکار ہو جاتے۔ ۱۹۴۷ء کے بعد عرس حضرت خواجہ محبوب عالم صاحب سیدوی رحمۃ اللہ علیہ پر حاضر ہوا تو شب معراج کے اگلے دن یعنی عرس پاک گزرنے کے بعد جب لوگ حضور رحمۃ اللہ علیہ کو مل کر واپس گھروں کو جا رہے تھے اور اپنے لئے دعائیں کروا رہے تھے میں بھی اجازت حاصل کرنے حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تم نے دعا نہیں کروائی میں نے عرض کی حضور سنیں تو میں عرض کرتا ہوں چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے آگے اہلیان دیہہ کی بے بسی، فاقہ کشی، اور دریائے چناب کی طغیانی کا ذکر

Marfat.com

کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ چند منٹ مراقبہ کے بعد فرمانے لگے۔

''اللہ دتیا! ایہہ تے دس! بندیاں دی روزی داتینوں بہتا فکر اے یاں اونہوں جنے پیدا کیتا اے'' میں نے عرض کی حضور رحمۃ اللہ علیہ ''فکر تو اسی خالق کو ہے جس نے پیدا کیا'' فرمایا: ''بس جا چوہدری چلا جا آپے فکر والا فکر کرے گا''۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے ہمیں قدرت نے اس طغیانی سے نجات دلوائی ہیڈ خانکے کے جن بندوں کی وجہ سے طغیانی آتی تھی گورنمنٹ نے ان کے توڑنے کا حکم دے دیا اور اب اللہ کے فضل سے ہم اہل دیہہ خوش حال ہیں۔

(۲) ایک دفعہ حاضر خدمت ہوا حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا چوہدری سنا کیا حال ہے۔ بے ساختہ میرے منہ سے نکلا جناب ہماری بھینس (مرض بوامیں) سخت بیمار ہے۔ فرمایا: اس کا کچھ علاج کرانا چاہئے کسی حکیم کے پاس لے جاؤ۔ میں نے عرض کیا علاج تو ہم نے بہت کئے اس کو بہت کچھ دیا ہے اب تو اللہ ہی حکیم ہے۔ میری بات سن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ تبسم فرما کر بہت ہنسے اور فرمانے لگے چوہدری جاؤ تمہارا اللہ حکیم ہے تو تم کو کس بات کا فکر ہمارے پاس کسی قسم کا فکر اندیشہ لے کر نہ بیٹھا کرو۔ چنانچہ میں جب گھر واپس آیا تو بھینس درست تھی۔

(۳) ایک جمعہ کے روز بعد نماز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ معین الدین پور کے سادات نے سوال کیا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ ہماری گندم کی فصل کو چوہا بہت نقصان

Marfat.com

پہنچا رہا ہے دعا فرمائیں ہنس کر فرمایا شاہ صاحب وہ تو اپنی ہی برات کھاتا ہے تمہارا کچھ نہیں بگاڑتا۔ تمام سادات نے عرض کی حضور رحمۃ اللہ علیہ دعا فرمائیں وہ اپنا چھٹہ اور کسی جگہ جا نکالے اور یہاں سے چلا جائے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تھوڑی سی ریت دم کر دی کہ جا کر فصل میں پھینک دو۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا دوسرے ہی دن چوہا کوسوں دور بھاگ گیا۔

(۴) ایک دفعہ مجلس مبارک میں حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا چوہدری کیا حال ہے عرض کی حضور ہماری بھینس نئی شیر دار ہوئی ہے اور اس کا جام رگیا ہے ملتی نہیں۔ فرمایا: جا بھینس پئی ملے گی جب میں واپس آنے لگا عرض کی حضور رحمۃ اللہ علیہ! کوئی گٹ وغیرہ فرما دیں۔ فرمایا چوہدری کا گٹ نہیں ہوتا آؤ! اللہ بخش دھاگا لاؤ چوہدری کو میں گٹ کر دوں۔ میں نے عرض کیا میرا گٹ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے سے ہو گیا اب میں گٹ نہیں لوں گا چنانچہ جب میں گھر واپس آیا اور بھینس کے نیچے بیٹھا تو وہ رینگ کر مل پڑی۔

(۵) حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے قریب ایک گجری رہتی تھی وہ پانچ چھ دن متواتر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نماز فجر کے بعد وظیفہ پڑھنے کے وقت دست بستہ ہو کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھ جاتی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا مائی تم کو کیا ہے۔ عرض کرنے لگی مجھے عرصہ دراز سے آسیب کی شکایت ہے۔ میں جب عشاء کے بعد اپنی چارپائی پر لیٹتی ہوں وہ سفید

Marfat.com

ریش صورت میں میرے سرہانے کھڑا ہو جاتا ہے اور مجھے مارتا ہے۔ صبح تک میری ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں ہوش نہیں رہتی۔ میرے مکان میں پاخانہ بھر جاتا ہے سخت بدبو آتی ہے اور ٹوکری بھر غلاظت ہوتی ہے جو روزانہ باہر پھینکتی ہوں۔ میرے کوئی اولاد نہیں ہوتی میرے لئے دعا فرمائیں اس مصیبت سے نجات ہو۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تعویذ لکھ دیا فرمایا جا گلے میں ڈال لے چنانچہ اس دن کے بعد اس عورت کو کوئی تکلیف نہ رہی نہ ہی وہ جن کبھی آیا اللہ نے مصیبت سے نجات دے دی۔

Marfat.com

غوث الاعظمؒ کی تمناؤں کا مرکز

Marfat.com

جناب محمد صدیق صراف

غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تمناؤں کا مرکز

پہلا خط:

بخدمت جناب حضور پُرنور قبلہ وکعبہ حضرت مولانا سید حبیب اللہ دام اقبالکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ واضح ہو کہ بندہ کو آج سے پہلے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی کوئی معرفت نہیں تھی نہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کا نام تک میں نے سنا تھا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت میری خوش قسمتی کا ایک بڑا واقعہ ہے اور وہ اس طرح ہے کہ سید علی محمد تقی الہاشمی عرب جو بغداد شریف کے رہنے والے ہیں اور حضور پُرنور، تمام پیروں کے سرتاج دستگیروں کے دستگیر، محبوب سبحانی حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے دربار کے پڑوسی رہے ہیں۔ ہماری دکان پر پریشان حالت میں آئے میں نے دریافت کیا کہ شاہ صاحب! آپ کیوں پریشان ہیں؟ شاہ صاحب نے فرمایا کہ عربن بلا (بیوی) کی صحت خراب ہے اور ڈاکٹر لوگوں نے ہمیں مشورہ دیا ہے کہ اس کو جلد از جلد ٹھنڈے علاقے میں پہنچاؤ۔ میں نے کہا کہ شاہ صاحب پھر آپ کیوں نہیں لے جاتے؟ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہیں۔ میں نے کہا کہ کتنے درکار ہیں تو انہوں نے ہم سے ۱۵۰/ روپے قرض مانگے میں نے کہا آپ کب تک واپس دے سکتے ہیں؟ پکا وعدہ کریں انہوں نے کہا کہ پیسے عید تک آپ کو واپس دے دوں گا۔ پھر میں نے ۱۵۰/ روپے شاہ صاحب کو دے دیئے شاہ

Marfat.com

صاحب پارہ چنار چلے گئے۔

عید کے بعد شاہ صاحب واپس آئے تو وہ خود بھی بیمار تھے اوران کی بی بی عرب بن بھی بیمار تھی تو جب میں نے اس پریشان حالی میں ان کو دیکھا تو ان سے پیسوں کا مطالبہ نہیں کیا۔ان کی یہ حالت تھی کہ بیماری بھی تھی اور پاس ایک پائی بھی نہیں تھی نہ کھانے پینے کے واسطے اور نہ بیماری کا علاج کرنے کے لئے چنانچہ عرب صاحب نے مزید ایک سو روپے مانگے میں نے کہا میں دے دوں گا مگر آپ کب تک واپس کر دیں گے انہوں نے دس محرم کا وعدہ کیا پھر دس چھوڑ بیس محرم ہوگئی اوراب وہ دو دن سے لا پتہ ہیں۔

اس لئے میں نے اس واقعہ کا ذکر اپنے ایک دوست سے کیا جو میجر ہے اس نے کہا شاہ صاحب کے خلاف ہمارے مارشل لاء آفس میں مقدمہ درج کراؤاور میں نے اس سے پکا وعدہ کرلیا کہ شاہ صاحب کے خلاف مقدمہ درج کرادوں گا۔مگر اس رات کو جب میں بستر پر سویا اور یہ رات کے قریباً دو بجے کا وقت تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا باغ ہے جو دنیا کے ہر قسم کے فروٹ اور ہر قسم کے پھولوں سے سجا ہوا ہے میں حیران ہوگیا کہ یہ کیسا باغ ہے اندر گیا تو دیکھا کہ کئی قسم کی نہریں اور نہایت عالیشان کوٹھیاں وہاں موجود ہیں ذرا اور آگے قدم رکھا تو ایک بہت بڑا دروازہ دیکھا اس کے اوپر لکھا تھا

هذا مقام سيدنا

عبدالقادر جيلاني

Marfat.com

پھر میں نے دیکھا کہ اس کے نیچے ایک شخص عربی لباس پہنے ہوئے کھڑا ہے میں نے اس سے اندر جانے کی اجازت مانگی اس نے اجازت دے دی جب میں اندر پہنچا تو دیکھا کہ ایک کچہری لگی ہوئی ہے اور آدمیوں کا نام پکارا جا رہا ہے۔ میں بہت حیران ہوا اتنے میں میرے نام کی آواز آئی کہ محمد صدیق صراف پیش ہو۔ میں پیشی کے لئے ایک کمرے میں پہنچا تو اس میں اس قدر خوشبو تھی کہ میرا دماغ برداشت نہ کر سکا وہاں ایک شخص سبز لباس پہنے ہوئے بیٹھا تھا اور اتنا نورانی تھا کہ اس کے نور سے تمام کمرہ پُرنور ہو رہا تھا اس کے گرد کمرہ میں ہزار دو ہزار بزرگ بیٹھے ہوئے تھے اس سبز پوش بزرگ نے فرمایا ''تم مجھے نہیں جانتے'' میں نے کہا حضور! میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نہیں پہچان سکا اور میں بہت متحیر تھا اس پر اس پُرنور صورت والے نے کہا'' میرا نام عبدالقادر جیلانی ہے''۔

میں یہ جان کر بہت خوش ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے آگے بڑھا۔ بعد ازاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سید علی محمد تقی الہاشمی عرب ہمارا ہمسایہ رہا ہے اور اب تمہارے شہر میں آیا ہوا ہے اگر تم لوگوں نے اس کی عزت نہ کی تو گویا ہماری عزت نہ کی۔

تم ۲۵۰ روپے کے واسطے اس پر مارشل لاء کے دفتر میں مقدمہ درج کرانے کے لئے آمادہ ہو گئے ہو۔ مجھے اس سے سخت تکلیف ہوئی ہے ۔ میں نے عرض کیا'' حضور! ہم بال بچوں والے آدمی ہیں مگر پھر بھی میں نے صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ کی محبت کی بنا پر انہیں ۲۵۰/ روپے قرض دیا تھا تو حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا سید علی

Marfat.com

عرب ہاشمی کے ہمدرد ایک شخص ہیں اور وہ حد سے زیادہ ہمارے دوست ہیں اور ہمارے ساتھ ان کا بہت پیار و محبت کا رابطہ ہے مجھے ان سے بہت پیار ہے''۔

میں نے دریافت کیا کہ حضور ان کا نام کیا ہے تو حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ان کا نام مولانا سید حبیب اللہ ہے میں نے پتہ دریافت کیا تو فرمایا ''گجرات محلہ گیان پورہ ہے''

پھر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے حکم دیا کہ اس خواب کا واقعہ لکھ کر اپنے ملازم کے ذریعہ انہیں ارسال کرو اور ہماری طرف سے مولانا سید حبیب اللہ صاحب کو کہو کہ عرب شاہ صاحب کا قرض جس قدر جلد ہو سکے ادا کر دو یعنی مبلغ /۲۵۰ روپے۔

پھر جب میں نیند سے بیدار ہوا تو میں نے اسی وقت اس خواب کی سعادت اور حضور پُرنور غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی زیارت کی خوشی میں جناب شاہ صاحب کو پچاس روپے معاف کر دیئے البتہ بقیہ /۲۰۰ روپے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ادا کرنے پڑیں گے نیز شاہ صاحب اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملیں تو انہیں کہیں کہ اب وہ مجھ سے گھبرا کر اِدھر اُدھر نہ پھریں سیالکوٹ آ کر امن سے رہیں۔

خدا گواہ ہے کہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نہ شاہ صاحب سے سنا اور نہ کسی اور سے بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام اور پتہ مجھے حضرت غوث الاعظم علیہ الرحمۃ نے خود بتایا ہے اور میں نے ان کے ارشاد کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یہ خط تحریر کیا ہے اور پھر اسے اپنے ملازم کو دے کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا ہے۔

Marfat.com

مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملنے کا از حد شوق ہے مگر ابھی کاروباری مصروفیت کی وجہ سے حاضری سے محروم ہوں لہذا میرا ملازم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو رہا ہے اگر حضور رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارادہ ہو گیا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ شاہ صاحب کا قرض ادا کر دیں تو میرے ملازم محمد سائیں کو مبلغ دوصد روپے عنایت فرما دیں اور حضور غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کی تعمیل کر کے ثواب دارین حاصل کریں اور اگر میرے ملازم محمد سائیں پر اعتماد نہ ہو تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنا کوئی آدمی ہماری طرف روانہ فرما دیں ہمارا پتہ یہ ہے۔

محمد صدیق امجد حسین صراف بازاروان سوتری، متصل دودروازہ سیالکوٹ شہر۔

برائے مہربانی اس خط کا جواب جلد از جلد دیں تا کہ ہمارے ملازم کا وقت ضائع نہ ہو اور ہمیں اس خواب کے سچ ہونے کا ثبوت ملے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی دعا ہو

محمد صدیق امجد حسین صراف

بازاروان سوتری متصل دودروازہ سیالکوٹ شہر

جب یہ خط محمد صدیق صراف کے ملازم کے ہاتھ حضور قبلہ گاہی حضرت مولانا محمد حبیب اللہ علیہ الرحمۃ کو ملا۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جناب سکندر شاہ صاحب کو جو مسلم بازار گجرات میں چمڑے کا کاروبار کرتے ہیں اور آپ کی چرمی سوٹ کیس بنانے کی دکان ہے۔ ایک سو روپیہ دے کر سیالکوٹ بھیجا کہ وہ عرب سید علی الہاشمی سے مل کر تحقیق احوال کریں اور پتہ چلائیں کہ اس عرب نے تو حضور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کا پتہ محمد صدیق صراف کو نہیں دیا

Marfat.com

جب یہ ثابت ہو جائے کہ خط میں محررہ واقعہ درست ہے تو سو روپیہ محمد صدیق صراف کو دیدیں چنانچہ واقعہ کی تحقیق پر سکندر شاہ صاحب نے وہ روپیہ محمد صدیق صراف کو دے دیا ازاں بعد اس کا دوسرا خط حضور علیہ الرحمۃ کی خدمت میں آیا۔ وھو ھذا

دوسرا خط:

بخدمت حضور پُر نور جناب قبلہ سید حبیب اللہ سجادہ نشین دام اللہ بقائکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ قبلہ حضور عرض یہ ہے کہ کل شام کو قریباً دس بجے رات کو سکندر شاہ آکر ہم کو مبلغ ایک صد روپیہ دے گیا میں بہت مشکور ہوں۔

سکندر شاہ صاحب نے ہم کو کہا تھا کہ تمہیں ہمارے حضور کو خط لکھنے کی کیسے جرأت ہوئی؟ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ عرض یہ ہے کہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو واقعہ کی تفصیل چند یوم قبل لکھ کر اپنے خادم کے ہاتھ بھیج چکا ہوں حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک خواب نہیں بلکہ ایک کرامت ہے حضرت پیرِ پیراں غوث اعظم سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ العزیز کی، چنانچہ میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خط لکھنے کی جرأت ان کے حکم سے کی۔

دوسری بات یہ ہے کہ میں نے عربی صاحب کو اطلاع تک نہیں دی تاکہ عربی صاحب ہم سے حجت (جھگڑا) نہ کریں اور اس وقت عربی صاحب کو یہ پتہ تک نہ تھا کہ میں نے خط آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لکھا ہے اور اسے اپنے ملازم کے ہاتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بھیجا ہے مگر کل رات جب سکندر شاہ صاحب عربی کے گھر گیا اور ان سے ہمارا نام و پتہ

Marfat.com

پوچھا تب شاہ صاحب (عربی) کو پتہ چل گیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ خواب میں دیئے ہوئے حضرت پیر پیراں جناب غوث اعظم علیہ الرحمۃ کے حکم کی تعمیل کر رہے ہیں باقی میں ایک ماہ تک حاضر خدمت ہوں گا۔

تیسری بات یہ ہے کہ مبلغ سو روپیہ رہ گیا ہے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ادا کرنا ہے برائے مہربانی جس قدر جلدی ہو سکے ادا کر کے ثواب دارین حاصل کریں گے

بندہ اور اس کے تمام اہل خانہ اس واقعہ سے بہت متاثر ہوئے ہیں۔ والسلام۔

Marfat.com

حواشی

۱۔ یہ عربن قبلہ گاہی حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ علیہ الرحمۃ کے گھر میں مسلسل آتی رہی حتیٰ کہ بعارضہ ٹی بی ۱۹۶۵ء میں فوت ہوگئی (مرتب)

۲۔ حضور قبلہ گاہی علیہ الرحمۃ نے یہ رقم بھی تحقیق احوال کے بعد ادا کر دی اور سید علی تقی کو جس کی مستقل خبر گیری آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے منع کیا کہ اب اس صراف سے تعلق نہ رکھنا اور فرمایا اگر محمد صدیق مذکور کو اپنے خواب پر اتنا ہی یقین ہے اور اسے حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا اتنا ہی احترام ہے جتنا کہ وہ بیان کرتا ہے تو اسے چاہیے تھا کہ کل رقم سید علی تقی الہاشمی کو معاف کر دیتا۔ مگر یہ دنیا دار لوگ صرف اپنے پیسے کا احترام کرتے ہیں۔

غرض یہ کہ خواب کی حقیقت خواہ کچھ بھی ہو مقصود یہ واضح کرنا ہے کہ حضور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے غریب پروری کرتے ہوئے سید علی تقی الہاشمی کا دوصد روپیہ قرض ادا کیا اور یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی غریب پروری کی ایک ہی مثال نہیں ایسی مثالیں سینکڑوں ہیں۔

اس ضمن میں یہ روایت بھی پیش قارئین رہے کہ ایک شخص نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی

Marfat.com

خدمت میں عرض کیا کہ حضور یہ لوگ جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی خوابوں میں بزرگان دین سے ملاقاتوں کے قصے سنا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے رقمیں بٹورتے ہیں حقیقتاً ٹھگ ہیں۔تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً ارشاد فرمایا:

''اوہناں داناں لے کے مینوں کوئی لٹ کے وی کھا جاوے تے سودا مہنگا نہیں''

حقیقت یہ ہے کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کو حضرت غوث پاک سے بے پناہ عشق تھا اور خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وجود اطہر بھی غوث اعظم علیہ الرحمۃ کی خصوصی توجہ کا مرکز تھا۔اس کا ثبوت یہ ہے کہ تربیت کے ابتدائی ایام میں حضور خواجہ سیدوی علیہ الرحمۃ نے بھی ایک مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ قبلہ عالم کو مخاطب کر کے فرمایا تھا کہ مولوی صاحب! آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی تمناؤں کا مرکز ہیں۔میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تربیت میں اس عظیم البرکت ہستی کی توجہ خاص کو شامل دیکھتا ہوں۔

یہاں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ ایثار پیشگی صداقت عشق کی دلیل محکم ہے۔ محبت سود وزیاں سے ماورا حقیقت ارفع ہے۔

زیاں ہے عشق میں یہ ہم بھی جانتے ہیں مگر
معاملہ ہی کیا ہو اگر زیاں کے لئے

(مرتب)

Marfat.com

گفتۂ او
گفتۂ اللہ بود

Marfat.com

جناب فیض احمد فیض صاحب رحمۃ اللہ علیہ

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

حلیہ شریف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا قد مبارک میانہ تھا۔ سر اقدس درمیان سے صاف تھا۔ اردگرد کانوں کی لوتک (سنت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مطابق) چھتے تھے۔ بال مبارک نہایت باریک اور خوبصورت تھے۔ زیادہ سفید تھے اور کچھ سیاہ بھی تھے۔ ناک مبارک کھڑی تلوار کی مانند۔ آنکھیں بہت روشن اور نور سے مخمور، آنکھوں کی رنگت سفید، پتلی گہری سیاہ، رخسار مبارک نہایت حسین اور پیشانی فراخ اور خندہ، البتہ اس پر بائیں جانب رسولی کا گول ابھار تھا جو چاندی کے روپے کے برابر تھا کان مبارک باریک اور چہرے کے مطابق، لب مبارک نہایت باریک اور سرخ، گفتگو نہایت دھیمی، نرم، مختصر اور بامعنی داڑھی مبارک گنجان۔

خاندان اور وطن مبارک:

آپ رحمۃ اللہ علیہ سادات غزنی میں سے ہیں اور حضرت داتا گنج بخش علی بن عثمان ہجویری غزنوی رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں حضرت تاج الاولیاء مدفون غزنی کہنہ کی نسل سے ہیں۔ بادشاہ شہاب الدین غوری کے ساتھ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک جدامجد برصغیر وارد ہوئے وہ شاہی

Marfat.com

طبیب بھی تھے۔غوری لشکر کے ایک کمانڈر بھی تھے اور معروف عالم دین اور ولی اللہ بھی تھے۔ یہ خاندان دہلی میں مقیم رہا۔ یہاں تک کہ اورنگ زیب عالمگیر کا دور آیا تو اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک جد امجد حضرت مولانا سید محمد مستقیم قادری کو پرگنہ قلعدار ضلع گجرات پنجاب کا قاضی مقرر کر کے یہاں بھیج دیا۔

مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی درویشانہ طبیعت یہ منصب گوارانہ کر سکی چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چھ ماہ بعد استعفیٰ دے دیا۔اور موضع کھمبراں والا مقابل سمبڑیال ضلع سیالکوٹ میں وہاں کے نمبردار کی درخواست پر جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مرید ہو گیا تھا منتقل ہو گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار اب بھی وہاں درگاہ بابا روڈے شاہ کے نام سے زیارت گاہ ہے۔بادشاہ عالمگیر کو معلوم ہوا تو اس نے موضع سمبڑیال میں چھوٹی اینٹ کی ایک شاہی مسجد بنادی اور درس جاری کر دیا۔اس درس کے نام وسیع اراضی کر دی۔ یہ مسجد اب سمبڑیال میں ''جٹاں والی مسجد'' کہلاتی ہے اور سمبڑیال کے مغربی محلّہ میں موجود ہے۔ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اخلاق کا درس پنجاب کے ممتاز مدارس کی حیثیت سے دوسو سال سے زائد عرصہ ۱۹۰۰ء تک جاری رہا۔حضرت مولانا قاضی سید محمد مستقیم قادری کے تین فرزند تھے۔سب سے بڑے بیٹے سید احمد شاہ قادری علم وفضل اور حسن عمل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صحیح جانشین اور وارث تھے وہ یہاں سے موضع رائے پور کلاں تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر چلے گئے۔ یہ موضع رائے پور کلاں دریائے راوی کے کنارے ہے اور دریائے راوی کے دوسرے کنارے جو پاکستان میں ہے موضع بدوملہی کے مقابل ہے۔

Marfat.com

ازاں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ موضع رائے پور کلاں سے موضع جعفر کوٹ تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر منتقل ہو گئے۔ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تاج دین نمبردار کا دادا بابا سون لایا تھا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاص عقیدت مند اور مرید تھا۔ اس کی قبر بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے پاؤں کی جانب واقع ہے۔

موضع جعفر کوٹ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حسب ذیل اجداد ہوئے

(۱) قاضی احمد شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۲) مولانا محمد لطیف عرف بابا لدھے شاہ قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۳) مولانا حافظ محمد عظیم عرف بابا اللہ لوک قادری رحمۃ اللہ علیہ

(۴) مولانا حافظ سکندر شاہ عرف بابا نتھے شاہ قادری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

(۵) مولانا عطا محمد قادری سہروردی رحمۃ اللہ علیہ

مولانا حضرت سید محمد حبیب اللہ نقشبندی قادری رحمۃ اللہ علیہ مولانا عطا محمد قادری سہروردی کے فرزند ارجمند ہیں۔ موضع جعفر کوٹ میں سادات کے اس خاندان کا قیام قریباً دو سو سال رہا اور سمبڑیال کا عظیم درس ان کی تولیت میں رہا۔

موضع جعفر کوٹ کی وجہ تسمیہ:

اس موضع میں قدیم ترین درگاہ حضرت سید محمد جعفر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ہے یہ گاؤں ان کے نام سے منسوب ہے مگر یہ معلوم نہیں وہ کب آئے عوامی روایات میں ہے کہ یہ تین بھائی تھے

Marfat.com

(۱) بابا گھڑیالی شاہ۔ سید محمد جعفر شاہ۔ مدفون جعفر کوٹ

(۲) بابا جمالی شاہ۔ سید جمال الدین شاہ۔ مدفون نہرے داتھیہہ ضلع شیخوپورہ

(۳) بابا دھمالی شاہ۔ سید ناصر شاہ۔ مدفون بدوملہی

حضرت سید محمد جعفر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اولاد نہیں تھی اور نہ جعفر کوٹ گاؤں میں ان کے کوئی رشتہ دار موجود تھے۔

حضرت مولوی سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد کا حضرت سید محمد جعفر شاہ رحمۃ اللہ علیہ سے غلط انتساب:

بعض لوگوں نے میرے قبلہ عالم حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد کا سلسلہ نسب حضرت سید محمد جعفر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے جوڑا ہے جو قطعی طور پر غلط ہے۔ حضور علیہ الرحمۃ کے اجداد میں سے پہلے بزرگ حضرت قاضی سید احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ موضع جعفر کوٹ میں آباد ہوئے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد یہاں تین سو سال تک یعنی دور عالمگیری سے تقسیم پاکستان ۱۹۴۷ء تک رہے۔

حضرت پیرومرشد کا سلسلہ نسب غزنوی سادات سے متعلق ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں کی اولاد میں سے ہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے رشتہ دار ابھی تک دہلی میں موجود ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب محمود شاہ نامی ۱۹۶۰ء میں پاکستان آئے تھے اور

Marfat.com

میرے پیرو مرشد سے ملے تھے۔ وہ یہاں لاہور میں محکمہ ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن میں ایس ڈی او تھے۔ مگر یہاں تین سال قیام کے بعد واپس بھارت دہلی چلے گئے۔

حضور رحمۃ اللہ علیہ کا اسم شریف محمد حبیب اللہ تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نام مولانا عطا محمد رحمۃ اللہ علیہ تھا جد امجد کا حضرت میاں نتھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پڑدادا کا میاں اللہ لوک صاحب رحمۃ اللہ علیہ

میاں اللہ لوک صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تین بیٹے تھے (۱) میاں بدرالدین رحمۃ اللہ علیہ (۲) میاں نتھے شاہ رحمۃ اللہ علیہ (۳) میاں سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ میاں سکندر شاہ رحمۃ اللہ علیہ لا ولد انتقال فرما گئے۔ میاں بدرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک لڑکا تھا یعنی میاں عمرالدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، میاں نتھے شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دو بیٹے تھے (۱) میاں نبی بخش ان کی (۲) اور مولانا عطاء محمد رحمۃ اللہ علیہ۔ میاں نبی بخش رحمۃ اللہ علیہ کا شادی کے بعد انتقال ہو گیا۔ اور میاں عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ یعنی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے والد بزرگوار کا نکاح ان کی بیوہ بھاوج کے ساتھ کر دیا گیا۔ مولانا عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں چھ صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہوئیں عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ، عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ، عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ، محمد فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ محمد حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ، محمد حمد اللہ رحمۃ اللہ علیہ، زینب بی بی رحمۃ اللہ علیہا اور روشن بی بی رحمۃ اللہ علیہا۔

عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ اور عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ بچپن میں فوت ہو گئے عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ نے بارہ سال کی عمر پائی اتنی سی عمر میں صاحب تقویٰ و کرامت تھے محمد فقیر اللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ جڑواں ہوئے تھے مگر تین ماہ بعد فوت ہو گئے محمد حمید اللہ رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے چار

Marfat.com

سال چھوٹے تھے۔ ۱۹۵۸ء میں فوت ہوئے۔ ان کی اولاد موجود ہے۔

سنت یتیمی:

حضور رحمۃ اللہ علیہ ہادی طریقت کی عمر مبارک صرف ڈیڑھ سال کی تھی جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ دنیا سے کوچ کر گئیں اور پانچ سال کی عمر مبارک میں باپ کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے نکاح ثانی کیا جن سے حاجی محمد حمید اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ پیدا ہوئے جس دن حاجی صاحب یعنی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے بھائی پیدا ہوئے اسی دن آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد صاحب کی وفات ہوئی[1] آپ رحمۃ اللہ علیہ کی سوتیلی والدہ حاجی صاحب یعنی نوزائیدہ یتیم بچے کو ہمراہ لے کر اپنی گزر اوقات کے لئے اپنے میکے موضع رمداس شریف ضلع امرتسر میں چلی گئیں، اور حضور قبلہ عالم محمد حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ اپنے تایا میاں عمر الدین[2] صاحب کی سرپرستی میں جعفر کوٹ ٹھہرے۔

تعلیم:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پرائمری سکول بلہڑ وال تحصیل اجنالہ میں داخل کر دیا گیا اور وہاں سے پرائمری پاس کی۔ بعد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ صاحبہ حضرت زینب بی بی حضور رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے پاس مجیٹھہ شریف میں لے گئیں وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مڈل پاس کیا میٹرک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایم اے او ہائی سکول امرتسر سے پاس کیا ایف اے کی تعلیم پرائیویٹ حاصل کی جے اے وی کا امتحان اسلامیہ کالج ریلوے روڈ سے پاس کیا۔ بی اے کی کتب خریدیں۔ لیکن

Marfat.com

حضرت خواجہ صاحب سیدوی رحمۃ اللہ علیہ کے حسب ارشاد امتحان دینے کا ارادہ ترک کر دیا۔اس دور میں حبیبی پرورش سایہ خداوندی میں اپنی ہمشیرہ اور بہنوئی کی شفیق نظروں سے ہو رہی تھی[3]۔

بیعت:

حضور غریب نواز خواجہ سیدوی رحمۃ اللہ علیہ ان ایام میں محیٹھہ شریف کے نواح میں تشریف لائے تھے۔وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے بیعت کا شرف پایا۔ پھر آپؒ نے ۱۹۱۷ء میں گجرات کے زمیندارہ ہائی سکول میں ملازمت اختیار کی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ گرامی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ارشاد فرمایا: کہ اُدھر (سکول میں) بچوں کو پڑھاتے رہو۔اور اِدھر (گھر میں) لوگوں کو پڑھایا کرو۔

حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۱۷ء سے ۱۹۴۶ء تک گویا انتیس سال تک تدریس کی۔ پھر بوجوہ استعفیٰ دیا اور گھر تشریف لے گئے اور تبلیغ کرنا اپنا مستقل شیوہ فرمایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہائی سکول بعد میں شہر سے باہر کالج بن گیا۔ گجرات میں عرصہ ملازمت میں آپؒ اکیلے ہی رہے بچے اکثر محیٹھہ شریف رہتے تھے۔ پرائمری کی تعلیم حاصل کرتے وقت آپؒ ہمیشہ جماعت کے مانیٹر رہے اور ازاں بعد ایک امتحان میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سنہری تمغہ بھی حاصل ہوا تھا۔وقت کی پابندی کا یہ عالم تھا کہ ابتداء سے آخر تک دوران ملازمت میں ایک بار بھی لیٹ نہیں ہوئے۔ ہمیشہ وقت پر سکول پہنچے اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کسی ٹیچر کو بات

Marfat.com

چیت کرنے کا کبھی موقع نہ دیا اور ساری ملازمت میں کبھی دیر سے پہنچنے کی شکایت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت نہ ہوئی۔

لباس:

آپ رحمۃ اللہ علیہ عموماً سفید کپڑے کو پسند فرماتے تھے۔ گرمیوں میں قمیض اور چادر سفید، پگڑی سفید اور اوپر سے سفید دوپٹہ اوڑھے رہتے تھے۔ قمیض کے اوپر سادہ صدری پہنتے جو کبھی نہیں اتارتے تھے، موسم سرما میں گرم کوٹ، سویٹر، کمبل، زیب تن فرماتے یا کبھی کبھی سر مبارک پر لنگی بھی باندھتے تھے۔ نیز سردیوں میں ایک سیاہ کمبلی بھی مطابق سنت حضور پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اکثر موسم سرما میں اپنے اوپر رکھتے تھے۔

مجاہدہ:

رات کے گیارہ بجے نماز عشاء پڑھنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا اور رات کا باقی حصہ تلاوت قرآن پاک اور ذکر و فکر میں گزارتے تھے۔ دنیاوی بات چیت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں قطعاً نہیں ہوتی تھی شرعی مسائل کا ہر وقت دور دورہ تھا۔ سات سال کی عمر سے آپ رحمۃ اللہ علیہ پانچوں نمازیں پڑھنے کے عادی تھے۔

رفتار:

رفتار ایسی سبک تھی کہ زمین کو جنبش نہ ہوتی تھی اور اتنی تیز کہ دوسرے آدمی دوڑ دوڑ کر ملا کرتے تھے۔ بچپن ہی سے آپ رحمۃ اللہ علیہ لڑکوں میں کھیلتے نہیں دیکھے گئے۔ بلکہ اکثر دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

کو مسجد میں جھاڑو دیتے دیکھا گیا۔ بچپن ہی سے مستوں اور مجذوبوں کی ملاقاتیں شروع تھیں چنانچہ رائے پور کلاں کے مجذوب ماہی شاہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیٹھ ٹھونک کر کہا کہ "آپ بڑے لوگ ہوں گے"۔ طبیعت مبارک خاموشی پسند تھی۔ اگر مجلس میں کوئی آدمی کسی دوسرے بھائی کی بات شروع کر دیتا اور وہ حاضر نہ ہوتا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کو منع فرما دیتے۔

حد درجہ کے حلیم الطبع اور نرم دل تھے بڑے سے بڑا قصور بھی فوراً معاف فرما دیتے تھے۔ سخی اس قدر کہ کسی سائل کو نہ جھڑکتے تھے بلکہ سائلوں کے حد سے بڑھے ہوئے مطالبات کو بھی پورا کرنے کی کوشش فرماتے تھے۔ اپنے دنیاوی کام کی خاطر آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی تھانہ تحصیل یا کسی افسر کے سامنے تشریف نہیں لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی مبارک توکلی انداز کا مجسمہ تھی۔ میں نے ساری عمر حضرت صاحب کو اپنے خانگی امور کی تکمیل کے لئے تاکید کرتے نہیں سنا۔ جس حال میں مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رکھا۔ خوش رہے۔ اور جو کچھ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھیجا خوش ہو کر کھا لیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش مبارک بھی اکتوبر ۱۸۹۵ء؁ میں ہوئی۔ اور وصال مبارک بھی اکتوبر کے مہینے ۱۹۶۱ء میں ہوا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک ۶۷ سال ہوئی چار پانچ سال کی عمر میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ورد قل ھو اللّٰہ احد تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تایا زاد بھائی میاں ابراہیم صاحب سن کر گلے لگاتے اور فرماتے کہ یہ بچہ ہمارے خاندان کو روشن کرے گا۔

Marfat.com

حضرت خواجہ علیہ الرحمۃ کے بعض چشم دید حالات:

(۱) جعفر کوٹ جو حضور کا پہلا مسکن تھا۔ اس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے سامنے کی جگہ ہندوؤں کی ملکیت تھی۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کا صحن تنگ تھا بندہ اور بھائی تاج الدین اور بھائی محمد بخش جو میرے حقیقی اور بڑے بھائی ہیں تینوں نے مشورہ کر کے حضرت صاحب سے اجازت طلب کی کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ ناراض نہ ہوں تو کھتریوں کو بلا کر اس سفید جگہ کے متعلق پوچھیں۔ اگر وہ رضامند ہو جائیں تو خواہ وہ جگہ کے تبادلہ میں سفید جگہ لے لیں یا قیمتاً جگہ دیں۔ تو اس میں ایک چھوٹی سی بیٹھک تیار کر لی جائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بصد مشکل اجازت دے دی اور فرمایا کہ میں شامل نہیں ہوں گا۔ تم خود پوچھ لو۔ ہم نے بہت اصرار کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ صرف پاس بیٹھے رہیں ہم خود پوچھ لیں گے۔ چنانچہ کھتریوں کو بلایا گیا اور پوچھا گیا کہ یہ سفید جگہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دے دیں اور اس کے معاوضہ میں یا جگہ لے لیں یا نقد قیمت۔ تا کہ اس جگہ میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک بیٹھک تیار کی جائے جس میں مہمان بیٹھ جایا کریں۔ حضور کی آبادی خیر و برکت کا باعث ہوگی۔ کھتریوں میں سے رام رکھامل کھتری نے جو بوڑھا تھا کہا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ آباد ہو جائیں ہم خواہ برباد ہو جائیں۔ یہ بات سنتے ہی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ فوراً اندر مکان میں تشریف لے گئے ہم ان سے جھگڑتے رہے نتیجہ کچھ نہ نکلا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ نے فرمایا کہ ان کمینوں سے کیا مانگتے ہو میرا اللہ مجھے بہت کچھ دے گا۔

Marfat.com

بھائی تاج الدین نمبردار مرحوم کی عادت تھی کہ وہ کئی باتیں بھی بے جھجک حضور رحمۃ اللہ علیہ سے کر دیا کرتے تھے۔ وہ ہنس کر کہنے لگا کہ یا حضرت اس بڑی سی تسبیح کے ہر وقت چلنے کا اتنا اثر بھی نہیں کہ وہ کھتری ہماری بات کو مان لیتا چاہئے تو یہ تھا کہ جس وقت اس نے ایسے ترش الفاظ کہے تھے تڑک زمین پر گر پڑتا اور ہم اسے زمین پر سے اٹھاتے۔

اس پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تاج الدین درویش دنیا میں فتنہ خلق بن کر نہیں آتا بلکہ باعث رحمت ہوتا ہے اور اس میں ہماری اپنی غرض بھی ہے لیکن بھائی تاج الدین اپنی ہٹ سے باز نہ آئے اور وہی رٹ لگاتے گئے کہ حضور کھتری گستاخ تھا اسے ضرور کچھ دکھانا چاہئے تھا حضور رحمۃ اللہ علیہ مسکرا کر خاموش رہے اور تسبیح چلاتے رہے۔

پھر بھائی تاج الدین نے کہا کہ اس تسبیح کے چلانے کا کیا فائدہ جبکہ ایک بوڑھا کھتری بھی آپ کا قائل نہ ہوا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہنس کر ہمیں اٹھنے کا حکم دیا کہ جاؤ جا کر کام کرو۔ ہم تینوں باہر چلے گئے ابھی گھنٹہ یا کچھ زیادہ وقت گزرا ہوگا کہ رام رکھا مل کھتری کی بیوی جو چوبارے پر روٹیاں پکا رہی تھی پیڑا ہاتھ میں رہا اور یک لخت بیٹھی ہی مر گئی۔ سارے گاؤں میں اس اچانک موت کی شہرت ہوگئی۔ چنانچہ ہم تینوں بھی حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پہنچ گئے عرض کیا حضور ایسا ہو گیا ہے رام رکھا مل کی عورت یک لخت مر گئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ ہم نے تو کچھ نہیں کیا زبان کو قابو میں رکھا لیکن اس کا علاج کیا کہ کہنے والے کے الفاظ جو غیبی فرشتے سن رہے تھے

Marfat.com

انہیں غیرت آئی اور اس کے اپنے الفاظ پورے ہو گئے پھر تاج الدین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ لمےّ نکمےّ اب راضی ہو۔اس بے چارے کی عورت گئی اور وہ حقیقتاً برباد ہو گیا۔اور تمہاری دل لگی ہوئی۔ تاج الدین ہنستا تھا اور کہتا تھا کہ حضور اب پتہ چل جائے گا کہ درویش کے ساتھ گفتگو سمجھ سوچ کر کرنا چاہیئے۔

(۲) شریعت کا حضور رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر پاس تھا کہ ہمارے گاؤں جعفر کوٹ میں چار بھائی تھے جن میں سے ایک کی شادی ہوگئی۔چھوٹے بھائی نے اپنی بھاوجہ کے ساتھ ناجائز تعلقات پیدا کر لئے اور بیوی کے خاوند کو تعویذ وغیرہ کھلا دیئے وہ نیم پاگل سا ہو گیا۔سارے گاؤں میں یہ خبر عام ہو گئی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے کانوں تک بھی یہ بات پہنچ گئی حضور رحمۃ اللہ علیہ مجھے اور میرے بھائی محمد بخش اور بھائی تاج الدین تینوں کو ہمراہ لے کر ان کے کنوئیں پر چلے گئے ان کو بلا کر پوچھا کہ ایسا کیوں کرتے ہو ان میں سے ایک بھائی نے جواب میں کہا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ ساری پوچھ گچھ ہمارے اوپر ہی پڑ گئی ہے باقی سارا جہان بھی سب کچھ کر رہا ہے۔اتنی بات سنتے ہی حضور رحمۃ اللہ علیہ غضبناک ہو گئے چارپائی سے اٹھ کر کھڑے ہوئے اور اپنے عصا مبارک سے ان تینوں بھائیوں کو بہت زیادہ پیٹا۔ان پر ایسی وحشت طاری ہوئی کہ بیٹھے ہی مار کھاتے رہے اور کچھ کہنے کی مجال نہ ہوئی آخر عصا مبارک دو ٹکڑے ہو گیا اور وہاں سے گاؤں کو چل دیے اور ہم بھی پیچھے ہوئے۔

(۳) مولوی مرزا کشائش بیگ صاحب جو حضور رحمۃ اللہ علیہ کے پرائمری کے استاد تھے مجھے

Marfat.com

بتاتے ہیں۔ کہ مولوی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تمہارے پیر اپنی پانچویں جماعت کے مانیٹر تھے۔ میں نے امتحان سالانہ کے قریب آ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام دوسرے نمبر پر کر دیا۔ اور مانیٹر کسی دوسرے لڑکے کو بنا دیا۔ اگلے روز سکول نہ آئے تیسرے چوتھے روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تایا صاحب جن کا اسم گرامی میاں عمر دین تھا مولوی صاحب کو ہمراہ لے کر مدرسہ میں پہنچے اور فرمانے لگے کہ حبیب اللہ نے رو رو کر بے حال ہو رہا ہے اور مجھے کہتا رہا ہے کہ میرے ساتھ چل کر میرے استاد صاحب سے پوچھئے کہ کس وجہ سے میرا نام مانیٹری سے خارج کر دیا گیا ہے۔ مجھے بہت ہنسی آئی پھر میں نے بتایا کہ میں نے تو دانستہ طور پر آپ کا نام نیچے کر دیا تھا کہ پہلے سے زیادہ محنت کر کے زیادہ قابل ہو جائیں۔ آخر میں نے وعدہ کیا کہ مہینہ کے تھوڑے دن باقی ہیں شروع ماہ میں آپ کو مانیٹر بنا دیا جائے گا پھر آپ مان گئے۔

(۴) مرزا صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ جب سالانہ امتحان لینے کے لئے ڈسٹرکٹ انسپکٹر صاحب بابو نذر محمد خان تشریف لائے اور انہوں نے پانچویں جماعت کے تمام مضامین دیکھے خصوصاً فارسی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی قابلیت دیکھی تو حیران ہو کر مجھ سے پوچھا کہ حبیب اللہ کس کا لڑکا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ایک یتیم بچہ ہے جو جعفر کوٹ کا رہنے والا ہے۔ ان کی زبانی یہ بھی ثابت ہے کہ نماز کی پابندی اس وقت بھی حد درجہ تھی۔ یعنی سات سال کی عمر سے آپ رحمۃ اللہ علیہ باقاعدہ نمازی تھے۔

Marfat.com

(۵) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں بلہڑ وال میں ٹیچر تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ جگد یوخورد سے (جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نھیال تھے) تشریف لائے اور گاؤں جعفر کوٹ کو جا رہے تھے۔ بلہڑ وال راستہ میں پڑتا تھا۔سکول کے قریب اونچی جگہ پر ایک مسجد تھی جب حضور رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف لے آئے میں نے دیکھ لیا اور فوراً مسجد میں پہنچ گیا۔لیکن میرے پیر بھائی منشی نظام الدین صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب سے خائف ہو کر نہ آئے۔اس وقت سکول پرائمری سے لوئر مڈل بن چکا تھا اور بلہڑ وال کا ایک ہندو باشندہ ہیڈ ماسٹر تھا جو ہمارے جمعہ پڑھنے پر بھی ناراض ہوتا تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ نظام الدین نہیں ملا۔میں نے کہا کہ جناب ہیڈ ماسٹر اجازت نہیں دیتا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ آپ کو تنگ کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور تنگ کرتا ہے۔ مجھے فرمایا کہ یہ کلمات تین رات تک عشاء کی نماز کے بعد اس خبیث کا تصور کر کے پڑھا کرو۔دفع ہو جائے گا۔چنانچہ میں نے پڑھنا شروع کر دیا۔تھوڑے دن گزرے تھے کہ اس کی برادری میں سے ایک معزز شخص نے اس کے خلاف درخواست دی۔انکوائری ہوئی اور وہ وہاں سے خلچیاں مڈل سکول میں بطور سزا بدل دیا گیا۔یعنی راوی سے بیاس پر پہنچ گیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ سیف زبان تھے۔جو کچھ منہ سے نکلتا تھا قبول ہو جاتا تھا۔

(۶) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ گاؤں میں تشریف لے گئے ظہر کی نماز پڑھانے کے بعد ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور ہماری مسجد کا موذن بھائی نواب الدین بڑا

Marfat.com

نیک ہے۔ کنوئیں سے پانی مٹکوں کے ذریعے نکال کر مٹن کو جو آٹھ گھڑوں کی ہے پانی سے ہر وقت نمازیوں کے لئے پر رکھتا ہے۔ مگر جس دن ہم سے ناراض ہو جاتا ہے اس دن نہ اذان کہتا ہے اور نہ پانی وضو کے لئے مٹن میں ڈالتا ہے اس کا علاج کر دیں تا کہ ہمارے ساتھ روٹھنے نہ پائے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ مصلیٰ پر تھے بھائی نواب الدین کو آگے بلایا اور اس کی قمیض اٹھا کر لطیفہ قلب کا سبق اسے تلقین کیا اور تین پھونکیں لگائیں پھر اٹھ کر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز پڑھائی شام کی جماعت ہو چکی تھی کہ بھائی نواب الدین دھاڑ دھاڑ رونے لگا۔ وہ لوگ جنہیں خبر نہ تھی اسے پوچھنے لگے کہ تجھے کیا ہوا لیکن بتائے کون؟ آخر میں نے انہیں منع کر دیا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ دعا مانگ کر گھر کو چل دیئے۔ اور ہم بھی سب چلے گئے خدا معلوم وہ کس وقت گھر پہنچا۔ کئی دن اندر سے باہر نہ نکلا اکثر دفعہ میں نے ان سے پوچھا کہ بھائی جی آپ کو کیا ہوا۔ وہ زار وزار رونا شروع کر دیتا اور بتاتا کچھ نہ تھا میں چھوٹا تھا۔ بھائی نواب الدین مؤذن قریباً چالیس برس کا تھا اور میرا نزدیکی چچا زاد بھائی تھا۔ اور میرے ساتھ بہت پیار کرتا تھا۔ ایک دن میں لاڈ سے اس کی گود میں بیٹھ کر گلے لگ گیا سنا تو اس کے قلب میں سے اسم ذات کی آواز آتی تھی۔

(۷) قریباً سن ۲۲-۱۹۲۱ء کا ذکر ہے کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ اپنے گاؤں جعفر کوٹ میں تشریف لائے شام کی نماز کے بعد ہم سب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گرد اگرد دائرہ میں مراقب ہو گئے

Marfat.com

میرا حقیقی بھائی غلام محمد جو زیادہ کاروباری آدمی تھا بعد میں آیا اور نماز گزار کر سب سے پیچھے مراقبہ میں بیٹھ گیا۔ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ میں اتنے جوش میں الا اللہ کہا کہ ہم سب کا دھڑا کا نکل گیا۔ اور ایسے معلوم ہوا گویا بجلی آسمان سے گر پڑی بھائی غلام محمد جو سب سے پیچھے تھا۔ اس کی عجیب حالت ہوگئی۔ قلب زور زور سے چلنے لگا اور سانس رکنے لگا حلق خشک ہو گیا۔ میرے بڑے بھائی محمد بخش گھبرا کر اٹھے بھائی غلام محمد کی حالت بیہوشی دیکھ کر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا کر کہنے لگے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ غلام محمد بہت تکلیف میں ہے حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مراقبہ چھوڑا اور لوٹے میں پانی دم کر کے پینے کو دیا۔ لیکن لوٹا منہ کے ساتھ ٹکرا کر پیچھے ہٹ جاتا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اسی پانی کے چھینٹے منہ پر مارو چنانچہ ایسا ہی کیا گیا غلام محمد ہوش میں آ گیا دوسرے دن بھائی غلام محمد جو کہ ذکر کی لذت سے آشنا ہو چکا تھا پھر شام کے وقت جماعت سے نماز ادا کر کے مراقبہ میں شامل ہوا۔ تو اس کی حالت بدستور پہلے دن کی سی ہوگئی۔ تیسرے دن شام کو مراقبہ میں بیٹھتے وقت حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے التجا کرنے لگا کہ حضور میری حالت مجھ سے سنبھالی نہیں جاتی۔ خدا کے لئے میرا علاج پہلے کر لیں۔ مجھے بہت تکلیف ہوتی ہے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تین دفعہ اللہ، اللہ، اللہ۔ کہا اور مراقب ہو گئے ہم سب بھی توجہ میں بیٹھ گئے سارا وقت پوری خاموشی سے گزرا اور بھائی غلام محمد کے ہوش و حواس بالکل بجا رہے۔

(۸) آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شباب کا زمانہ بھی قابل رشک تھا اور ''در جوانی توبہ کردن شیوۂ

Marfat.com

پیغمبری'' کا جیتا جاگتا اور مثالی نمونہ تھا۔ فیوضات کا نزول اور فیضان کا ورود کثرت سے ہوتا تھا۔ شام کی نماز کے بعد تو سکرت کا شدید غلبہ ہو جاتا تھا۔ چنانچہ نماز کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ جسم مبارک کو زور زور سے دبوایا کرتے تھے۔ اس دوران میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرۂ پُرانوار کی تابانیاں لمحہ بہ لمحہ تبدیل ہوتی رہتی تھیں۔ حتیٰ کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ گھر جانے کا ارادہ فرماتے اور مسجد سے باہر تشریف لاتے تو جوتا پہننے کے لئے سہارے کی ضرورت محسوس کرتے۔ ایک دن میں نے انتہائی ادب سے عرض کی کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اس بیہوشی کا سبب کیا ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا فیض احمد! کچھ مت پوچھو! میرا مولا اس قدر کرم کرتا ہے کہ بدن چور چور ہو جاتا ہے اور سکرت غلبہ پالیتی ہے۔

(۹) منظور حسین سید میرا شاگرد تھا اور پیر بھائی بھی تھا۔ وہ پانچویں جماعت میں پڑھتا تھا ایک دفعہ حضور رحمۃ اللہ علیہ اپنے گاؤں جعفر کوٹ میں تشریف لائے، میں نے سید سمجھ کر سلسلہ میں داخل کروا دیا۔ پانچویں پاس کرنے کے بعد وہ اپنے گاؤں رائے پور کلاں ضلع امرتسر میں چلا گیا۔ یتیم بچہ تھا حسین اور ہونہار تھا کسی نے رحم کھا کر اسے چٹھی رسانوں میں بھرتی کروا دیا۔ اس کی شادی بھی ہوگئی اور قریباً بارہ پندرہ سال کے بعد وہ جعفر کوٹ میں میرے کنوئیں پر آیا۔ اتفاق سے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ گاؤں میں تشریف لائے ہوئے تھے میں نے اسے کہا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنا چاہیۓ وہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس نے جواب دیا کہ زیارت سے کیا فائدہ ہوگا۔ ہم یہ باتیں کر ہی رہے

Marfat.com

تھے کہ دیکھا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمارے کنوئیں پر تشریف لا رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ اب کہاں بھاگو گے وہ کہنے لگا کہ بھاگنے کی ضرورت نہیں آپ میرا اتا پتہ نہ بتائیں جس وقت میں ملا تھا۔ بالکل بچپن میں تھا اب اگر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے پہچان لیا تو قیامت میں بھی پہچان لیں گے۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ قریب پہنچ گئے پہلے میں ملا بعد میں وہ بھی ملا۔ جب اس نے حضور رحمۃ اللہ علیہ سے مصافحہ کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا کہ منظور کا بچہ کہاں سے آ گیا منظور حسین متحیر ہو کر شرمندہ ہو گیا۔

(۱۰) ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ گجرات سے مجیٹھہ شریف آئے ہوئے تھے بندہ اور بھائی محمد حسین مست دونوں مجیٹھہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنے گئے۔ بھائی مبارک علی جو محمد حسین مست کا بہنوئی تھا اور بیریاں والا متصل فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور کا رہنے والا تھا اس نے حضرت قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور میرے غریب خانہ میں تشریف لے چلیں۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو لینے آیا ہوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فیض احمد اور محمد حسین مست کو بھی ساتھ لے چلو پھر میں بھی چلوں گا مبارک علی ہماری منت کرنے لگ گیا۔ کچھ دیر اس کا یہ تماشا دیکھ کر ہم مان گئے کہ حضور ہم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں جائیں گے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے چلیں مبارک علی کو حکم ملا کہ جاؤ تانگہ لاؤ وہ تانگہ لے آیا۔ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ ہم تینوں بھی سوار ہوئے جب بیریاں والا پہنچے تو عصر کا وقت تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عصر کی نماز پڑھائی پھر پیر لاہوری شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو

Marfat.com

خاندان قادریہ کے بڑے بزرگ گزرے ہیں ان کے مزار پر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فاتحہ پڑھی اور مراقب ہو گئے۔ ابھی تھوڑا عرصہ ہی بیٹھے تھے کہ اٹھ کھڑے ہوئے باہر آ کر تمام درویشوں کو جو مزار کے مجاور تھے بلوایا اور پوچھا کہ تم نماز پڑھا کرتے ہو۔ ہر ایک نے باری باری جواب دیا کہ نہیں جناب۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ان پر بہت خفا ہوئے اور گاؤں والوں کو فرمایا کہ ان درویشوں کی نحوست سے اہل مزار بزرگ کی روح قبر میں نہیں ہے اگر یہ نماز روزہ نہ کریں تو ان کو کان سے پکڑ کر باہر نکال دو۔ سب درویشوں نے کانوں کو ہاتھ لگائے اور توبہ کی کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ ہم آئندہ نماز پڑھا کریں گے۔ پھر شام کی نماز میں وہ سب شامل ہوئے۔ ازاں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دوبارہ قبر پر مراقبہ کیا اور کچھ عرصہ تسلی سے بیٹھنے کے بعد دعا مانگی اور گاؤں کو چل دیئے راستہ میں ہمیں فرمایا کہ اب حضور رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک قبر میں موجود ہے۔ کشف قبور آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اس قدر تھا کہ اکثر دفعہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے قبر دیکھی اور فرمایا کہ خالی ہے اور کئی جگہ پر نشان قبر قائم کرنے کا حکم دیا۔

(۱۱) گجرات شریف کا واقعہ ہے اور نہایت معتبر روایت ہے کہ ایک دفعہ کرم الٰہی صاحب کانواں والے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہائی سکول کے پاس سے سڑک پر سے گزرے اور انہوں نے وہاں کھڑی ایک مجذوبہ کو ایک گھیا کدو دے کر بھیجا۔ کہ جاؤ اندر دو شخص کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جن کے سر پر لنگی باندھی ہوئی ہے ان کو یہ گھیا دے کر کہنا کہ خود کھانا اور کسی اور کو نہ دینا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مائی کو آتے دیکھ کر دوسرے کمرے

Marfat.com

میں چلے گئے کہ دوسرے ساتھی پر راز عیاں نہ ہونے پائے مجذوبہ وہاں بھی جا پہنچی اور عرض کیا کہ حضور یہ تحفہ بڑی سرکار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بھیجا ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دانستہ فرمایا کہ دوسرے صاحب کو بھیجا ہو گا مائی کہنے لگی کہ انہوں نے فرمایا تھا کہ لنگی والے صاحب کو دینا چنانچہ وہ دے کر چلی گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو تین دن بڑے مزے سے کھایا تیسرے دن ہنڈیا کو بھائی اکبر علی صاحب نے جو اب سندھی مولوی صاحب کہلاتے ہیں۔اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے صاحب اجازت ہیں چاٹ لیا چنانچہ ان کو اتنے زور کا بخار ہوا کہ بے ہوش ہو گئے اور کئی دن کے بعد شفایاب ہوئے۔

اس واقعہ کے کئی دن کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ایک مجذوب رات کے وقت آیا اور کہنے لگا کہ بڑی سرکار نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کچھ بھیجا تھا حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ ہاں بھیجا تھا اس نے پوچھا تو پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے کھایا فرمایا کہ ہاں کھایا وہ ناچتا کودتا چلا گیا کہ بابا بڑا زبردست ہے۔

(۱۲) اخفائے حال اس قدر تھا کہ جب شہر کے باہر زمیندارہ کالج بن گیا اور چوہدری محمد حسین صاحب ہیڈ ماسٹر تھے۔اس وقت مجھے گجرات شریف حاضر ہونے کا موقع ملا کچھ دن وہاں رہ کر بندہ اپنے غریب خانہ جعفر کوٹ چلا گیا اور ایک زبردست چٹھی ہیڈ ماسٹر صاحب کے نام پر براہ راست لکھ دی۔کہ آپ کے علاقہ میں ایک روحانی دریائے چناب فیض کی لہریں مار رہا ہے۔میں بہ حیثیت مسلمان بھائی ہونے کے آپ کو

Marfat.com

مطلع کرتا ہوں کہ آپ اس روحانی فیض سے محروم نہ رہ جائیں۔ایک چٹ معافی نامہ کی الگ لکھ کر لفافہ میں رکھ دی کہ اگر کوئی لفظ ایسا لکھا گیا ہو جو آپ کی شان کے شایان نہ ہوتو معاف فرمانا۔جب ہیڈ ماسٹر صاحب نے لفافہ کھول کر پڑھا تو وہ چھوٹی سی چٹ برآمدہ میں گر پڑی جو حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ آ گئی جب چٹ پر میرا نام پڑھا تو حضور تاڑ گئے۔کہ فیض نے کوئی نامعقول حرکت کی ہے۔میں اس وقت بلہڑ وال مڈل سکول میں ماسٹر تھا وہاں سے بڑے زبردست اور غضبناک الفاظ میں میرا جواب طلب کیا گیا کہ میں نے تاحال اپنا راز کسی ماسٹر تک آؤٹ نہیں ہونے دیا تھا۔تم نے بغیر میری اجازت کے ان پر میرا حال کیوں واضح کر دیا تجھے کیوں سلسلہ سے مردود نہ کیا جائے، میرے جسم پر کپکپی آ گئی اور روتے روتے معافی نامہ لکھا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ وفور محبت سے مجھ سے ایسی حرکت ہو گئی ہے۔آئندہ میری توبہ ہے اب کے معاف فرمائیں حضور حد درجے کے رحیم تھے فوراً واپسی معافی نامہ مجھے ملا، اور جان میں جان آئی۔

پھر میرے ہیڈ ماسٹر محمد شریف صاحب نے بھی میری سفارش کی تو ایک شفقت بھرا خط میرے نام پہنچا۔جب میں پھر گجرات شریف میں حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہیڈ ماسٹر صاحب کے چند بچے دم کروانے کیلئے حاضر تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دم کیا اور ہنس کر فرمایا یہ فیض کی شرارت ہے ورنہ میں ان لوگوں کے قابو میں نہ آنے والا تھا۔

(۱۳) بھائی محمد شاہ صاحب جو حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں زاد بھائی ہیں اور غلام

Marfat.com

بھی۔ فرماتے ہیں کہ سن ۲۷، ۱۹۲۶ء کا ذکر ہے کہ میں موضع ادھڑ تحصیل اجنالہ میں مدرس تھا حضور اپنی مدت کی مہجور والدہ صاحبہ کی ملاقات کے لے موضع گکھڑ جا رہے تھے کہ راستہ میں میرے پاس جگد یو بھی تشریف لے آئے۔ میں نے سواری کے لئے ایک سکھ سے اس کی گھوڑی پوچھی کیونکہ پیدل جانا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے شایان شان نہ تھا سکھ نے انکار نہ کیا گھوڑی اس وقت چھ سات سو روپے کی تھی اور اتنی سرکش کہ مالک کے سوا کوئی دوسرا شخص اس پر سوار نہ ہوسکتا تھا۔ میں گھوڑی کو پکڑ کر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں لے آیا ۔کیونکہ اسکے اوپر چڑھنے کی مجھے مجال نہ ہوئی اور اب خوفزدہ تھا کہ اس پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کس طرح چڑھیں گے حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مجھ سے پوچھا کہ کس بات کا غم کرتے ہو میں نے گھوڑی کی سرکشی بیان کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کوئی فکر کی بات نہیں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ آیت شریفہ سبحان الذی سخرلنا ھذا وما کنا لہ مقرنین (سورۃ الزخرف/ ۱۳) پڑھ کر گھوڑی پر سوار ہو گئے گھوڑی نے کان ڈھیلے کر لئے مگر تیز اتنی جا رہی تھی کہ میں ساتھ دوڑتا جاتا تھا اور پھر بھی پیچھے رہتا تھا حتیٰ کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ بخیریت موضع گکھڑ پہنچ گئے اب وہاں سے کچھ دیر بعد گھوڑی لے کر مجھے واپس جگد یو آنا تھا لہٰذا مجھے پھر وہی غم لاحق ہو گیا کہ میں اس پر کیسے سواری کروں گا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تسلی دی کہ فکر کی کوئی بات نہیں گھوڑی پر سوار ہو جاؤ اور اسے واپس لے جاؤ چنانچہ میں گھوڑی پر سوار ہوا اور آرام سے موضع ادھڑ میں لے آیا یہ سراسر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا باطنی تصرف تھا۔

Marfat.com

(۱۴) بھائی محمد شاہ صاحب ہی سے روایت ہے کہ ایک دفعہ بندہ اور میرے پھوپھی زاد بھائی عبدالحمید صاحب ہم دونوں حضرت صاحب کی معیت میں مجیٹھہ شریف سے جگد یوخورد کی طرف پیدل جا رہے تھے کہ موضع چمیاری سے گزر کر لق ودق میدان میں ہم رستہ بھول گئے سفر ابھی ۶ میل باقی تھا اور کوئی شخص نظر نہ آتا تھا۔ جو راستہ بتائے حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ نے سورۃ یسٓین پڑھنا شروع کیا خدا کے فضل وکرم سے ہم ازخود صحیح راستہ پر پہنچ گئے اور سفر اتنی جلدی ختم ہوا کہ شام کی نماز ہم نے جگدیو میں جا کر ادا کی۔

(۱۵) بھائی محمد شاہ صاحب ہی راوی ہیں۔ کہ اوائل ہی کا ذکر ہے کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ جگد یوخورد میں تشریف لائے شام کو نماز پڑھنے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں تشریف لے گئے لیکن واپس گھر میں نہ آئے ساری رات انتظار میں گزر گئی صبح دم معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ تمام رات مسجد ہی میں ذکر وشغل میں مشغول رہے تھے۔ اس سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ الیٰ اللہ کا اندازہ ہوسکتا ہے کیونکہ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حقیقی ہمشیرہ (روشن بی بی) کا گھر تھا مگر وہ رات آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی حقیقی ہمشیرہ کے گھر مہمان ہونے کے باوجود مسجد میں گزاری تھی۔

(۱۶) بھائی محمد شاہ صاحب مزید فرماتے ہیں کہ میرے بیٹے فیض محی الدین کو ریح کا درد شروع ہوا ڈیڑھ سال تک کئی ڈاکٹروں اور حکیموں کا علاج کیا مگر آرام نہ آیا۔ آخر اس کو گجرات شریف حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیج دیا درد بالکل کافور ہو گیا اور جو رخصت لی ہوئی تھی وہ اسے منسوخ کروا کر سکول میں حاضر ہو گیا۔

Marfat.com

(۱۷) حکیم محمد شریف صاحب ساکن ہرچو کی ضلع لاہور فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ بندہ گجرات میں حضور کی خدمت میں حاضر تھا حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے منڈی سے گندم لانے کا حکم دیا میں منڈی سے کچھ دانے بطور نمونہ لے آیا، اور نرخ بھی پوچھ آیا، حضور رحمۃ اللہ علیہ کو نمونہ دکھایا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ اگر گندم تمہارے خیال میں اچھی ہے تو ایک من لے آؤ میں بوری لے کر منڈی گیا ابھی کچھ دور ہی گیا تھا کہ ایک آدمی میرے پیچھے دوڑا گیا۔ اس نے کہا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ آپ کو بلاتے ہیں واپس حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہیں اس لئے واپس بلایا گیا ہے کہ یہ نمونے کے دانے گندم کی ڈھیری میں پھینک دینا غلطی سے یا دانستہ اپنی گندم میں نہ ملانا یہ مالک کا حق ہے۔ رزق حلال کی اس قدر جستجو تھی اور دنیاوی کاروبار میں اس درجے کے محتاط تھے۔

(۱۸) حکیم صاحب مذکور فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ گجرات شریف میں بندہ حاضر ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ ظہر کی نماز ادا کر کے بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص گجرات کے علاقے کا آیا۔ اس نے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بڑے عجز و انکسار سے کہا کہ حضور صبح میری نمبرداری کی تاریخ ہے آپ مقبول بارگاہ ہیں دعا فرمائیں کہ خدا میرے حق میں فیصلہ کر دے۔ آپ نے دست مبارک دعا کے لئے اٹھائے۔ بعد میں وہ شخص چلا گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بھولے لوگ نمبرداریاں لینے کے لئے فقیر کے پاس آجاتے ہیں وہ نہیں جانتے کہ پنساری کی دکان سے سبزی نہیں مل سکتی اور سبزی کی

Marfat.com

دکان سے جڑی بوٹیاں نہیں مل سکتیں جو سودا ہماری دکان میں ہے وہ نہیں مانگتے عصر کا وقت تھا کہ وہی شخص واپس آیا۔اور کچھ گوشت حضور رحمۃ اللہ علیہ کی نذر لایا۔سردی کا موسم تھا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ اس وقت مکان کی چھت پر دھوپ میں بیٹھے تھے وہ گوشت مجھے دے کر چلا گیا میں نے بغیر اجازت وہ گوشت مکان کے اندر پہنچا دیا جب حضور رحمۃ اللہ علیہ اوپر سے مکان میں آئے تو وہ گوشت حضور رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے پیش کیا گیا۔حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ گوشت کون لایا ہے انہوں نے عرض کیا کہ ہمیں علم نہیں حکیم محمد شریف نے اندر بھیجا تھا۔مجھے بلا کر پوچھا گیا کہ گوشت تم کہاں سے لائے میں نے عرض کیا حضور رحمۃ اللہ علیہ نام تو میں نہیں جانتا لیکن اتنا جانتا ہوں کہ ظہر کے وقت جس شخص نے حضور رحمۃ اللہ علیہ سے نمبرداری کی دعا کروائی تھی وہ شخص تھا،آپ رحمۃ اللہ علیہ ناراض ہوئے اور مجھے کہا کہ تم نے بغیر میری اجازت کے کیوں لیا اور کیوں اندر بھیج دیا میں نے عرض کیا حضور غلطی ہو گئی ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تمہاری سزا یہی ہے کہ گوشت دینے والے شخص کو ڈھونڈ کر لاؤ عصر سے شام تک میں نے اسے تلاش کیا وہ نہ ملا پھر صبح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے بھیجا کہ جاؤ ڈھونڈو میں گیا اور گھنٹہ دو گھنٹہ تک چکر لگاتا رہا مگر وہ مجھے نہ ملا واپس آ کر عرض کیا کہ حضور وہ نہیں ملتا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یہ گوشت لے جاؤ اور فتح محمد مستری کے گھر دے آؤ چنانچہ میں گوشت لے گیا اور ان کے گھر پہنچا دیا کچھ عرصہ بعد ان کے پاس بیٹھنے سے معلوم ہوا کہ ان کے بچے رات سے بھوکے تھے واپس حاضر خدمت ہوا عرض کیا کہ حضور دے آیا ہوں۔آپ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بہت خوش ہوئے کہ بہت اچھا ہوا ٹھ کانے لگ گیا وہ ہمارے کھانے کے قابل نہ تھا نمبرداری کا گوشت لوہار اچھی طرح ہضم کر سکتے ہیں۔ یہ تھی حضور رحمۃ اللہ علیہ کی نظر دور بین اور رزق حلال کی تلاش اور میرے لئے سبق۔

(۱۹) بھائی میاں خان ساکن کالرہ خاص تحصیل گجرات فرماتے ہیں کہ ۳۲-۱۹۳۱ء کا واقعہ ہے کہ میرے گاؤں میں ایک فوجداری ہوئی۔ تین چار زبردست آدمیوں نے ایک غریب آدمی کو اور اس کی ہمشیرہ کو اتنا مارا کہ ان کی ہڈیاں توڑ دیں مقدمہ دائر ہوا آخری حکم کی تاریخ تھی کہ مار کھانے والی عورت میرے پاس آئی اور رو کر کہنے لگی کہ آج حکم کی تاریخ ہے اور ملزم کہتے ہیں کہ ہم نے مجسٹریٹ کو مل لیا ہے ہم ان شاءاللہ آج بری ہو کر گھر آئیں گے اگر آپ میرے ساتھ چلیں تو میں قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں اپنی مظلومیت عرض کروں میں ان کے ساتھ چل پڑا حضور رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر پہنچے۔ مائی باہر کھڑی رہی اور میں اندر گیا۔ زیارت کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ دوسرا کون ہے میں نے عرض کیا کہ حضور ایک مظلومہ مائی ہے اس کو اور اس کے بھائی کو بہت چوٹیں لگی ہیں حضور ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ آج ان کے فیصلے کی تاریخ ہے ظالم مجرم زبردست ہیں۔ وہ انہیں ڈانٹتے ہیں کہ ہم آج بری ہو کر آیا ہی چاہتے ہیں پھر تمہاری خبر لیں گے حضور رحمۃ اللہ علیہ کپڑے پہن کر اسکول جانے کے لئے تیار تھے آپ رحمۃ اللہ علیہ مکان سے باہر نکل آئے ہم تینوں بھی ساتھ تھے ایک گلی کے موڑ پر آ کر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جا مائی

Marfat.com

کھلے دل جا ملزموں کو کڑیاں لگ گئی ہیں۔اور ایسی لگی ہیں جو ٹوٹنے والی نہیں یہ فرما کر آپؒ سکول چلے گئے مائی تاریخ پر حاضر ہوئی مجسٹریٹ نے بلایا اور پھر باہر بھیج دیا بارہ بجے کے بعد پھر مجسٹریٹ نے پولیس کو بلالیا۔اور ملزمان کو اندر بلا کر دو آدمیوں کو چھ چھ ماہ کی سزا اور تین آدمیوں کو تین تین ماہ کی سزائے قید کر دی۔ملزمان حیران رہے اور آہ وزاری کرنے لگے پھر انہوں نے سیشن کورٹ اور ہائی کورٹ تک اپیلیں کیں لیکن وہ سزا منسوخ نہ ہوئی اس واقعہ سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ حکم خداوندی کا درجہ رکھتے تھے جو ٹل نہ سکتا تھا۔

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

(۲۰) بھائی میاں خان صاحب فرماتے ہیں کہ ۱۹۱۸ء میں بندہ آزاد مسلم ہائی سکول گجرات میں پڑھتا تھا۔سید نور شاہ صاحب دولت نگر والے حضور رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور میرے استاد۔انہیں میرے ساتھ محبت ہوگئی وہ اکثر حضور رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر مبارک مجلس میں کیا کرتے تھے سید فضل شاہ صاحب معین الدین پور والے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف سن کر متاثر ہو گئے اور ارادہ کیا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کریں وہ سید نور شاہ صاحب کے ہمراہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور بیعت ہو گئے فضل شاہ صاحب کو حضور رحمۃ اللہ علیہ نے انگشت مبارک قلب پر رکھ کر صرف ایک ہی ضرب میں بیہوش کر دیا اور اتنی آگ ان

Marfat.com

کے اندر پیدا کر دی کہ جو شخص ان کے پاس بیٹھتا تھا بیہوش ہو جاتا تھا۔

اس وقت حضور رحمۃ اللہ علیہ محلّہ قصائیاں میں ملک محمد رفیع وکیل کے مکان میں مقیم تھے سید نور شاہ صاحب ایک دن مجھے بھی ہمراہ لے گئے۔ سید نور شاہ صاحب حضورؒ کی روٹی پکایا کرتے تھے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ابھی سکول سے تشریف نہیں لائے تھے ہم پہلے ہی مکان پر پہنچ گئے۔ سید نور شاہ صاحب آٹا گوندھنے لگ گئے ہانڈی آگ کے اوپر رکھ دی اور میں مرچیں کوٹنے لگ گیا۔ اتنے میں حضور رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے مجھے مرچیں کوٹتے دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اور شاہ صاحب سے پوچھنے لگے کہ یہ لڑکا کون ہے؟ شاہ صاحب نے فرمایا کہ میرا عزیز شاگرد ہے اور آپ سے اللہ اللہ سیکھنا چاہتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا کہ تم عشاء کی نماز کے بعد ۱۱ دفعہ درود شریف پڑھا کرو۔ اسم ذات دل میں ایک ہزار بار پڑھ لیا کرو۔ دس بارہ دن کے بعد بندہ پھر حاضر خدمت ہوا بیعت کی التجا کی حضور رحمۃ اللہ علیہ نے قبول فرما لیا چھ ماہ متواتر حاضر ہوتا رہا اس کے بعد میرے والد بزرگوار کا انتقال ہو گیا تعلیم مجھ سے چھوٹ گئی زمینداره کرنے لگ گیا۔ کام سے فرصت نہ ملتی تھی حضور رحمۃ اللہ علیہ کئی دفعہ میرے کنوئیں پر تشریف لے آتے تھے۔ سال بھر یہی دستور رہا۔ ڈیڑھ سال بعد میرے تایا صاحب بھی انتقال کر گئے میری حالت خراب ہو گئی۔ نماز چھوٹ گئی۔ آوارہ بچوں کے ساتھ ہو لیا ۲۷ سال تک میں دربار میں حاضر نہ ہوا۔ اس عرصہ میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کئی دفعہ میرے کنوئیں پر تشریف لائے مگر میں چوروں کی

Marfat.com

طرح چھپ جاتا تھا میرا مصلی نوکر انہیں کہہ دیتا کہ وہ یہاں نہیں ہے۔سارا گاؤں میرے مخالف ہوگیا میرا نام دس نمبری میں لکھا گیا۔دوسال کے بعد حضور شاہ دولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر جاتے ہوئے میرے دادا صاحب سے ملے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے میرا حال دریافت کیا انہوں نے میری گری ہوئی نامعقول حالت بیان کی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گھبرائیں نہیں ٹھیک ہو جائے گا مکرر فرمایا کہ ٹھیک ہو جائے گا۔پھر مقدموں کی مجھ پر بوچھاڑ ہوگئی بیوہ والدہ پریشان ہوگئی دوسال کے بعد حاضر ہوتے ہوئے ندامت بہت آتی تھی۔ایک دن اچانک حضور رحمۃ اللہ علیہ بازار میں مجھے مل گئے۔میں نے سلام عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ آ گیا ہے میں نے عرض کیا ہاں حضور آ گیا۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اللہ کا بندہ بن۔میری تمام حالتیں بدل گئیں تھانہ کے کاغذات گم ہوگئے میرے گھر اولاد نہ تھی میں نے عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بر حدیث دیگراں ایک صحابی حضرت انس رضی اللہ عنہ کا قصہ سنایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا سے ان کے بچے اور ریوڑ بے شمار تھے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی دعا سے میرے ہاں لڑکا پیدا ہوا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نام مشتاق احمد رکھا سال کے بعد وہ فوت ہوگیا پھر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی کہ اللہ نعم البدل عطا فرمائے۔اللہ تعالیٰ نے ڈیڑھ سال کے بعد پھر لڑکا عطا فرمایا پھر تین لڑکے اور عطا ہوئے۔غریبی بڑی تھی میری حالت بدلنے لگ گئی اور مخالف کہنے لگ گئے کہ پورا قطب بن گیا۔

حضور رحمۃ اللہ علیہ ہر سال مجھے فرماتے تھے کہ کسی ایسے زمیندار سے جس کے پاس

Marfat.com

زمین گروی نہ ہو گندم لے کر اپنے گھر رکھ لیا کرو اور چکی یا خراس سے پیس کر آٹا لے آیا کرو چنانچہ کئی سال تک یہ خدمت مجھے نصیب رہی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہر معاملہ میں بہت تقویٰ فرماتے تھے خصوصاً کھانے پینے کی چیزوں میں۔ ایک دفعہ مجھے ضعفِ جگر کی بیماری ہو گئی آپؒ کے پاس گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ تو مجھے مالش کیا کر چنانچہ میں جوں جوں مالش کرتا تھا میری حالت بدلتی جاتی تھی حضور رحمۃ اللہ علیہ کے لنگر کے سوکھے ٹکڑے کھانے سے میری طاقت بہت بڑھ گئی دن کے وقت کاشت کرتا اور رات حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہتا۔ ایک دن میں نے عرض کیا کہ اگر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے صبح کی اذان سے پہلے اجازت دے دیا کریں تو میری کاشت میں حرج نہ ہو گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرا کر خاموش رہے اور ختم شریف پڑھنے کا حکم دیا۔ جب پڑھ چکا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھتا جا اور جا کر ہل جوت۔ میں دو میل کا فاصلہ طے کر کے گھر گیا پھر وہاں سے مویشی لے کر کھیت میں پہنچا اور ازاں بعد ایک بیگھہ زمین جوت کر دیگر لوگوں کے ساتھ ہی کنوئیں پر پہنچا نہ وقت ضائع ہوا نہ دوسرے لوگوں سے پیچھے رہا۔ اس دن کے بعد میں ہمیشہ صبح کی نماز کے بعد چاروں ختم شریف پڑھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت لیتا تھا اور جا کر کاشت کا کام کرتا تھا کئی سال تک میرا یہی دستور العمل رہا۔

ایک دفعہ معین الدین پور میں ختم شریف تھا میں نے عرض کیا کہ رات کو میری کنوئیں کی باری ہے اگر میں نے رات کنواں نہ چلایا تو میری مونجی سڑ جائے گی آپؒ

Marfat.com

نے فرمایا تمہاری حاضری ضروری ہے۔ چنانچہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ختم شریف پر چلا گیا۔ دوسرے زمیندار نے کنواں جوڑ لیا مگر اس کی غلطی سے پانی میرے کھیت کو لگا رہا اور مونجی ساری کی ساری بھر گئی اگلے دن میں گاؤں گیا اور وہاں سے یہ خبر لے کر گجرات حضور رحمۃ اللہ علیہ کے پاس حاضر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغیر میرے بتانے کے فرمایا کہ تمہاری مونجی کی خشکی ابھی دور ہوئی ہے یا نہیں؟

حضور رحمۃ اللہ علیہ جب بھی ریل گاڑی پر سوار ہونے جاتے صرف دو تین منٹ پہلے چلتے ہم بیقرار ہوتے کہ گاڑی نکل جائے گی مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ بالکل فکر مند نہ ہوتے تھے۔ پھر جب ہم اسٹیشن پر پہنچتے تھے تو گاڑی ابھی کھڑی ہوتی تھی اور ایسا ہمیشہ ہوتا تھا ایک دفعہ ایک ایسے ہی موقع پر ہماری بے قراری کو دیکھ کر ایک بزرگ کا قصہ بیان فرمایا کہ کسی درویش کا ذکر ہے کہ وہ گاڑی کو کہا کرتے تھے مائی! ٹھہر جا۔ جب وہ سوار ہو جاتے تب گاڑی چلتی اس حکایت کو بیان کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کہ وقت درویش کے ماتحت ہوتا ہے۔

حضور رحمۃ اللہ علیہ جب تعطیلات میں مجیٹھہ شریف جاتے تھے تو ہمیں فرما جاتے تھے کہ فلاں تاریخ کو میں آؤں گا۔ ایک دفعہ مقررہ تاریخ کو کچھ وقت قبل میں اور بھائی اللہ بخش دونوں مکان مبارک پر گئے صفائی کی۔ ایک برتن میں لنگر کی پڑی ہوئی مٹھائی تھی جس کو کم از کم سال بھر کا عرصہ گزرا ہوگا اس کو اُلّی لگی ہوئی تھی یہ سوچ کر کہ اس کو پھینکنا بھی ٹھیک

Marfat.com

نہیں اور حضور رحمۃ اللہ علیہ کے استعمال کے قابل بھی نہیں اس لئے اسے کھا لینا ہی بہتر ہے۔ ہم دونوں نے کھالی۔ پھر اسٹیشن پر حضور رحمۃ اللہ علیہ کے استقبال کو گئے آپ رحمۃ اللہ علیہ گاڑی سے اترے ہمارے ساتھ مکان پر پہنچے پانی گرم کیا عشاء کی نماز پڑھی بعد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہی برتن جس میں مٹھائی تھی اس کو دیکھ کر فرمایا کہ اس میں مٹھائی تھی کہاں گئی ہم نے عرض کیا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ وہ نا قابل استعمال تھی ہم نے کھا چھوڑی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میری اجازت کے بغیر کیوں کھائی کیا یہ چیزیں لاوارث ہیں کان پکڑو ہم دونوں نے کان پکڑ لئے بعد میں حضور رحمۃ اللہ علیہ نے معاف کر دیا کہ چھوڑو آئندہ ایسا نہ کرنا۔ یہ تھا حضور رحمۃ اللہ علیہ کا نور باطن جس سے ہمارے غائبانہ افعال کی نگہداشت ہوتی ہے۔

(۲۱) حکیم محمد شریف صاحب سکنہ ہر چوکی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا ایک مہینہ کا عرصہ گزر گیا نہ ہی گھر میں اطلاع دی اور نہ ہی گھر سے کوئی خبر آئی والدین بہت گھبرا گئے۔ انہوں نے ایک جھوٹا خط لکھا کہ تمہاری والدہ کا آخری وقت ہے فوراً پہنچ جاؤ حضرت صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ ڈھوڈہ شریف گئے ہوئے تھے۔ حضرت صاحبزادہ حکیم محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خط پڑھ کر مجھے اجازت دے دی کہ تم گھر چلے جاؤ۔ میں نے کہا کہ ایک ماہ گزر چکا ہے اور اب میں بلا اجازت گھر چلا جاؤں یہ بات نامناسب ہے جو ہونا تھا ہو چکا ہوگا اب جا کر والدہ صاحبہ کی ملاقات تو ہو نہیں سکتی اس لیے میں نہیں جاؤں گا۔ تین چار دن کے بعد حضرت صاحب

Marfat.com

قبلہ واپس تشریف لائے میں حجرہ شریف میں اکیلا بیٹھا ہوا تھا دوپہر کا وقت تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ آ کر دروازہ میں کھڑے ہو گئے اور کہا کہ جو خط تمہیں گھر سے آیا ہے وہ مجھے دکھاؤ خط پڑھ کر مجھے فرمایا کہ تم اپنے گھر کیوں نہیں گئے والدہ کی ایسی حالت ہو اور تم لاپرواہی کرو۔ مجھے خوب ڈانٹا میں رونے لگ گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ میری گھبراہٹ دیکھ کر فرمانے لگے کہ فکر نہ کرو تمہاری والدہ صاحبہ بخیریت ہیں یہ خط جھوٹا ہے صرف تمہیں بلانے کا بہانہ ہے۔ اگلے دن آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اجازت فرمائی گھر میں پہنچ کر بالکل خیریت پائی چلتے وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ لوگوں کی لعن طعن پر فکر نہ کرنا جو تمہیں کچھ کہے گا وہ خود گرفتار ہو جائے گا چنانچہ لوگوں نے مجھے بہت کچھ کہا کہ اچھے پیر ہیں گھر گھاٹ ہی چھڑا دیتے ہیں۔ تھوڑے عرصہ بعد وہی طعن کرنے والے اشخاص بمعہ اپنی بیویوں کے سلسلہ میں داخل ہوئے اور گجرات شریف کا چکر در چکر لگانے لگے۔

(۲۲) بھائی محمد حسین صاحب مست جعفر کوٹی فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ حضور رحمۃ اللہ علیہ مجھے قبرستان میں ہمراہ لے گئے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ ان تین قبروں پر مٹی ڈالو حالانکہ وہاں کوئی قبر کا نشان نہ تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ یہ قبریں میرے بزرگوں کی ہیں۔

(۲۳) وہ راوی ہیں میرے اوائل زمانے میں تاج الدین نمبردار کے والد صاحب نے مجھے بھائی فیض احمد اور تاج الدین کو فرمایا کہ میری مانو تو مولوی حبیب اللہ صاحب کے بیعت ہو جاؤ کہیں جانے کی ضرورت نہیں اس کے بعد میں بیمار ہو گیا اور کثرت سے

Marfat.com

موٹی چیچک نکل آئی میرے دل میں حسرت پیدا ہوئی کہ خداوند بیعت ہونے کا موقع نہیں ملا خواب میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حسب معمول درود شریف اور کلمہ شریف پڑھنے کا حکم دیا جب میں تندرست ہوا اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ گاؤں میں تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور سب سے پہلے مجھے بیعت فرمانا آپ رحمۃ اللہ علیہ ہنس پڑے اور فرمایا کہ پہلے خواب والی بیعت ٹھیک نہیں میں نے اصرار کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمایا اور وہی وظائف فرمائے جو خواب میں فرمائے تھے۔

Marfat.com

حواشی

☆ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے گاؤں موضع جعفر کوٹ کے رہنے والے تھے۔ بلہڑ وال مڈل سکول میں جے وی ٹیچر رہے پھر تقسیم کے وقت پاکستان آئے اور چک رسیانہ کلاں تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد میں مقیم ہوئے ۱۹۶۹ء میں فوت ہوئے قدیم اہل سلسلہ میں سے تھے۔

۱۔ یکم نومبر ۱۸۹۹ء / ۲۵ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۷ء بروز بدھ سحری کے وقت بعمر ۳۶ سال موضع رمداس تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں فوت ہوئے (مرتب)

۲۔ میاں عمر دین صاحب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے سگے تایا نہیں تھے۔ بلکہ حضور کے دادا جان حضرت سید نتھے شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے بڑے بھائی میاں بدرالدین صاحب کے بیٹے تھے گویا میاں عمر دین حضور کے والد مولانا عطا محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تایازاد بھائی تھے (مرتب)

۳۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی ہمشیرہ حضرت زینب بی بی رحمۃ اللہ علیہا نے والدہ بن کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پرورش کی۔ ان کے شوہر حضرت میاں حرمت علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ قصبہ مجیٹھہ ضلع امرتسر کے چرچ مشن اینگلو ورنیکر مڈل (بعدازاں) ہائی سکول

Marfat.com

میں ایس وی ٹیچر تھے (مرتب)

۴۔ یہ تاریخ میٹرک کے سرٹیفکیٹ کے مطابق ہے ورنہ اصل تاریخ پیدائش ۹ جنوری ۱۸۹۵ء ہے۔

Marfat.com

گاھے گاھے باز

خواں آں قصہ پارینہ را

تازہ خواھی داشتن

گرداغ ھائے سینہ را

Marfat.com

سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ ۔اَمَّا بَعْدُ

گاہے گاہے باز خواں آں قصہ پارینہ را
تازہ خواہی داشتن گر داغ ہائے سینہ را

قبلہ گاہی عالی جناب، حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کی مبارک یادیں میرے قلب اور روح کی حیات اور حرارت کا انمول سرمایہ ہیں۔ جو فرصت کے لمحات میں بعض دفعہ ایک سیلاب کی صورت نمودار ہوتی ہیں اور میری ہستی ناتواں کے ہر تار و پود کو اپنی رو میں بہا دیتی ہیں۔اس سرمایہ گرانمایہ سے ذیل میں بعض حالات اور چند واقعات درج ہیں۔جن سے حضور رحمۃ اللہ علیہ کے علم و عمل کی راستی، صداقت، پاکیزگی، پر مائیگی اور اثر انگیزی کے علاوہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روحانی توجہ، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے تصرفات، دعوت و ارشاد میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے نبوغ واستمداد اور کمالات ولایت و نبوت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کامل رسوخ کی نشاندہی ہوتی ہے۔

Marfat.com

پہلا واقعہ:

ڈاکٹر محمد عزیز صاحب کے قبول اسلام اور ان کی استقامت علی الدین کے ایمان افروز واقعات

ڈاکٹر صاحب موصوف سے میرا تعارف

۱۹۲۳ء کا ذکر ہے کہ بندہ مسکین شیرانوالہ گیٹ لاہور کے اسلامیہ ہائی سکول سے میٹرک پاس کر کے اسلامیہ کالج ریلوے روڈ میں ایف ایس سی (F.Sc) میڈیکل کلاس میں داخل ہوا۔ اس کلاس میں میرے ساتھ ایک ہندو نوجوان نانک چند مہرہ بھی تھا۔ میں نے اس سے پوچھا کہ تم ہندوؤں کے سناتن دھرم کالج کو چھوڑ کر مسلمانوں کے اسلامیہ کالج میں کیوں داخل ہوئے؟ اس نے جواب دیا کہ ہمارا گھر اس کالج کے قریب چوک دال گراں والی جامع مسجد کے پاس واقع ہے۔ مگر اس کے اس جواب سے نہ جانے کیوں میرا دل مطمئن نہ ہوا اور مجھے ایسا احساس ہوا کہ اس نوجوان نے میری بات کا صحیح جواب نہیں دیا ہے اور محض ٹال دیا ہے۔

ازاں بعد ہمارے تعلقات بڑھے اور گہرے ہو گئے تو بندہ یہ جان کر حیران رہ گیا کہ اس ہندو نوجوان کو نماز مکمل طور پر یاد ہے۔ اسے اسلام کے بنیادی عقائد اور ارکان کے بارے میں خاصی معلومات حاصل ہیں، اور اس کا قریبی حلقہ احباب ہندو طلبہ کی بجائے مسلمان طلبہ پر مشتمل ہے۔ ایک دن اس نے مجھے بتایا:

Marfat.com

میں مختلف مذاہب کی کتابوں کا مطالعہ کر چکا ہوں اور میں نے ان کی تعلیمات کے متعلق اور ان کے پیروؤں کے کردار و عمل کی صداقت کے بارے میں خوب تحقیق کر لی ہے۔ میں ہندوؤں کے تمام بڑے بڑے تیرتھوں میں گیا ہوں اور میں نے وہاں مہاتماؤں اور گروؤں کے حالات بچشم خود دیکھے ہیں۔ جو دن کے وقت تپسیا کا روپ دھارے رہتے ہیں مگر تمام رات عیش و عشرت اور رنگ رلیوں میں بسر کرتے ہیں۔ چنانچہ اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ برحق مذہب صرف اسلام ہے۔

ڈاکٹر صاحب کا قبول اسلام اور واقعہ بیعت:

ازاں بعد اس نے مجھ سے درخواست کی کہ میں اسے کسی ایسے شخص سے ملاؤں جس میں بوئے اسلاف صالحین موجود ہو۔ بندہ اسے لے کر قبلہ گاہی حضرت صاحب عالی جناب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گجرات شریف حاضر ہوا۔ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صورت مبارک دیکھتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حقانیت کا قائل ہو گیا۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک پر پہلے باقاعدہ دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ اور ازاں بعد فوراً سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ میں بیعت اور توسل کی دولت سے سرفراز ہوا۔ قبلہ عالی جناب نے اس کا اسلامی نام محمد عزیز رکھا۔

میں حیران تھا کہ یہ شخص آتے ہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حقانیت کا قائل ہوا۔ اسلام لایا

Marfat.com

اور پھر جھٹ پٹ بغیر مزید غور وفکر یا تحقیق کے بیعت بھی ہوگیا۔ چنانچہ جب ہم تنہا ہوئے تو میں نے اس کے سامنے اپنے اس احساس کا اظہار کر کے اس سے پوچھا۔ آخر تم نے ہمارے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو کیسا پایا؟ اس نے بے درنگ اور برجستہ جواب دیا۔ ایسی مقدس صورت حق وراستی کے سوا (اور کچھ) نہیں ہوسکتی۔

میں اس کے اس جواب باصواب سے اپنے دل میں سخت شرمندہ ہوا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ایمان وایقان کا جو درجہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی صرف چند لحظہ کی صحبت سے اسے میسر آیا تھا مجھے چند سال کی صحبت کے باوجود اس کا شعور نہیں تھا۔ پھر ایکدم میرا خیال منتقل ہوا تو مجھے یہ جان کر بڑی خوشی ہوئی کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ظاہری صورت کے تقدس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حقانیت کو واضح کرنے میں جو اثر میرے دوست پر مرتب کیا ہے۔ یہ براہ راست مشکوٰۃ نبوت سے مقتبس ہے چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں درج ہے۔

عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم الْمَدِيْنَةَ جِئْتُ، فَلَمَّا تَبَيَّنْتُ وَجْهَهُ، عَرَفْتُ اَنَّ وَجْهَهُ لَيْسَ بِوَجْهِ كَذَّابٍ[1]

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن سلامؓ سے روایت ہے: جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے بعد مدینہ منورہ تشریف لائے تو اور لوگوں کے ساتھ میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کے لئے مدینہ سے باہر آیا۔ جب کچھ دور سے مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک واضح ہوا، تو میں نے جان لیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک

Marfat.com

کوئی جھوٹا چہرہ نہیں ہے۔

حضرت مولانا روم علیہ الرحمۃ نے اس مضمون کو کس خوبی سے ادا کیا ہے

چوں ترا دیدم محالم حال شد جان مستغرق اجلال شد

ترجمہ: میں نے جب آپ ﷺ کو دیکھا تو (انسان کامل کی تلاش کے بارے میں) میری مشکل حل ہو گئی اور میری روح (آپ ﷺ کی) عظمت اور بزرگی کے سمندر میں غرق ہو گئی۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ اِذْ قَالَ جَلَّ جَلَالُهٗ:

سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ (الفتح ۲۹)

ترجمہ: کثرت سجود کے اثر سے ان کی پیشانیوں پر نشان پڑے ہوئے ہیں

حضور قبلہ گاہی فداہ ابی وامی اس معنی میں یہ شعر پڑھا کرتے تھے

مرد حقانی کی پیشانی کا نور کب چھپا رہتا ہے پیش ذی شعور

قرآن حکیم اور اس کا ترجمہ و تفسیر پڑھنے کی طرف ڈاکٹر صاحب کی توجہ:

الغرض محمد عزیز میرے ساتھ قرآن حکیم اور اس کا ترجمہ و تفسیر میرے استاد قبلہ حافظ جمال الدین صاحب سے پڑھنے لگ گیا[۲]۔ اور گاہ گاہ قبلہ حافظ صاحب مذکور کی مسجد میں اذان بھی کہنے لگا۔ اب خبر چھپی نہ رہی اور اس کے خاندان کے بزرگوں تک پہنچ گئی کہ ان کا چراغ خانوادہ دولت اسلام کا حلقہ بگوش ہو گیا ہے۔

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب کا خاندان اور ان کے اکابر:

محمد عزیز کے دادا حکم چند بھی وکیل تھے۔ اور لاہور ہائی کورٹ میں پرانی ساکھ اور نمایاں قابلیت کی بنا پر معروف تھے اور اس کے والد نہال چند کینٹب یونیورسٹی (Cantabe University) سے ایل ایل بی کی ڈگری لائے تھے۔ اور وہ بھی لاہور ہائی کورٹ ہی میں وکالت کرتے تھے۔

یہ خاندان لاہور کے ہندو رؤساء میں سے تھا۔ اور اس کی خاندانی جدی حویلی گمٹی بازار کے چوک میں بائیں ہاتھ ایک پانچ منزلہ فلک بوس عمارت تھی۔ اس کی اوپر کی چھت سے دریائے راوی صاف نظر آتا تھا۔ اب تقسیم کے ہنگاموں کی نذر ہو کر برباد ہو گئی ہے۔ لالہ حکم چند یہیں رہتے تھے۔ لالہ لعل چند بیرون لوہاری دروازہ میں رہائش پذیر تھے اور لالہ نہال چند اول نکلسن روڈ پر، پھر شملہ پہاڑی کے پاس اس کوٹھی میں جو پاکستان ٹیلی ویژن سٹیشن کے مقابل ہے اور ازاں بعد میکلوڈ روڈ پر قیام پذیر ہوئے۔ جہاں سے ۱۹۴۷ء میں مع اہل وعیال دہلی چلے گئے۔

محمد عزیز کے دادا اور تایا دونوں سخت متعصب تھے مگر اس کے والد اس وجہ سے کہ ولایت پلٹ تھے اور اکثر بلاد عالم میں گھومے پھرے تھے آزاد خیال تھے۔ چنانچہ وہ محمد عزیز کے دادا اور تایا کے برعکس اپنے بیٹے کی حمایت کیا کرتے تھے۔ اور اکثر کہا کرتے تھے جوانی میں (مذہبی آزادی) سب جائز ہے بیٹا بڑا ہوگا تو خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب کو شدھ کرنے کی مساعی

(ا) دولت اور رشتہ کی پیش کش:

الغرض لاہور کے اس ممتاز ہندو علمی گھرانے کا ہونہار چشم و چراغ جب آبائی دین کو ترک کر کے اسلام سے مشرف ہوا۔ تو رام گلی میں جو اس زمانے میں مکمل طور پر ہندو آبادی پر مشتمل تھی اور کراڑیہ اشخاص کا مسکن تھی شور پڑ گیا۔ اور نوبت یہاں تک پہنچی کہ کراڑیہ دوکانداروں کا ایک وفد ایک لنگڑے کراڑیہ بیاجی کی زیر سرکردگی محمد عزیز کے دادا اور والد کے پاس آیا تا کہ ان کو سمجھائے اور نوجوان محمد عزیز سے ملاقات کرے[۳]۔ مگر نوجوان کے والد صاحب نے وفد کو اپنے بیٹے سے ملاقات کی اجازت نہ دی۔ اس پر اس کے دادا حکم چند اصرار کرنے لگے کہ وفد کو لڑکے سے ملاقات کرنے دی جائے۔ جب یہ بات چیت اور ردوقدح جاری تھی میں محمد عزیز کی کوٹھی کے ڈرائینگ روم میں اس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ محمد عزیز کی اپنے دادا سے چپقلش تبدیلی مذہب کی بنا پر اکثر رہتی تھی۔ اس وقت اس نے جب دیکھا کہ اس کے والد انکار کر رہے ہیں کہ وفد ان کے بیٹے سے ملاقات نہ کرے اور اس کے دادا اصرار کر رہے ہیں کہ ملاقات ضروری ہے۔ تو محمد عزیز نے میرا بازو پکڑا اور مجھے ساتھ لئے کمرے سے باہر آ کر ان کے سامنے کھڑا ہو گیا اور پھر ان سے مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ لو! میں یہاں موجود ہوں کہو کیا بات ہے؟ وفد کے سربراہ لنگڑے بیاجی نے کہا نانک چند جی! ہم صرف یہ پوچھنے آئے ہیں کہ آپ جو مسلمان ہوئے ہیں تو آپ نے اسلام میں کیا خوبی دیکھی ہے؟ محمد عزیز نے فوراً اور برملا جواب دیا میں بغیر کسی دلیل کے مانتا ہوں کہ اسلام برحق ہے۔

Marfat.com

اس آریہ نے جب یہ مسکت جواب سنا تو کہا اس جواب کے بعد اب مزید کوئی بات چیت نہیں ہو سکتی۔ پھر ذرا توقف کے بعد نہایت ڈھٹائی سے بولا نانک چند جی! اگر آپ واپس شدھی ہو جائیں تو میں بیس ہزار روپیہ اور اپنی لڑکی آپ کو دینے کو تیار ہوں۔ اس پر محمد عزیز نے جواب دیا میں تمہارے روپیہ پر اور تمہاری لڑکی پر پیشاب کرتا ہوں۔ اور کسی صورت اسلام سے برگشتہ نہیں ہو سکتا چنانچہ وفد ناکام واپس ہو گیا۔

ڈاکٹر صاحب پر ''بھیرون'' کو مسلط کرنے کی ناکام کوشش:

محمد عزیز کا تایا لالہ لعل چند مہرہ ''بھیرون دیوتا'' کا ایک بڑا پجاری اور بھگت تھا اور اک تارا کنگ بجا کر اور کچھ بھجن گا کر اسے حاضر کر لیا کرتا تھا۔ ایک دن اس نے غایت تعصب سے اپنے دھرم کے ننگ و ناموس کی بقا اور خاندانی وقار کے سوال پر اپنے دیگر رشتہ داروں سے مشورہ کر کے محمد عزیز کے خلاف سازش کی کہ بھیرون کو حاضر کر کے اس کے ذریعہ محمد عزیز کو تنگ کیا جائے تاکہ وہ لاچار ہو کر اسلام کو ترک کر دے۔ مگر جب محمد عزیز کو اس سازش کا پتہ چلا تو اس نے اپنے تایا جی کو واشگاف الفاظ میں کہہ دیا تایا جی! میں جب تک یہاں ہوں بھیرون حاضر نہ ہو گا اور نہ میرے سامنے آئے گا اور ہوا بھی یہی اس کے تایا جی نے بھیرون کو حاضر کرنے کے لئے لاکھ جتن کئے مگر بھیرون حاضر نہ ہوا۔

یہاں تک کہ ایک دن انہوں نے محمد عزیز کے اس طعنہ پر کہ اب بھیرون کیوں حاضر نہیں ہوتا۔ نہایت جھنجھلا کر جواب دیا۔ اس واسطے کہ تم مسلمان ہو گئے ہو۔ بھیرون تم

Marfat.com

سے ناراض ہو گیا۔

مگر اصل بات یہ تھی کہ قبلہ حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کی کامل توجہ ہر وقت عزیز کے شامل حال تھی۔ جس کے سامنے بھیرون بے بس تھا۔

قُلْ جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقاً

(الاسراء ۸۱)

ترجمہ: اور کہہ دو کہ حق آ گیا اور باطل نابود ہو گیا۔ بیشک باطل نابود ہونے والا ہے۔ (فتح الحمید)

ڈاکٹر صاحب کے تعلیمی حالات:

یہ شخص محمد عزیز بلا کا ذہین تھا۔ اور اس کا حافظہ اس غضب کا تھا کہ وہ فزکس اور کیمسٹری کی کتابوں کے مشکل ترین اسباق کا ایک صفحہ محض ایک بار پڑھنے کے بعد من وعن سنا دیتا تھا مگر اب کالج لائف میں پہنچا تو اس کے اندر ایک انقلاب رونما ہوا جس سے اس کی پڑھائی بھی متاثر ہوئی۔

اس دور میں وہ اور میں دونوں اکثر اوقات اکٹھے رہتے تھے۔ یہاں تک کہ میں اس کی کوٹھی پر رات کے دو بجے تک بھی رہا۔ پھر جب واپس ہوتا تھا تو اس رات گئے رام گلی سے گزرتا تھا جو سراسر ہندوؤں کی آبادی تھی۔ مگر یہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ تھی کہ میں کبھی خائف نہ ہوا اور خائف کیوں ہوتا؟ میرے ساتھ حضور رحمۃ اللہ علیہ کا معاملہ اس طرح کا تھا

Marfat.com

کہ اگر کوئی ایسی ویسی بات ہوتی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ از خود مجھے پیشگی آگاہ فرما دیتے

کبھی ایسا نہ ہوا ان کے کرم کے صدقے ہاتھ پھیلانے سے پہلے جو نہ بھیک آئی ہو

القصہ تعلیم میں ہماری عدم توجہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ ایف ایس سی میڈیکل کے امتحان میں ہم دونوں ناکام ہو گئے بندہ نے تو کالج چھوڑ دیا مگر محمد عزیز نے دو سال بعد پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے امتحان میں شریک ہونے کا ارادہ کر لیا اور پروفیسر محمد افضل صاحب سے جو اسلامیہ کالج میں پریکٹیکلز کے Demonstrator تھے اور ہم سے بے تکلف تھے پریکٹیکلز کرنے کی اجازت لے لی۔ وہ کہا کرتے تھے۔ محمد عزیز! اگر تم ایف ایس سی میڈیکل میں پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے پاس ہو گئے تو یہ ایک معجزہ ہوگا چنانچہ محمد عزیز نے یہ امتحان پاس کر لیا۔ تو پروفیسر صاحب مذکور سے جا کر کہا پروفیسر صاحب! دیکھ لیجئے معجزہ ہو گیا ہے[6]۔

محمد عزیز کا جو نام معروف عوام تھا وہ تا ہنوز ہندوانہ تھا اور وہ تا ہنوز اپنے ہندو خاندان میں رہتا تھا لہٰذا اس کا شمار تا ہنوز ہندو آبادی میں ہوتا تھا مگر میڈیکل کالج میں جتنی نشستیں ہندوؤں کے لئے مخصوص تھیں پُر ہو گئیں اور محمد عزیز کو کوئی نشست نہ ملی۔ اس وجہ سے اس نے ایف سی کالج میں بی ایس سی میں داخلہ لے لیا اور دو سال بعد امتحان پاس کر کے میڈیکل کالج میں داخل ہو گیا۔ پھر وہاں سے پانچ سال بعد ایم بی بی ایس کا امتحان پاس کر لیا تو اس نے شاہی محلّہ میں پرائیویٹ کلینک کھول لیا۔

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب کی شادی:

انہی دنوں ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب کے اصرار پر ان کی شادی ایک معزز ہندو گھرانے (محبوب رائیون) میں ہوگئی۔مگر ڈاکٹر صاحب نے جلد ہی اپنی بیوی کو اپنا ہم خیال بنالیا اور وہ مسلمان ہوگئی بہت نیک خاتون تھی مگر بہت تھوڑا عرصہ زندہ رہی۔دو بچوں کی پیدائش کے بعد ہائی بلڈ پریشر کے مرض میں فوت ہوگئی انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

ازاں بعد پھر ان کے والد صاحب نے اصرار کیا تو ڈاکٹر صاحب نے مرحومہ کی چھوٹی بہن سے شادی کر لی اور پھر جلد ہی اس کو بھی اپنا ہم خیال بنا کر مسلمان کر لیا پھر اسے نرسنگ اور مڈوائفری (دایہ گری) کا کورس پاس کروایا۔وہ سرکاری ملازم ہوگئی اور محلّہ مصری شاہ میں ہمارے پاس مکان واقع عزیز بلڈنگ کے مقابل مڈوائفری سنٹر میں انچارج لگ گئی۔

ڈاکٹر صاحب نے اپنے بھائیوں کو اور اپنی بہن کو بھی مسلمان کرلیا:

ڈاکٹر محمد عزیز صاحب چار بھائی اور ایک بہن تھے۔ڈاکٹر صاحب نے ان سب کو اپنا ہم خیال بنالیا اور ان میں سے ہر ایک نے وقتاً فوقتاً حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دست حق نما پر اسلام کی سعادت حاصل کی تھی۔ڈاکٹر صاحب کے چھوٹے بھائی کا نام حضرت صاحب نے محمد بشیر رکھا تھا۔ان سے چھوٹے دو بھائی اور تھے جو ابھی زیر تعلیم تھے۔ان کی ہمشیرہ کی شادی بھی ان کے والد صاحب کے اصرار پر ایک ہندو گھرانے میں ہوگئی مگر وہ بیمار ہوگئی اور چھ ماہ اپنے والد صاحب کے گھر رہ کر فوت ہوگئی اور سسرال جانے کی نوبت نہ آئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب کی آرمی میں شمولیت:

ڈاکٹر صاحب دوسری جنگ عظیم (۱۹۴۴،۱۹۴۰ء) کے دوران فوج میں بطور لیفٹینینٹ بھرتی ہوئے[10] اور پھر مصر اور سسلی گئے۔[11] چنانچہ جب جنرل رومیل نے مصر پر حملہ کیا ان دنوں ڈاکٹر صاحب مصر میں ملٹری کے آپریشن تھیٹر میں سرجن متعین تھے۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ اس زمانے میں ایک دن میں اسی (۸۰) اسی (۸۰) آپریشن کرتے تھے۔ جنگ ختم ہوئی تو وہ لیفٹینینٹ کرنل کے عہدے تک ترقی پا کے واپس لاہور بخیر و عافیت آ گئے۔

برصغیر کی تقسیم۔ ڈاکٹر صاحب کا ترک وطن

ڈاکٹر محمد عزیز صاحب جنگ عظیم دوم کے خاتمہ کے بعد آئے۔ تو لاہور میں اپنے کلینک پر پریکٹس کرنے لگے۔ انہوں نے بادامی باغ میں اپنے ہم زلف صالح الدین خان کی شرکت سے لوہے کا کاروبار بھی شروع کیا۔ ڈاکٹر صاحب اب تک اپنے بیوی بچوں اور بھائیوں کے ساتھ اپنے والد صاحب کے ہاں رہتے تھے۔ کیونکہ ان کے والد صاحب کو اپنے بچوں سے از حد محبت تھی اور وہ ان کو الگ رہنے کی اجازت نہیں دیتے تھے۔ اور ڈاکٹر صاحب اپنے پرانے مخفف نام ڈاکٹر این سی مہرا سے معروف تھے۔ چنانچہ ان کی پہچان بحیثیت ایک مسلمان کے، اس شہر میں زیادہ عام نہیں تھی۔

۱۹۴۷ء میں ایک قیامت صغریٰ برپا ہو گئی۔ لاکھوں بے گناہ دونوں جانب لٹ گئے اور اتنی زبردست تباہی ہوئی کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ ان حالات میں ڈاکٹر

Marfat.com

صاحب کو بھی نقصان پہنچا۔ بادامی باغ میں ان کا سرمایہ لٹ گیا اور جو تھوڑا سا بچا اسے ان کا ہم زلف صالح الدین خان لے اڑا۔ ڈاکٹر صاحب کی اہلیہ اپنے زچہ بچہ سنٹر میں بیٹھی تھی کہ ایک بے وقوف مسلمان نے اس پر قاتلانہ حملہ کر دیا مگر خدا کی مہربانی ہوئی کہ وہ بال بال بچ گئی اور اس نے ہمارے گھر میں آ کر پناہ لی۔

ڈاکٹر صاحب بھارت جانا نہیں چاہتے تھے لیکن ان حالات نے ان کے لئے سوچ کا ایک رستہ پیدا کر دیا۔ علاوہ ازیں ان کے والد صاحب نے بھی از حد اصرار کیا اور کہا کہ وہ اپنے بچوں کے بغیر نہیں رہ سکتے تو ڈاکٹر صاحب اپنے والد صاحب، سوتیلی والدہ[۱۲] بھائیوں اور بیوی بچوں کو لے کر دہلی چلے گئے۔

تقسیم کے بعد کے حالات:

تقسیم کے بعد ڈاکٹر صاحب دو دفعہ لاہور آئے اور گجرات بھی حاضر ہوئے۔ انہوں نے اپنی ورکشاپ واقع میکلوڈ روڈ کا تبادلہ میاں عزیز الدین صاحب کی ورکشاپ واقع جالندھر سے کر لیا۔ ازاں بعد پتہ چلا کہ وہ ریاست جودھپور میں ہیں۔ پھر سلسلہ اطلاع منقطع رہا حتیٰ کہ ۱۹۶۵ء میں لندن سے ان کا ایک خط گجرات شریف حضرت صاحبزادہ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو آیا جس میں انہوں نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وصال شریف کا سن کر اپنے صدمہ کا اظہار کیا تھا۔ واللہ عجب مرد حق ہے۔ پتہ نہیں اب کہاں ہے اور کس حال میں ہے۔

Marfat.com

دوسرا واقعہ:

ایک سکھ سردار کا قبول اسلام اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کا قصہ:

میرے ماموں سید نور شاہ [13] صاحب مرحوم و مغفور نے ایک دفعہ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کی حکمت تبلیغ کے بارے میں ایک واقعہ یوں سنایا۔

''میں بمع اپنے اہل و عیال کے رتہ گاؤں [14] میں رہتا تھا۔ جو گوجرانوالہ کے قریب نہر اپر چناب کے کنارے واقع تھا۔ اس گاؤں میں ایک سکھ بوڑھا نمبردار رہتا تھا۔ جو فقراء سے محبت اور عقیدت رکھتا تھا۔ وہ میرے پاس آیا اور بیٹھنے لگا اور اس نے مجھے کہا کہ آپ کے پیر و مرشد تشریف لاویں تو مجھے اطلاع دیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد قبلہ حضور پُر نور علیہ الرحمۃ میرے ہاں تشریف لائے تو میں نے اسے اطلاع کی۔

وہ فوراً حاضر خدمت ہوا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی محبت اور عقیدت سے ملا اور حضور بھی اپنی عادت مبارک کے مطابق نہایت خندہ پیشانی اور حسن اخلاق سے پیش آئے۔ اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے گزارش کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پرمیشور کا روپ ہیں لہٰذا مجھے بھی رب رب کرنے کے لئے کچھ بتا دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''ہمارے پاس تو کلمہ شریف ہی ہے'' سردار صاحب کہنے لگے ''کلمہ شریف کے علاوہ اور جو کچھ آپ رحمۃ اللہ علیہ حکم کریں میں پڑھوں گا'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکرا کر فرمایا اچھا! جب آپ صبح کے وقت نہر پر غسل کرنے جائیں تو غسل سے فارغ ہو کر سورج کی طرف منہ کر کے یہ پڑھا کریں۔ ''تو ہے، میں

Marfat.com

ناہیں۔تو ہے، میں ناہیں''۔اس نے خوش ہو کر پڑھنے کا اقرار کر لیا۔پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ گجرات تشریف لے گئے [15]۔

اور اس سکھ نمبردار نے صبح نہر کے کنارے غسل سے فارغ ہو کر سورج کی طرف منہ کر کے تلقین شدہ کلمات ''تو ہے، میں ناہیں۔تو ہے، میں ناہیں'' اس تعداد کے مطابق جو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بتائی تھی ادا کیے۔تو حضور پُر نور علیہ الرحمۃ کی توجہ اور تصرف کا کمال ظاہر ہوا۔کہ مجرد ان الفاظ کے ادا کرنے کے سردار صاحب کے قلب میں کلمہ شریف جاری ہو گیا [16]۔ازاں بعد دوبارہ جب حضور پُر نور علیہ الرحمۃ اس گاؤں تشریف لے گئے تو سردار صاحب پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور حاضر ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا [17]۔

مگر برادری کے خوف سے اسے پوشیدہ رکھا نماز وغیرہ سیکھ لی۔اور جب موقع ملتا پوشیدہ ہو کر پڑھ لیتے، یہاں تک کہ فوت ہو گئے [18]۔

تا نگردد طالبان را دستگیر طالبان ہرگز نہ گیرند دست پیر

تیسرا واقعہ:

حضرت سید محمد عباس بلخی شاہ صاحب کا واقعہ

لاہور کے علاقہ ساندہ خورد میں ایک چشتی بزرگ حضرت سید محمد عباس علی شاہ بلخی و بخاری علیہ الرحمۃ تھے۔نہایت عالم فاضل، بلند احوال صوفی اور بڑے برگزیدہ مرد خدا تھے۔ بھائی منظور

Marfat.com

عالم صاحب قریشی کو جو حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے عزیز ہیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے متوسل بھی ہیں۔ان سے تعارف ہوا تو باہمی مناسبت طبعی سے رابطہ بڑھنے لگا بلکہ حضرت بلخی شاہ صاحب نے ان کو جوہر قابل سمجھا اور کشش کرنا شروع کیا۔ان کا خیال تھا کہ وہ اپنی تمام نسبت ان کو تفویض کر کے اپنا جانشین بنائیں اور انہوں نے ان خیالات کا اظہار بھائی منظور عالم صاحب سے بھی کر دیا۔

پھر انہی ایام میں حضرت صاحب علیہ الرحمۃ لاہور تشریف لائے اور محلّہ فیض باغ میں بھائی ناظر حسین صاحب کے مکان پر ٹھہرے تو حضرت بلخی شاہ صاحب بھائی منظور عالم صاحب کے ہمراہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ملنے وہاں تشریف لائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کر کے بڑے متاثر ہوئے۔

حضرت بلخی شاہ صاحب ازاں بعد بھی ایک دو دفعہ حضور رحمۃ اللہ علیہ سے ملے اور کسی ملاقات میں حضور رحمۃ اللہ علیہ سے درخواست گزار ہوئے کہ منظور عالم صاحب کو انہیں عطا کر دیا جائے۔حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی بات باحسن طریق بدل دی۔لیکن حضرت بلخی شاہ صاحب نے بھائی منظور عالم صاحب کو جتلا دیا کہ میں نے تمہیں تمہارے حضرت صاحب سے مانگ لیا ہے۔

یہ بات سن کر بھائی منظور عالم صاحب کو بہت صدمہ ہوا۔گھر آ کر تمام رات روتے رہے۔پھر صبح ہوئی تو انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے میری دستگیری کیوں چھوڑ دی ہے اور میں اگر چہ نہایت نکما اور ناچیز ہوں مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا

Marfat.com

ہوں لِللہ اپنی درگاہ عالیہ سے ہٹا کر دوسروں کے سپرد نہ فرمائیں۔ حضرت صاحب قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں ان کو تسلی دی اور فرمایا کہ یہ بات حضرت بلخی شاہ صاحب کی اپنی ہے میں نے ہرگز تمہارا ہاتھ نہیں چھوڑا۔ اور نہ کسی کے سپرد کیا ہے اور مزید یہ فقرہ لکھا۔ میں نے اپنے کسی مرید کو نہ کسی کے حوالہ کیا ہے نہ کروں گا تم خاطر جمع رکھو اور کوئی فکر نہ کرو[19]۔

پھر بعد میں بھائی منظور عالم صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا

حضرت بلخی شاہ صاحب نے تمہارے لئے زور تو بہت مارا تھا مگر جب حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی روح مبارک سامنے آگئی تو پھر اپنے خیال سے باز آ گئے۔

حضور کا یہ ارشاد ایک خاص روحانی پس منظر رکھتا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت بلخی شاہ صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے روحانی مرتبہ سے آگاہ ہو گئے تھے اور یہ بھی ایک واقعہ ہے کہ وہ حضور علیہ الرحمۃ سے طالب ہوئے تھے کہ انہیں قلندر کا مقام عطا ہو۔ پھر اس مقام کی تشریح و تفصیل پر مشتمل ایک عالمانہ مکتوب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ارسال کیا تھا اور اس میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کو ایسے اعلیٰ القابات سے خطاب کیا تھا جن سے ان کی نیاز مندی واضح اور عیاں تھی۔ اس مکتوب گرامی کی نقل بھائی منظور عالم صاحب کے پاس موجود ہے۔

Marfat.com

چوتھا واقعہ:

آپ رحمۃ اللہ علیہ خاک پاک سرہند سے ہیں:

حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے سفر کشمیر سے قبل ۱۹۳۲ء کا ذکر ہے کہ بندہ مسکین نے ایک رات رؤیا میں دیکھا کہ حضور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ فضا میں پرواز کر رہے ہیں اور میں بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پیچھے پیچھے پرواز کرتا ہوا جا رہا ہوں کہ یکدم حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کا روضہ اقدس سامنے آ گیا۔ قبلہ عالی جناب نیچے اتر گئے اور میں بھی نیچے اتر آیا۔ پھر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا نذیر شاہ! تم (روضہ شریف کے) باہر ٹھہرو اور خود حضور روضہ شریف کے اندر تشریف لے گئے[20] میں بموجب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فرمان عالی کے کھڑا تھا کہ ایک طرف سے بلند غیبی آواز آئی اور حضور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کہا گیا۔

"آپ رحمۃ اللہ علیہ خاک پاک سرہند سے ہیں"

یہ رؤیا اور یہ فقرہ میرے ذہن پر نقش ہو گیا۔ مگر اس کی سمجھ نہ آئی۔ یہاں تک کہ ایک دن مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کر رہا تھا کہ طینت اور اصالت کا مسئلہ نظر پڑا۔ اس سے سمجھ آئی کہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا وجود اقدس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طینت (مٹی) کے بقیہ سے تیار ہوا ہے[21] اور میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وجود اقدس کو اس طینت (مٹی) سے حصہ ملا ہے جو حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے وجود اقدس کے تیار ہونے کے بعد باقی رہ گئی تھی۔ گویا میرا یہ رؤیا ایک بشارت تھا اس بارے میں کہ

Marfat.com

خاک پاک سرہند کے حوالہ سے میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو طینت و اصالت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حصہ ملا ہے۔

اس رؤیا کے کچھ عرصہ بعد حضرت صاحب نے از خود مجھے ارشاد فرمایا کہ تم ہمارے ساتھ کشمیر چلو۔ اور میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی رکاب میں کشمیر گیا۔ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ سرینگر میں بوٹ ہاؤس میں آرام کر رہے تھے کہ اچانک یہ رؤیا اور اس کی تعبیر تشریح جو اوپر درج ہوئی ہے میرے ذہن اور قلب پر حاوی ہو گئے۔ میں نے اسے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا۔ اور پھر جرأت کر کے کہا حضور رحمۃ اللہ علیہ! آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مبارک ہو کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں طینت اور اصالت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بہرہ مند ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اظہار مسرت فرمایا اور میری مبارک قبول فرمائی۔

یہاں یہ واضح رہے کہ عالی جناب نے مفروضہ بشارات کی طرف کبھی توجہ نہیں فرمائی اور غیر صادق احوال اور مکاشفات کے ہرگز قائل نہ تھے۔ بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ مکاشفات اور خوابوں کے بارے میں نہایت دقیق نگاہ اور احتیاط کو ملحوظ رکھتے تھے اور صرف حقائق کو قبول فرماتے تھے۔ چنانچہ میرے رؤیا کو اس کی تعبیر کو اور اس کے ساتھ میری مبارک کو بھی مبنی بر حقیقت ہونے کے باعث قبول فرمایا تھا۔ اور اس پر تحدیث نعمت کے لئے اظہار مسرت کیا تھا۔

قارئین کرام! آپ کے استفادے اور علم کے لئے طینت اور اصالت

Marfat.com

نبوی ﷺ سے کسی امتی کے بہرہ مند ہونے کا مسئلہ اوراس کی سوالاً جواباً توضیح حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''ارشاد الطالبین''[۲۲] سے نقل کی جاتی ہے۔

مسئلہ:

یہ ممکن ہے کہ بعض اولیائے کرام بعض دیگر اولیاء اللہ کی طینت (مٹی) سے پیدا ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی طینت سے بھی پیدا ہوئے۔

سوال: یہ بات سمجھ نہیں آتی۔ کیونکہ ہر آدمی اپنے والدین کے نطفے سے پیدا ہوتا ہے۔

جواب: اکثر چیزیں جو عقل سے ثابت نہیں ہوسکتیں شرع سے ثابت ہوتی ہیں یا کشف اور الہام سے۔ جیسے کہ ولایت ہے جو قرب بیچون سے عبارت ہے۔ امام بغوی نے اپنی تفسیر معالم التنزیل میں آیت شریفہ

مِنْهَا خَلَقْنَاكُمْ وَفِيهَا نُعِيدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً أُخْرَىٰ (طٰہٰ:۵۵)

ترجمہ: اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹائیں گے اور اسی سے دوسری دفعہ نکالیں گے۔ (فتح الحمید)

کی شرح میں مولانا عطاء خراسانی کا یہ قول تحریر کیا ہے: نطفہ جب رحم میں قرار پکڑتا ہے تو فرشتہ اس جگہ سے جہاں آدمی نے دفن ہونا ہوتا ہے تھوڑی سی مٹی لا کر اس میں ڈال دیتا ہے۔ چنانچہ اس خاک ملے نطفہ سے آدمی پیدا ہوتا ہے۔

اور محدث خطیب نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی یہ روایت درج کی ہے

Marfat.com

کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مَامِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّاوَفِی سُرَّتِہٖ مِنْ تُرْبَتِہٖ الَّتِی یُوْلَدُ مِنْھَا۔فَاِذَا رُدَّ اِلٰی تُرْبَتِہٖ الَّتِی خُلِقَ مِنْھَا یُدْفَنُ فِیْھَاوَاِنِّی وَاَبُوبَکْرٍ وَّعُمَرَخُلِقْنَامِنْ تُرْبَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَّفِیْھَانُدْفَنُ (۲۳)

ترجمہ: کوئی پیدا ہونے والا ایسا نہیں جس کی ناف میں وہ مٹی نہ ہو جس سے وہ پیدا کیا گیا۔ جب وہ مرجاتا ہے تو اسے اسی زمین کی طرف لوٹایا جاتا ہے جس سے اسے پیدا کیا گیا تھا۔ اور اس میں دفن کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بلا شبہ میں، ابوبکرؓ اور عمرؓ ایک مٹی سے پیدا کیے گئے ہیں۔ اور اسی ایک جگہ دفن کیے جائیں گے۔

مرزا محمد بدخشانی نے لکھا ہے کہ اس حدیث شریف کے شواہد حضرت ابن عمر، ابن عباس ابوسعید اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہم کی روایات سے ملتے ہیں۔ اور وہ ایک دوسرے کی تائید کرتے ہیں اور صحیح بخاری کی شرح میں کتاب الجنائز میں ابن سیرین کا یہ قول درج ہے: اگر میں قسم کھاؤں تو یہ قسم سچی ہوگی اور اس میں قطعاً شک نہیں کہ رسول اللہ ﷺ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ایک طینت سے پیدا ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو فرمایا تھا: تو میری طینت سے پیدا ہوا ہے۔ اور تیرا باپ آسمان میں فرشتوں کے

Marfat.com

ساتھ پرواز کر رہا ہے۔ چنانچہ جائز ہوا کہ جس شے کو اللہ تعالیٰ نے ایک پیغمبر کے لئے تیار کیا ہو اس سے اس پیغمبر کا وجود بنانے کے بعد کچھ باقی بچ جائے اور اس باقی بچی ہوئی مٹی سے کسی ولی اللہ کا وجود بنا دیا جائے۔ یہ امر عقلاً محال نہیں ہے کیونکہ شرع میں موجود ہے اور کشف سے ثابت ہے۔ اسے اصطلاح میں اصالت کہتے ہیں اور اصالت کا مالک کشفی نظر میں یوں نظر آتا ہے گویا اس کا جسم موتیوں سے جڑا ہوا ہے۔ جبکہ دیگر اجسام محض آب وگل کے نظر آتے ہیں۔

مسئلہ: اصالت ہر چند موجب فضل ہے مگر اس سے ان بزرگوں پر صاحب اصالت کی افضلیت لازم نہیں آتی جن کی افضلیت اجماع سے ثابت ہے۔ جیسا کہ آپ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن جعفر کو بھی بشارت دی تھی کہ تو میری طینت سے ہے۔ (ارشاد الطالبین، ص: ۴۹، ۵۰)

Marfat.com

حواشی

۱۔ باب فضل الصدقة الفصل الثانی، طبع دیو بند، ص :۱۶۸

۲۔ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک بار اس بارے میں راقم کو ارشاد فرمایا تھا۔

محمد عزیز نے قرآن حکیم اور اس کا تحت اللفظ ترجمہ مجھ سے پڑھا تھا۔ وہ روزانہ بذریعہ ریل گاڑی صبح اندھیرے میں گجرات پہنچتا تھا۔ نماز فجر میرے ساتھ ادا کر کے قرآن شریف پڑھتا۔ اور پھر جلدی لوٹ جاتا۔ کیونکہ وہ یہاں سے جا کر اسلامیہ کالج لاہور میں کلاس میں حاضر ہوتا تھا۔ ان دنوں میں نے اپنے اوراد و وظائف متاخر کر دیئے تھے اور انہیں نماز فجر کے بعد متصل پڑھنے کی بجائے محمد عزیز کے چلے جانے کے بعد پڑھتا تھا۔ یا نماز ظہر کے بعد۔ محمد عزیز نے ڈھائی ماہ میں تمام قرآن شریف پڑھ لیا۔ ازاں بعد ملتمس ہوا کہ اسے اسی معمول پر کچھ عرصہ مزید حاضری کی اجازت دی جائے تا کہ وہ قرآن مجید کی تفسیر اور اعلیٰ مطالب کو سمجھ سکے۔ تو میں نے بتایا۔ گزشتہ مدت میں نے تمہاری خاطر صبح کے وقت اپنے معمولات کو بدقت متاخر کیا تھا۔ لیکن اب مزید عرصہ کے لئے اس نہج کو برقرار رکھنا میرے لئے ممکن نہیں۔ البتہ صبح کی بجائے کوئی اور وقت رکھ لو۔ اور وہ بھی روزانہ نہیں بلکہ ہفتہ میں ایک

Marfat.com

دو دن۔تو وہ خاموش ہوگیا۔پھر میں نے سمجھایا ''جہاں تک تمہاری محبت اور عقیدت کی بات ہے تم نے قرآن شریف کا متن اور ترجمہ مجھ سے پڑھ لیا ہے۔اور سردست یہ کافی ہے۔البتہ تفسیر اور اعلیٰ مطالب کے لئے لاہور کے کسی مقامی عالم کی طرف رجوع تمہارے لئے بہتر ہے۔کیونکہ اس سلسلہ میں اگر تم روزانہ گجرات آنا جاری رکھو گے تو اس سے تمہاری کالج کی تعلیم متاثر ہوگی۔بات اس کی سمجھ میں آگئی۔اس نے پوچھا''لاہور میں کس عالم سے پڑھوں؟ تو میں نے کہا تم کالج میں نذیر شاہ کے کلاس فیلو ہو تو قرآن حکیم کی تعلیم میں بھی اس کے ہم استاد بن جاؤ۔

اس تحریر سے مقصود یہ واضح کرنا ہے کہ ڈاکٹر محمد عزیز صاحب نے قبلہ مولانا حافظ جمال الدین صاحب کے سامنے زانوئے تلمذ حضور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کی بنا پر تہہ کیا تھا۔نیز روایت ہے کہ اس وقت کسی قریبی موقعہ پر قبلہ حافظ صاحب مذکور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ سے ملے تو انہوں نے پوچھا۔مولوی صاحب! کراڑوں کے فلاں لڑکے کو آپ نے مجھ سے پڑھنے کو کہا ہے؟ کراڑوں کو پتہ چل گیا تو میرا جینا مشکل کر دیں گے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا آپ فکر نہ کریں۔ اور اسے کچھ بتا دیا کریں (مرتب)۔

۳۔ کراڑ یہ دکانداروں پر مشتمل اس وفد کا ایک اور پس منظر بھی ہے جو حضرت

Marfat.com

صاحبزادہ صاحب کلاں جناب مولانا سید محمد یوسف مدظلہ العالی کی روایت کے مطابق یوں ہے۔ وہ فرماتے ہیں ۔"میں اور میرے دو چھوٹے بھائی مولانا حکیم سید محمد عالم رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سید محمد رفیق احمد ضیاء رحمۃ اللہ علیہ اپنے قصبہ مجیٹھہ میں ایک دن کنوئیں سے پانی لے کر حضرت میاں جی (حرمت علی قریشی: قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بہنوئی) صاحب کے ساتھ اپنے گھر کی طرف واپس آرہے تھے کہ آگے سے محمد عزیز اس کا چھوٹا بھائی محمد بشیر اور سید نذیر حسین شاہ تینوں ملے۔ انہوں نے ہم سے پانی کے برتن لے کر خود اٹھا لئے اور ہمارے ہمراہ چل پڑے۔ راستہ میں قصبہ کے ایک بااثر ہندو کشن چند بزاز کی دکان آئی۔ وہ قبلہ گاہی کا ہم جماعت رہا تھا اور ان دنوں آریہ سماج کی مقامی تنظیم کا سیکرٹری تھا۔ اپنی اس حیثیت سے اکثر لاہور آتا رہتا تھا اور محمد عزیز اور محمد بشیر کے خاندان سے بھی خوب واقف تھا۔ جب یہ دونوں اس کی دکان کے آگے سے گزرے تو اس نے ان کو پہچان لیا اور حیران ہو کر حضرت میاں جی سے پوچھا کیا یہ لڑکے آپ کے ساتھ ہیں؟ حضرت میاں جی نے فرمایا: ہاں اس نے کہا آپ جانتے ہیں کہ یہ کون ہیں حضرت میاں جی نے فرمایا ہاں یہ دونوں لاہور کے فلاں خاندان کے فرزند ہیں۔ اس نے کہا یہاں کیسے آئے ہیں؟ فرمایا: یہ دونوں مولوی صاحب کے مرید ہیں اور آج اتوار کی چھٹی کی بنا پر مولوی صاحب

Marfat.com

گھر آئے ہوئے ہیں یہ انہیں ملنے آئے ہیں۔کہا کیا یہ مسلمان ہو گئے ہیں؟ فرمایا: ہاں یہ دونوں مولوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوئے ہیں پوچھا یہ کب واپس جا رہے ہیں؟ فرمایا: حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ عصر کی گاڑی سے واپس گجرات جا رہے ہیں اور ظاہر ہے کہ یہ بھی اسی وقت واپس ہوں گے ازاں بعد ہم تو گھر آ گئے۔مگر کشن چند کے دل میں مذہبی تعصب کی آگ بھڑک اٹھی کہ ممتاز ہندو خاندان کے دو فرزند مسلمان ہو گئے ہیں اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو گئے ہیں۔چنانچہ وہ تیار ہو کر بیٹھ گیا اور جب عصر کے بعد قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ گجرات جانے کے لئے گاڑی پر سوار ہوئے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ محمد عزیز اور محمد بشیر بھی گاڑی میں بیٹھ گئے تو کشن چند بھی ٹکٹ خرید کر گاڑی میں چڑھ گیا۔

ازاں بعد گاڑی لاہور پہنچی تو یہ نوجوان گاڑی سے اتر آئے اور کشن چند بھی اتر آیا اور پوشیدہ طور پر ان کے پیچھے چلا۔ان دنوں محمد عزیز کے والد صاحب کا مکان ایمپرس روڈ پر شملہ پہاڑی کے پاس تھا۔جب یہ دونوں نوجوان اپنے گھر میں داخل ہو گئے تو کشن چند نام اور پتہ نوٹ کر کے واپس ہو گیا۔

محمد عزیز کا خاندان سناتن دھرمی تھا اور اس کا دادا حکم چند سناتن دھرم کی صوبائی سبھا کا پریذیڈنٹ تھا۔یہ سبھا آریہ سماج کی طرح ہندوؤں کی دوسری متعصب

Marfat.com

تنظیم تھی چنانچہ کشن چند کو کسی پہلو چین نہ آیا اور اس نے لاہور میں دو تین دن نہایت مصروف گزارے۔ وہ دونوں تنظیموں کے اہم ارکان سے ملا اور ان کے سامنے حکم چند کے دونوں پوتوں کے بارے میں حقیقت حال بیان کی اور یقین دہانی کے ساتھ واضح کیا کہ جس درویش اور عالم کے ہاتھ پر انہوں نے اسلام قبول کیا ہے اور بیعت کی ہے۔ وہ میرے کلاس فیلو ہیں اور آج کل کے ممتاز مبلغ اسلام اور بلند پایہ صوفی ہیں۔ چنانچہ وہ منتخب لوگوں کا ایک وفد لے کر محمد عزیز صاحب کے والد صاحب کی کوٹھی پر جا پہنچا جس کا سربراہ جیسا کہ سید نذیر حسین شاہ صاحب نے بیان کیا ہے ایک لنگڑا بیاجی تھا۔ ہوسکتا ہے یہ بات ایک ہی وفد کے بارے میں ہو اور ہوسکتا ہے یہ دو وفد الگ الگ اور دو مختلف اوقات میں گئے ہوں۔ ایک وفد رام گلی کے کراڑیوں کی طرف سے اور دوسرا کشن چند کا تیار کردہ۔ (مرتب)

۴۔ ''بھیرون'' ایک کالی قوت کا نام ہے (درست یہ ہے کہ ایک جن ہے) جو صدیوں سے برصغیر میں اپنی پرستش کروا رہی ہے۔ چنانچہ یہاں مختلف مقامات پر اس کے مندر موجود ہیں۔

۵۔ ''بھیرون'' کے حقیقی عامل محمد عزیز کے دادا تھے اور اس کے تایا جی اس عمل میں اپنے والد کے شاگرد تھے۔ معتبر روایت ہے کہ جب مذکور وفد محمد عزیز سے بات

Marfat.com

کرنے میں ناکام ہوگیا تو محمد عزیز کے دادا نے ان کو ان الفاظ سے واپس کیا: آپ جائیں ہمارا بچہ ہے۔ہم خود راہ راست پر لے آئیں گے۔

ازاں بعد اس نے محمد عزیز کو بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانا تو لاچار ہو کر اس نے بھیرون کو حاضر کیا اور کہا: ''مہاراج! بچہ بڑا نادان ہے'' اسے سیدھا کردیں۔بھیرون نے وعدہ کیا۔اور محمد عزیز کو اپنے کمرے کے ساتھ والے کمرے میں بند کردیا بھیرون نے تمام رات محمد عزیز کو آرام نہ کرنے دیا اور اسے چاروں گوشوں میں بھگاتا رہا۔

دو راتیں اسی طرح گزریں۔اگلے دن محمد عزیز نے اس نوکرانی کے ذریعہ جو اسے کھانا دینے آتی تھی اور اس کی ہمدرد تھی تمام حقیقت حال قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچائی۔حضور رحمۃ اللہ علیہ نے ایک تعویذ دیا اور فرمایا: محمد عزیز اسے اپنے بازو پر باندھ لے اور کسی صورت اپنے آپ سے جدا نہ کرے۔بھیرون اگر اب قریب آیا تو جل جائے گا۔چنانچہ تیسری رات بھیرون آیا مگر محمد عزیز سے دور دور رہا اور صبح اس نے اس کے دادا جی کے سامنے یہ خدمت انجام دینے سے معذرت کرتے ہوئے کہا: میں بے بس ہوں۔کیونکہ محمد عزیز نے اپنے گرو سے ایک جنتر منگوالیا ہے۔اس جنتر کا توڑ نہیں ہے کیونکہ اس کا گرو پرمیشور کا روپ ہے۔

چنانچہ یہی وجہ تھی کہ محمد عزیز نے اپنے تایا جی کو دعویٰ سے کہہ دیا کہ جب

Marfat.com

تک میں یہاں ہوں بھیرون حاضر نہیں ہوگا (کیونکہ محمد عزیز کے پاس حضورؒ کا تعویذ مبارک تھا) اور اس کے تایا جی کے لاکھ جتن کرنے کے باوجود بھیرون حاضر نہ ہوا۔

مزید یہ کہ جب عزیز کے دادا جی نے بھیرون کی ناکامی کا یہ قصہ اپنے دوستوں کو سنایا تو سب سخت حیران ہوئے۔ پھر وہ محمد عزیز کے تایا جی اور لنگڑا بیا جی تینوں اس ہستی کو دیکھنے روانہ ہوئے جس کی خدا پرستی کے سامنے بھیرون جیسی زبردست شیطانی قوت لاچار ہوگئی تھی۔ چنانچہ ان کے گجرات شریف حاضر ہونے کے بارے میں قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کو بتایا۔ "گرمیوں کا موسم تھا اور میں اپنے مکان کی چھت پر نماز کے بعد قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول تھا کہ اچانک یہ تینوں آدمی سیڑھیوں سے اوپر آئے۔ انہوں نے مجھے ہاتھ جوڑ کر پرنام کیا اور پھر دست بستہ خاموش کھڑے ہوگئے۔ میں نے انہیں ایک طرف بٹھایا اور وظائف سے فراغت کے بعد ان کا تعارف اور آنے کا مقصد پوچھا انہوں نے محمد عزیز سے اپنا رشتہ بتایا۔ مجھے خدشہ ہوا کہ کسی برے ارادے سے نہ آئے ہوں۔ مگر تینوں نے کہا ہم صرف زیارت کے لئے آئے ہیں اور محمد عزیز کے دادا نے کہا۔ بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ پرمیشور کا سچا روپ ہیں اور میں خطا کار ہوں از راہ کرم مجھے معاف فرمادیں۔ پھر سب دعا کے طالب ہوئے

Marfat.com

اور چلے گئے۔''

مرتب نے قبلہ گاہی سے پوچھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا محمد عزیز کو دائرہ شریف کا تعویذ دیا تھا اور جو حضرت خواجہ محبوب عالم سیدوی علیہ الرحمۃ کی قلمی بیاض میں سب سے اونچا تعویذ ہے۔ (مرتب)

۶۔ ڈاکٹر محمد عزیز صاحب قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ سے کمال اخلاص رکھتے تھے چنانچہ ایک مخلص مرید کی حیثیت سے یہ امر ان سے بعید اور ناممکن ہے کہ وہ اپنے مشکل حالات کو اپنے پیشوا کے حضور بیان نہ کرتے ہوں اور ان سے رہنمائی یا دعا حاصل نہ کرتے ہوں۔ مگر حیرت ہے کہ مقالہ نگار نے ان کے اس پہلو کو بیان کرنے کی طرف بہت کم توجہ کی ہے چنانچہ امتحان کے اس اہم واقعہ کے بیان میں بھی ان سے یہی تسامح سرزد ہوا ہے۔ جبکہ روایت یہ ہے کہ ڈاکٹر محمد عزیز صاحب نے قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا تھا۔ پروفیسر محمد افضل صاحب فرماتے ہیں کہ اگر تم ایف ایس سی میڈیکل میں پرائیویٹ امیدوار کی حیثیت سے پاس ہو گئے تو یہ ایک معجزہ ہوگا۔ تو حضور! یہ معجزہ ضرور ہونا چاہیے۔ چنانچہ قبلہ گاہی مسکرائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا'' اچھا جاؤ اور پروفیسر صاحب مذکور سے کہو کہ یہ معجزہ ضرور ہوگا اور امتحان میں پورے اطمینان سے شرکت کرو۔ بفضلہ تعالیٰ تم پاس ہو گے۔ اب رہی مطالعہ کی بات تو جس

Marfat.com

قدر آسانی سے پڑھ سکو پڑھ لینا۔''

قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد تائید ربانی ہوا اور ڈاکٹر محمد عزیز صاحب اچھے نمبروں سے پاس ہو گئے۔ اس روایت کا مزید حصہ یہ ہے کہ ڈاکٹر محمد عزیز صاحب نے جب پروفیسر صاحب کو بتایا کہ معجزہ ہو گیا ہے تو انہوں نے مبارک باد دی اور کہا مگر معجزہ ہوا کیسے؟ تو ڈاکٹر صاحب نے قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ سے دعا حاصل کرنے کا ذکر کیا۔ اس پر پروفیسر صاحب نے بے اختیار کہا یہ بات ہے

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

۷۔ جب ڈاکٹر صاحب کے والد صاحب نے شدید اصرار کیا کہ ڈاکٹر صاحب ہندو گھرانے میں شادی کریں تو ڈاکٹر صاحب نے اس امر میں قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ سے راہنمائی چاہی۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''والد کا حکم مان لو اور ان کے رسوم اور مذہب کے مطابق شادی کر لو مگر قربت نہ کرنا اور چند دن اس بی بی کے سامنے اسلام کی تعلیمات بیان کرواز اں بعد اسے باقاعدہ اسلام کی دعوت دو مگر جبر نہ کرنا بلکہ قولاً لینا ً (نرم بات) پر عمل رکھو۔ پھر اگر وہ قبول اسلام پر اپنے دل سے آمادہ ہو جائے تو اسے لے کر میرے پاس آ جاؤ۔'' ڈاکٹر صاحب نے ایسا ہی کیا۔ وہ بی بی پڑھی لکھی تھی اور ہندوؤں کے جس گھرانے سے تعلق رکھتی تھی وہ بھی آزاد خیال تھا۔ پھر اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا تو وہ اسلام قبول کرنے پر برضا ورغبت آمادہ گئی۔ چنانچہ

Marfat.com

ڈاکٹر صاحب اسے لے کر قبلہ گاہی کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے دولت اسلام سے مشرف کیا اور اس کے بعد دونوں کا نکاح طریقہ اسلام کے مطابق خود پڑھا اور انہیں اسلامی رشتہ ازدواج میں منسلک کر دیا۔

(مرتب: بروایت حضرت صاحبزادہ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۸۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی دوسری شادی کے بارے میں اپنے والد صاحب کے اصرار کی بابت بھی قبلہ گاہی کی خدمت میں عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حسب سابق ہدایات دیں۔ چنانچہ حسب سابق اس بی بی نے بھی قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ ہی نے حسب سابق یہ نکاح بھی خود پڑھا اور دونوں کو اسلامی رشتہ ازدواج میں منسلک کیا۔

(مرتب: بروایت حضرت صاحبزادہ محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

۹۔ ڈاکٹر صاحب کی متعصب برادری کا یہ خیال تھا کہ ڈاکٹر صاحب نے اپنی بیویوں یعنی ہماری بیٹیوں کو تو مسلمان کر لیا ہے۔ اب ان کی مسلمان شدہ بہن ہمارے ہاں آئے گی تو خود بخود شدھ ہو جائے گی۔ ڈاکٹر صاحب نے یہ حالات قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اللہ بہتر کرے گا فکر نہ کریں۔ چنانچہ رسوم نکاح ادا ہوئے ہی تھے کہ ڈاکٹر صاحب کی ہمشیرہ بیمار ہو گئی اور پھر چھ ماہ بعد والد ہی کے گھر فوت ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے ایک مومنہ کی آبرو کے تحفظ کا کیا

Marfat.com

خوب بندوبست کیا۔ مرحومہ خود دعا کرتی تھی کہ خدا اسے سسرال کے گھر جانے سے پہلے اپنے پاس بلا لے اور اس کی دعا کی قبولیت حضور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل ہوگئی (مرتب)۔

۱۰۔ **فوج میں مسلمان اسامی پر ملازمت اور عرفی دستخط کا حل:**

ڈاکٹر صاحب نے فوج میں بھرتی کے لئے ہندو اسامیوں کی بجائے مسلمان اسامیوں کے لئے درخواست دی تھی اور اس غرض کے لئے ان کو قبول اسلام کا سرٹیفکیٹ درکار تھا۔ چنانچہ وہ گجرات حاضر ہوئے تو قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو اپنے دست خاص سے یہ سرٹیفکیٹ لکھ کر دیا اور اس پر گجرات کے ڈپٹی کمشنر نے مہر تصدیق ثبت کی۔ اس ملاقات میں ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی عرض کیا۔ حضور میرے تمام سرٹیفکیٹ اور کاغذات میرے ہندو نام کے مخفف حروف کے حامل ہیں اب میرے لئے ان کو تبدیل کرنا مشکل ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمائیں میں کیا کروں۔ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تسلی اور دلاسہ دیا اور فرمایا خاطر جمع رکھو۔ اور دستخط وہی رہنے دو البتہ اس کا مفہوم اور مطلب بدل لو۔ یعنی نصرت کریم مہر امداد ہو ۔ اس سے وہ علمی مذاق ظاہر ہوتا ہے جو قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو نام رکھنے کے بارے میں حاصل تھا۔

۱۱۔ برادر طریقت ڈپٹی محمود خان صاحب کہتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد عزیز صاحب برما کے

Marfat.com

محاذ پر بھی رہے ہیں۔اور وہاں میں ان کے ماتحت کام کرتا رہا ہوں۔اس زمانے میں ڈپٹی صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی محبت شیخ کا ایک واقعہ مشاہدہ کیا۔جو ان کی زبانی درج ذیل ہے۔

ڈاکٹر محمد عزیز صاحب ہماری رجمنٹ میں میجر تھے۔ایک دن انہوں نے سٹور کا معائنہ کیا اور زخمیوں کے ہسپتال (جس کے وہ انچارج تھے) کے بستروں چادروں اور رومالوں کی پڑتال کی تو دیکھا کہ کچھ خاص قسم کے رومال مفقود تھے۔انہوں نے سٹور کیپر محمد یوسف سے کہا کہ رومال پورے کردو۔چند دن بعد رومالوں کی ضرورت ہوئی۔ڈاکٹر صاحب نے دریافت کیا۔معلوم ہوا کہ تاہنوز رومال پورے نہیں ہوئے تو آپ نے پھر سٹور کیپر کو نرمی سے کہا رومال پورے کردو۔اسی طرح چند بار ہوا۔مگر نہ سٹور کیپر نے رومال پورے کئے اور نہ ڈاکٹر صاحب نے اس پر سختی کی۔یہاں تک کہ ایک دن ڈاکٹر صاحب نے اسے کہا۔بھائی رومال پورے کردو۔اگر پاس پیسے نہیں ہیں تو مجھ سے لے لو۔

مجھے سخت حیرت ہوئی کہ ڈاکٹر صاحب اس سٹور کیپر پر اتنے مہربان کیوں ہیں۔چنانچہ ایک دن میں نے ان پر اپنی اس حیرت کا اظہار کر دیا اور پوچھا کہ یہ مہربانی کیوں ہے؟انہوں نے فرمایا''یہ راز کی بات ہے اور دل سے تعلق رکھتی ہے'' مجھے اور حیرت ہوئی۔پوچھا آخر کیا راز ہے؟تو کہا''یہ شخص نہ میرا عز

Marfat.com

ہے اور نہ رشتہ دار۔ بس اتنی بات ہے کہ یہ شخص گجرات کا رہنے والا ہے اور گجرات سے میرا قلبی تعلق ہے۔ اس دن بات یہیں ختم ہوگئی۔

پھر ایک دن موقع دیکھ کر عرض کیا گجرات سے آپ کا قلبی تعلق کیا ہے؟ انہوں نے فرمایا۔ گجرات میں میرے شیخ طریقت ہیں۔ ان کے روئے اقدس کی قسم جو ہر وقت میرے سامنے رہتا ہے۔ مجھے ان کے وجود عزیز کی بنا پر گجرات کی سرزمین کے ذرہ ذرہ سے پیار ہے اور میں وہاں کے کتوں کا بھی خادم ہوں کجا یہ شخص جو سٹور کیپر ہے۔

میں نے کہا ''ڈاکٹر صاحب آپ تو ہندو ہیں۔ کیونکہ آپ کے نام سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ آپ کا کسی شیخ طریقت سے کیا تعلق؟ انہوں نے فرمایا میں مسلمان ہوں۔ چنانچہ اس وقت بھی باوضو ہوں اور درود شریف پڑھ رہا ہوں۔ میں نے کہا اگر ایسا ہے تو کیا آپ نے قرآن شریف پڑھا ہے؟ انہوں نے مجھے کئی آیات اور سورتیں سنائیں تب مجھے یقین ہوگیا۔

پھر ایک عرصہ گزر گیا میں ڈاکٹر صاحب کا ماتحت تھا اور ان کے بہت قریب تھا۔ ان کی شب و روز کی زندگی میرے سامنے ایک کھلی کتاب تھی۔ وہ پانچ وقت کے پکے نمازی تھے۔ ہر وقت باوضو رہتے اور زیر لب درود شریف پڑھتے رہتے۔ ان کی آنکھیں پرنم رہتیں اور ان پر ہمہ وقت یاد الٰہی اور خشیت ربانی کا

Marfat.com

غلبہ رہتا۔ میں ان سے بہت متاثر ہوا اور پوچھا آپ کے مرشد گرامی کا نام کیا ہے؟ انہوں نے نہ بتایا۔ پھر جب اس محاذ سے ہمارے تبادلے ہوئے اور ہم باہم جدا ہونے لگے تو میں نے مکرر پوچھا اور کہا کہ اگر کوئی پیغام ہو تو میں وہ ان کو پہنچا دوں گا۔ وہ آبدیدہ ہو گئے اور کہا۔ آپ کا اسم گرامی محمد حبیب اللہ ہے۔ بظاہر زمیندار ہائی سکول میں انگریزی زبان کے استاد ہیں مگر حقیقت میں ہم نشینان عرش بریں میں سے ہیں۔ اگر حاضری ہو تو میرا اسلام نیاز عرض کر دیں۔

۱۹۴۹ء میں، میں ملازمت سے ریٹائر ہوا تو گجرات حاضر ہوا۔ آپؒ کے روئے اقدس پر نظر پڑتے ہی بطور حق منکشف ہوا کہ جو کچھ سنا تھا اس سے سوا پایا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کا سلام عرض کیا اور بیعت کی درخواست کی۔ فرمایا بیعت کیوں ہوتے ہو؟ عرض کیا جس شیخ کا مرید ڈاکٹر عزیز جیسا خدا یار شخص ہو میں اس کا غلام بننا چاہتا ہوں۔ فرمایا خدا یار بننے کا مقصد درست ہے اور بیعت کے شرف سے نوازا۔ (مرتب)

۱۲۔ ڈاکٹر صاحب کی والدہ فوت ہو گئی تو ان کے والد صاحب نے بچوں کے خیال سے تادیر دوسری شادی نہ کی۔ مگر جب اولاد جوان ہو گئی تو ان کی اجازت سے دوسری شادی کر لی۔ خدا نے ان کو اس بیوی سے بھی اولاد دی۔

۱۳۔ حضرت سید نور حسین شاہ صاحب علیہ الرحمۃ متوفی ۱۹۶۵ء قبلہ گاہی کے ارشا

Marfat.com

تلامذہ اور اولین اور اعظم خلفاء میں سے تھے۔

۱۴۔ رتہ گاؤں کا پہلا سکول ماسٹر دو سال وہاں رہا تھا اور اس نے ایک دن بھی اپنا کھانا خود پکا کر نہیں کھایا تھا ہمیشہ گاؤں والوں کو خدمت پر مجبور کرتا تھا۔ چنانچہ گاؤں والوں نے اسے مشکل سے ٹرانسفر کروایا۔ اور اب کسی اچھے استاد کے خواہشمند تھے۔ حضرت نور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے انہی دنوں میں اپنی تعلیم مکمل کر کے ملازمت کے لئے درخواست دی تو ڈی آئی (ڈسٹرکٹ انسپکٹر) نے انہیں اچھا آدمی دیکھ کر موضع رتہ میں تعینات کر دیا۔ چنانچہ جب وہ گجرات میں قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہونے لگے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا شاہ جی! اپنا آٹا ساتھ لے جائیں۔ گاؤں والوں کے مہمان نہ بنیں۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رتہ گاؤں آئے تو پہلے دن دوپہر سے پہلے ہی کئی لوگ اخلاقاً آپ رحمۃ اللہ علیہ کو روٹی اور رہائش کا کہنے آئے مگر شاہ صاحب نے دونوں چیزوں سے انکار کر دیا۔ اس سے چہ میگوئیاں ہوئیں کہ مغرور اور بداخلاق ہے۔ شام کے قریب خود سکھ نمبردار آیا اور اس نے دور سے دیکھا کہ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سکول کے کمرے ہی میں بیٹھے آٹا گوندھ رہے ہیں مگر از خود آگے نہ بڑھا۔

پھر شاہ صاحب نے دیکھا کہ دیر سے دور کھڑا ہے تو آواز دے کر پاس بلا لیا۔ اس نے پوچھا آپ نے گاؤں والوں کی روٹی اور رہائش سے انکار

Marfat.com

کیوں کیا؟ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں مغرور یا بد دماغ نہیں بلکہ قصہ یہ ہے کہ میرے مرشد صاحب نے مجھے ہدایت کی ہے کہ صرف اپنا آٹا کھائیں اور اپنی جگہ میں رہیں۔ نمبردار نے استاد کے روپ میں ایک متقی درویش کو دیکھا تو حیران رہ گیا اور بے اختیار پوچھ بیٹھا آپ کے مرشد کون ہیں بلکہ خواہشمند ہوا کہ آپ انہیں یہاں بلائیں اور حسن اتفاق کہ چند یوم بعد قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خیر و عافیت دریافت کرنے خود تشریف لے آئے (مرتب)

۱۵۔ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب سے یہ واقعہ یوں بیان کیا ہے:

میں سکول سے چھٹی کے بعد گجرات سے روانہ ہوا تھا اور عصر کے آخری وقت رتہ گاؤں پہنچا تھا۔ رات شاہ صاحب کے پاس سکول میں ٹھہرا اور صبح اسکول کے وقت پر گجرات پہنچ گیا۔ عشاء کے بعد گاؤں کے کافی لوگ میرے بارے میں سن کر ملاقات کو آ گئے تو میں نے ان کے سامنے وعظ کیا۔ یہ مجلس سحری کے وقت تک جاری رہی۔ ایک بوڑھا سکھ دروازے کے پاس بیٹھا تھا۔ اس کی آنکھیں مسلسل برس رہی تھیں۔ جب مجلس برخاست ہوئی تو گاؤں کے کچھ مسلمان بیعت ہوئے۔ پھر وہ بھی چلے گئے تو مذکور سردار صاحب آگے بڑھے۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا تعارف کرایا اور سردار صاحب نے کہا۔ حضرت صاحب! آپ پرمیشور کا روپ ہیں تو مجھے بھی رب رب کرنے کا کوئی حرف بتا دیں میں پڑھوں گا۔ پر کلمہ نہیں۔ ایہدے نال دھرم جاندا اے'' تو میں نے کہا

Marfat.com

اچھا! پھر صبح نہر پر جائیں (نہر پر صبح سویرے گھنٹہ دو گھنٹہ کی سیر اور ازاں بعد غسل سردار صاحب کا روزانہ کا معمول تھا) تو غسل کے بعد سورج کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو جائیں اور اس کی طرف اشارہ کر کے کہیں۔

''تو ہے۔ میں ناہیں۔ تو ہے۔ میں ناہیں'' غرض یہ تھی کہ کلمہ شریف میں نفی اثبات ہے تو یہ جملہ بھی نفی اثبات پر مشتمل ہے۔ چنانچہ بفضل الٰہی فیضان ہو گیا۔ اور سردار صاحب کے قلب میں کلمہ شریف جاری ہو گیا حالانکہ ان کو کلمہ شریف پڑھنے پر مجبور نہیں کیا گیا تھا۔ کیونکہ تبلیغ کے کام میں حکمت اساس ہے۔

۱۶۔ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے تلقین کردہ کلمات ادا کرنے سے سردار صاحب کے قلب سے کلمہ شریف پڑھنے کی آواز سنائی دینے لگی اور ساتھ ہی ایک قسم کا سرور و کیف حواس پر غالب آ گیا اور بے خودی چھا گئی تو سردار صاحب پریشان ہو گئے کہ دھرم کا کیا بنے گا اور حضرت نور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اپنی اس پریشانی کا ذکر کیا۔ انہوں نے فرمایا: اگر دھرم کی پریشانی ہے تو یہ وظیفہ نہ پڑھو۔ سردار صاحب نے کہا۔ یہ بھی ناممکن ہے کیونکہ اب اس لذت کو کھونا نہیں چاہتا۔ شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا! حضرت صاحب آئیں تو ان سے عرض کرنا۔

۱۷۔ پھر ایک ماہ کے وقفہ سے قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ پھرتہ گاؤں تشریف لے گئے اور حسب سابق رات وہیں رہے سب گاؤں اکٹھا ہو گیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عشاء کے بعد وعظ

Marfat.com

فرمایا اور پھر کچھ لوگ بیعت ہوئے۔ سردار صاحب نے اپنی پریشانی کا ذکر کیا کہ دھرم کا کیا بنے گا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ سردار جی! آپ کو دھرم کی فکر ہے مگر آپ کا دل کلمہ شریف کے ذکر میں محو ہے۔ اب دھرم کی فکر چھوڑ دیں اور دل کی بات مان لیں ۔ پرمیشور کی یہی مرضی ہے۔ ورنہ میں نے تو آپ کو کلمہ شریف پڑھنے کو نہیں بتایا۔ چنانچہ سردار صاحب نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔

۱۸۔ ان سردار صاحب نمبردار کی وفات کا قصہ بھی منجملہ کرامات کے ہے۔ جس کا پتہ مقالہ نگار کے راوی حضرت نور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اس وجہ سے نہ تھا کہ موضع رتہ کی تمام آبادی وہاں سے اٹھ کر موضع تلونڈی میں منتقل ہو گئی تھی۔

موضع رتہ میں بیعت ہونے والے مخلصین گجرات حاضر ہوتے رہے اور ان کے ذریعہ نمبردار صاحب کا حال اور ان کی عرضداشت قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ تک پہنچتی رہی۔ ان کے وصال کا واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اپنے وصال سے پہلے اپنے لواحقین پر واضح کر دیا تھا کہ وہ دو یا تین سال ہوئے قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر مسلمان اور بیعت ہو چکے ہیں۔ مگر انہوں نے برادری کے خوف سے اس بات کو پوشیدہ رکھا ہے۔ مگر اب آخری وقت ہے اس لئے ظاہر کرتے ہیں۔ اور وصیت کی کہ ان کی نعش کو جلایا نہ جائے بلکہ اس گاؤں میں موجود ان کے پیر بھائیوں کے حوالہ کر دیا جائے اور پیر بھائیوں کو کہا کہ حضرت صاحب سے گزارش کرو کہ

Marfat.com

میری نماز جنازہ وہ خود پڑھائیں۔ چنانچہ ایک مخلص قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گجرات حاضر ہوا اور باقی اصحاب نے کوشش کی کہ سکھ برادری نمبردار صاحب کی نعش کو جلانے سے باز رہے۔ مگر یہ کوشش موثر نہ ہوئی۔ بلکہ سکھ بھوتر گئے۔ انہوں نے ایک جانب چتا تیار کر لی اور دوسری جانب گاؤں میں داخل ہونے والے راستہ پر نمبردار مذکور کے سات جوان گھبرو بیٹوں کو ننگی کرپانوں کے ساتھ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کی گھات میں متعین کر دیا۔ قبلہ گاہی یہ تمام صورت حال اپنے اس مخلص سے سننے کے بعد گجرات سے روانہ ہوئے اور جب موضع تلونڈی کے قریب پہنچے تو اس مخلص نے اشارہ کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا کہ وہ ساتوں گھبرو جوان ننگی کرپانیں لئے اس کنوئیں پر کھڑے ہیں اور درخواست کی کہ راستہ بدل لیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کوئی بات نہیں چلے آؤ۔ اور پھر

صم بکم عمی فھم لا یرجعون (البقرہ ۱۸)

ترجمہ: (یہ) بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں کہ (کسی طرح سیدھے رستہ کی طرف) لوٹ ہی نہیں سکتے۔ (فتح الحمید)

پڑھ کر ان کی طرف پھونک ماردی۔ پھر جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اس کنوئیں کے پاس سے گزرے تو ساتوں جوان یکدم اپنی کرپانوں کو زمین پر پھینک کر آپ کو پرنام کرنے لگے۔ آپ نے ان کی طرف دیکھا، مسکرائے اور جواب دے کر آگے گزر گئے۔ بعد میں سکھ برادری

Marfat.com

نے ان کو لعن طعن کی کہ تم نے سستی کیوں دکھائی تو انہوں نے کہا۔ ''حضرت صاحب پرمیشور دا روپ نیں۔ تے اسی خوش آن پئی سانوں ویلے سر عقل آ گئی تے اساں اوہناں نوں مارنے دا پاپ نہیں کیتا''۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ گاؤں پہنچے تو دیکھا کہ مخلصین کے چہرے اترے ہوئے اور غم زدہ ہیں۔ معلوم ہوا کہ نمبردار صاحب کی چتا کو آگ دکھائی جا چکی ہے آپ نے فرمایا صبر کریں اور دیکھیں کہ قدرت خداوندی کیا ظاہر کرتی ہے۔ چنانچہ کچھ دیر بعد خبر آئی کہ آگ جل کر ٹھنڈی ہو گئی ہے مگر نمبردار صاحب کی نعش مع ان لکڑیوں کے جن پر وہ رکھی تھی صحیح سلامت ہے۔ یہ بات پورے گاؤں میں پھیل گئی اور مخلصین کے چہروں پر رونق آ گئی۔ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے نمبردار صاحب کے وارثین کو بلایا اور ان کو سمجھایا کہ یہ شخص مسلمان ہے اور مجھ سے بیعت ہے۔ تم نے آگ دے لی ہے مگر وہ محفوظ ہے کیونکہ وہ مومن ہے اور عنداللہ مقبول ہے لہٰذا اب نعش ہمارے حوالہ کر دو۔ وہ مان گئے تو نمبردار صاحب کو غسل اور کفن دیا گیا۔ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا گیا (مرتب)۔

۱۹۔ یہ صفت ایک کامل شیخ کی ہے۔ چنانچہ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں پیر اپنے مریدوں کی ایسے حفاظت رکھے جیسے مرغی انڈے کی حفاظت کرتی ہے۔ (مکتوب ۴۲۔ دفتر سوم)۔

Marfat.com

۲۰۔ صاحب مقالہ سید نذیر حسین شاہ صاحب کو خیال آیا تھا کہ آپ مجھے باہر چھوڑ گئے ہیں۔مگر خود اندر تشریف لے گئے ہیں۔یہ ایک خطرہ قلبی تھا مگر اس کا جواب غیبی آواز نے یہ دیا کہ آپ "خاکِ پاک سرہند سے ہیں" اس لئے اندر تشریف لے گئے ہیں اور مصداق یہ تلمیح ہے کہ کُلُّ شَیْءٍ یَّرْجِعُ اِلٰی اَصْلِہٖ آپ کی اصل (طینت) روضہ امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ تھا اس لئے اندر تشریف لے گئے۔یہ اتصال اصل وہ فضیلت ہے جس کے لئے رومی تک نے دعا کی ہے۔

روح خود را متصل کن اے فلاں

زود با ارواح قدسِ سالکاں

۲۱۔ مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ، کراچی ۱۹۷۲ء، مکتوب ۲۶۰ دفتر اول، مکتوب ۱۰۰ دفتر سوم

بدرالدین، سرہندی: حضرات القدس (فارسی) ج ۲ ص ۲۷۰-۲۷۳

اوقاف لاہور

اس سے سمجھ آئی کے حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کا وجود اقدس آنحضرت ﷺ کی طینت (مٹی) کے بقیہ سے تیار ہوا ہے اور میرے حضرت صاحب علیہ الرحمہ کے وجود اقدس کو اس طینت (مٹی) سے حصہ ملا ہے جو حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ کے وجود اقدس کے تیار ہونے کے بعد باقی رہ گئی تھی۔گویا میرا رویا ایک بشارت تھا اس بارے میں کہ خاکِ پاکِ سرہند کے حوالے سے میرے

Marfat.com

حضرت صاحب کو طینت واصالت نبوی ﷺ سے حصہ ملا ہے۔

طینت اور اصالت نبوی ﷺ سے حضرت قبلہ گاہی علیہ الرحمۃ کے وجود اقدس کے شرف یاب ہونے کی ایک توضیح یہ بھی ہے کہ بموجب بشارت حضرت خواجہ خواجگان خواجہ محبوب عالم سیدوی قدس سرہ حضرت قبلہ گاہی علیہ الرحمۃ کو مرتبہ قیومیت تفویض ہوا تھا۔ جس کے بارے میں حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمہ نے واضح کیا ہے کہ جب تک طینت اور اصالت نبویؐ سے حصہ نہ ملے یہ دولت ہاتھ نہیں آتی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد حسب ذیل ہے:

''باید دانست کہ حصول نسبت قیومیت ہیچ کس را تا نصیبے از اصالت نداشتہ باشد، میّسر نیست'' (مکتوبات معصومیہ، مکتوب ۸۶، دفتر اوّل)

۲۲۔ ارشاد الطالبین طبع لاہور، ص: ۵۰

۲۳۔ رواہ الخطیب فی تاریخہ عن ابن مسعود وأوردہ ابن الجوزی فی الموضوعات ، قال الشیخ المحدث میرزامحمد الحارثی البدخشی رحمہ اللّٰہ: ھذاحدیث حسن، و ذکرہ العینی فی شرح الصحیح البخاری فی کتاب الجنائز۔

(التفسیر المظھری: ثناء اللہ بانی بتی النقشبندی القاضی ، تحقیق احمد عز و عنایۃ ، بیروت لبنان ۲۰۰۴ء، دارالاحیاء التراث العربی ، ج:٦، ص:۳۰۷، تحت الایۃ: منھا خلقناکم)/ فردوس

Marfat.com

الاخبار، الحافظ شیرویہ بن شهردار الدیلمی، بیروت لبنان ۱۹۸۷ء، ج:۴، ص:۳۲۵، حدیث نمبر ۶۲۸۶ والحاشیۃ علیہ /مکتوبات امام ربانی ، ج:، مکتوب نمبر:۹۹

Marfat.com

ذکر حبیب رحمۃ اللہ علیہ کم نہیں وصل حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے

Marfat.com

حضرت مولانا منظور عالم قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ذکر حبیب رحمۃ اللہ علیہ کم نہیں وصل حبیب رحمۃ اللہ علیہ سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین○ والعاقبة للمتقین ○والصلوٰة والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ○

امابعد! حضور قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں جو ساعتیں بسر ہوئیں اور جو ساعتیں سرمایۂ حیات بنیں ان میں سے بعض یادداشتیں جو ۱۹۴۷ء تک کے زمانہ پر محیط تھیں افادہ عام کی خاطر سپرد قرطاس ہیں۔ خدائے قدوس ان کو نفع بخش فرمائے آمین۔

واقعہ بیعت:

۱۹۳۶ء کا ذکر ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ گرمیوں کی تعطیلات کے سلسلہ میں گجرات شریف سے مجیٹھہ شریف ضلع امرتسر (مشرقی پنجاب) تشریف لائے ہوئے تھے

Marfat.com

ان ایام میں دہلی کے ایک بزرگ ابوالحسن شاہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے میرے بارے میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ اس بچے کو بیعت کرلیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "یہ بچہ کوئی غیر نہیں ہے یہ اپنا ہی ہے، بیعت کرلوں گا آپ فکر نہ کریں"۔ اس وقت بات یہیں ختم ہوگئی۔ یہ زمانہ طالب علمی کا تھا اور میں دسویں جماعت میں پڑھتا تھا۔

پھر ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جامع مسجد بھولے شاہ میں مغرب کی نماز پڑھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ مجیٹھہ شریف میں قیام کے دوران عموماً نمازیں یہیں پڑھا کرتے تھے اور میری بھی انتہائی کوشش ہوتی تھی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہی کے پیچھے فریضہ نماز ادا کروں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے نماز مسجد کے صحن میں ادا کی تھی۔ پھر صحن سے اٹھ کر اندر تشریف لے گئے اور مراقب ہوگئے۔ میں بھی اندر چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر میں والد صاحب، بھائی حرمت علی صاحب (عرف میاں جی) اور بھائی اللہ بخش بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آگئے۔ مراقبہ سے فارغ ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھائی اللہ بخش کو چار یا پانچ آنے دیے اور بتاشے لانے کے لئے کہا۔ وہ جلد ہی بتاشے لے کر آگیا۔

حاضرین آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور دو زانو بیٹھے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے مخاطب کرکے ارشاد فرمایا "میرے سامنے ہوجا! اور میرے دونوں ہاتھوں میں اپنے ہاتھ دے دو"۔ میں نے تعمیل ارشاد کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسنون اور مروج طریق سے بیعت

Marfat.com

فرمایا اور اپنے ہاتھ سے بتاشہ کھلایا اور پڑھنے کے لئے وظائف ارشاد فرمائے جو بحمد اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی توجہ اور نظر عنایت سے آج تک بغیر کسی کمی یا بیشی کے جاری ہیں۔

بیعت کے فوراً بعد بشارتیں اور برکات کا ورود:

حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زیر قدم آنے کا شرف: حضور رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے دو تین ماہ کا عرصہ ہوا تھا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر بائیں جانب کھڑا ہوں اور فرطِ محبت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں پر سر رکھے ہوئے ہوں۔ اچانک اندرون گنبد سے آواز آئی: ''دیکھو یہ آدمی قبر کو سجدہ کر کے شرک کا مرتکب ہو رہا ہے مگر میں اپنی اس حالت میں اللہ جل شانہ کے حضور عرض کر رہا ہوں کہ یَا اِلٰہُ الْعَالَمِیْنَ آپ خود شاہد ہیں کہ میں قبر کو سجدہ نہیں کر رہا۔ سجدہ تو صرف تیری ذات کے لئے روا ہے اور میری یہ حالت تو محض فرطِ محبت کے باعث ہے اور زار و قطار رو رہا ہوں۔

اسی عالم میں قبر مبارک شق ہو جاتی ہے اور حضور غوث اعظم علیہ الرحمۃ کا وجود مسعود قبر شریف سے بائیں سمت سے باہر آنے لگتا ہے۔ چنانچہ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے قدم مبارک سب سے پہلے باہر آئے اور اس خادم کے دونوں کندھوں پر ٹک گئے۔ میں اور زیادہ وارفتہ ہوا اور بار یدہ گریبان جوش محبت سے پاؤں مبارک کو چومنے لگا اس اثناء میں آواز آئی: ''یہ شیطان مردود تھا جس نے سجدہ اور شرک کی بابت کہا تھا۔ اب وہ دھواں

Marfat.com

بن کر دفع ہو گیا ہے۔ فکر نہ کرو"۔

مشاہدہ تحریر یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ:

انہی دنوں خواب میں دیکھا کہ جامع مسجد بھولے شاہ کے قریب آموں کا جو بہت بڑا باغ ہے میں اس باغ کے اندر داخل ہوا۔ وہاں درختوں کی ٹہنیاں اور ان کے پتے جھک جھک کر میرے کندھوں کو چھونے لگے اور میں نے دیکھا کہ ہر پتہ پر بحروف جلی تحریر ہے "یا شیخ عبدالقادر جیلانی شیأ للہ" عجیب سماں تھا عجیب لذت حلاوت اور خوشبو کہ آج تک دل ودماغ ان سے متاثر اور معطر ہیں۔ ازاں بعد ایک جانب ایک مزار پر نظر پڑی تو وہاں فاتحہ پڑھنے کے لئے حاضر ہوا۔ مگر دیکھا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ وہاں پہلے ہی سے مراقب بیٹھے ہیں۔ سبحان اللہ۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ موسم سرما میں دسمبر کی تعطیلات میں جب مجیٹھہ شریف تشریف لائے تو میں نے اوپر مذکور اپنے دونوں خواب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور عرض کیے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور بشارت دی کہ حضور غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ نے قادریہ نسبت کی تکمیل شروع ہی میں کر دی ہے۔ اب تمہارے لئے سلوک طے کرنا آسان ہو جائے گا اور بڑی برکت ہو گی اور فتوحات شامل حال ہوں گی۔

میں خود تعویذ بن کر گلے میں پڑ چکا ہوں:

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میری والدہ محترمہ نے جو قرابت داری میں حضرت

Marfat.com

صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی چچی لگتی تھیں اور نسبت توسل میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی پیر بہن تھیں، آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حضور عرض کیا کہ مولوی صاحب! منظور عالم سوتے میں ڈر جاتا ہے۔اس کے لئے تعویذ عنایت فرمائیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ متبسم ہوئے اور ارشاد فرمایا:''چاچی جی! میں خود تعویذ بن کر منظور عالم کے گلے میں پڑ چکا ہوں اور تعویذ کیا دوں؟ چنانچہ کوئی تعویذ نہ دیا۔

سچ ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا حلقہ غلامی اور قلادہ توسل سب سے بڑا تعویذ ہے اور بلاشبہ ہر دنیاوی مصیبت اور اخروی عذاب سے رہائی اور نجات اسی تعویذ کی برکت سے ہے اس کے ہوتے ہوئے کسی اور تعویذ کی ضرورت نہیں۔ بلکہ اس کے مقابل دیگر ہر تعویذ بیکار محض ہے۔ کیونکہ وہ ان اوقات پر چنداں کام نہیں آتا جو اوپر مذکور ہوئے۔ چنانچہ مشکوٰۃ شریف میں توسل کی برکات کے بارے میں درج ہے۔

عن ابن المنكدر ان سفينة مولىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم اخطأ الجيش بارض الروم او اسر فانطلق هارباً يلتمس الجيش فاذا هو بالاسد فقال ياابالحارث ! انامولىٰ رسول الله صلى الله عليه وسلم كان من امرى كيت و كيت فاقبل الاسد لم بصبصة حتى قام الى جنبه كلماسمع صوتاً اهوى اليه ثم اقبل يمشى الى جنبه حتى بلغ الجيش ثم رجع الاسد رواه فى شرح السنه [2]

Marfat.com

ترجمہ: ابن المنکدر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روم کے علاقے میں رسول اللہ ﷺ کے غلام سفینہ اسلامی لشکر سے بچھڑ گئے یا کسی کام کی وجہ سے الگ ہو گئے۔ ازاں بعد لشکر کو تلاش کرنے لگے۔ اچانک ایک شیر سامنے آ گیا۔ آپؓ نے فرمایا اے شیر! میں رسول اللہ ﷺ کا غلام ہوں۔ میرا حال ایسا ایسا ہے (یعنی لشکر سے بچھڑ گیا ہوں) تو شیر آپؓ کے آگے دم ہلانے لگا۔ یہاں تک کہ آپؓ کے پہلو میں ساتھ ساتھ چلنے لگا۔ جب بھی کوئی (خطرے کی) آواز سنتا تو اس کی طرف لپکتا۔ اور پھر واپس آ کر آپ کے پہلو میں چلنے لگتا۔ حتی کہ آپؓ لشکر میں پہنچ گئے تو شیر واپس ہوا۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے قصیدہ شریف میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے

ومن تکن برسول اللّٰہ نصرته ان تلقه الاسد فی آجا مها تجم [۳]

ترجمہ: جسے رسول اللہ ﷺ کی مدد حاصل ہوا سے اگر شیر اپنی کچھاروں میں دیکھ لیں تو رک جائیں (اس پر حملہ نہ کریں)۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی تو بہت بڑا شرف اور اعلیٰ تعویذ ہے۔ جبکہ آپ ﷺ کے غلاموں کی غلامی اور پھر آپ ﷺ کے غلاموں کے غلاموں کی غلامی متواتر سلسلہ نسبت بھی سراسر فضیلت اور کیمیاء ہے اور یہی توسل ہے جو قیامت تک جاری ہے۔

Marfat.com

چنانچہ مشکوٰۃ شریف سے حضور ﷺ کی غلامی درغلامی کی اسی نسبت جاریہ ومتواترہ کی فضیلت کے بارے میں ایک روایت درج ذیل ہے۔

عن ابی سعید الخدریؓ قال قال رسول اللّٰہ ﷺ یاتی علی الناس زمان فیغز وفئام من الناس ۔فیقولون ھل فیکم من صاحب رسول اللّٰہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح لھم ثم یاتی علی الناس زمان فیغزو فئام من الناس فیقال ھل فیکم من صاحب من صاحب اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ فیقولون نعم فیفتح لھم متفق علیہ۔

وفی روایۃ المسلم قال یاتی علی الناس زمان یبعث منھم البعث فیقولون افطروا ھل تجدون فیکم احداً من اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ فیوجد الرجل فیفتح لھم ثم یبعث البعث الثانی فیقولون ھل فیھم من رای اصحاب رسول اللّٰہ ﷺ فیفتح لھم ثم یبعث البعث

Marfat.com

الثالث فيقال انظروا هل ترون فيهم من راى من راى
اصحاب النبى ﷺ ثم يكون بعث الرابع فيقال
انظروا هل ترون فيهم احداً راى من راى احداً راى
اصحاب رسول اللّٰه ﷺ فيوجد الرجل فيفتح له [4]

ترجمہ: حضرت ابوسعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ ان میں سے ایک گروہ جنگ کرے گا تو وہ کہیں گے کیا تمہارے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اٹھائی ہو۔؟ جواب ملے گا ''ہاں'' چنانچہ ان کو فتح دے دی جائے گی۔ ازاں بعد پھر ایک زمانہ آئے گا کہ کچھ لوگ جنگ کریں گے تو پوچھا جائے گا کیا ان کے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کی صحبت اٹھائی ہو[5]۔ جواب دیں گے ''ہاں'' تو ان کو فتح دے دی جائے گی۔ ازاں بعد پھر ایک زمانہ آئے گا اور پھر لوگوں کا ایک گروہ جنگ میں مشغول ہوگا۔ چنانچہ پوچھا جائے گا ان کے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے

Marfat.com

جس نے اس شخص کی صحبت اٹھائی ہو جس نے رسول اللہ ﷺ
کے اصحاب کی صحبت اٹھائی ہے۔ جواب دیں گے
''ہاں'' چنانچہ ان کو فتح بخش دی جائے گی۔ یہ روایت
بخاری اور مسلم دونوں نے کی ہے۔ (متفق علیہ)

البتہ مسلم کی ایک روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا کہ ان میں سے ایک لشکر جنگ کے لئے بھیجا جائے گا۔ تو وہ پوچھیں گے دیکھو ان کے درمیان رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں سے کوئی ہے۔ پھر ایسا شخص مل جائے گا تو انہیں فتح و نصرت بخش دی جائے گی۔ پھر اسی طرح ایک دوسرا لشکر بھیجا جائے گا تو پوچھیں گے کیا ان کے درمیان کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہو۔ پھر اس بنا پر فتح بخشی جائے گی۔ پھر ایک تیسرا لشکر بھیجا جائے گا تو پوچھا جائے گا۔ دیکھو ان کے مابین کوئی ایسا شخص موجود ہے جس نے اس شخص کو دیکھا جس نے رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو دیکھا ہے۔ پھر ایک چوتھا لشکر ہوگا اور پوچھا جائے گا۔ دیکھو کیا تمہیں ان کے درمیان کوئی ایسا آدمی نظر آتا ہے جس نے اس شخص کو دیکھا ہو جس کی نظر اس آدمی پر پڑی ہو جس نے رسول اللہ ﷺ

Marfat.com

کے اصحاب کو دیکھا ہو۔ پھر ایسا شخص مل جائے گا تو اسے فتح ونصرت بخش دی جائے گی۔

ان دونوں روایات سے واضح ہوا کہ بعض اسلامی لشکروں کو اس بنا پر فتح بخشی جائے گی کہ ان میں صحبت نبویہ ﷺ کی سند رکھنے والا کوئی شخص موجود ہوگا۔ پہلی روایت میں اس صحبت پاک کا سلسلہ سند تین درجات تک مذکور ہوا ہے۔ چنانچہ صحابی، تابعی اور تبع تابعی منصوص ہوئے اور دوسری روایت میں سلسلہ سند میں چوتھی کڑی بھی مذکور ہوئی یعنی وہ شخص جس نے تبع تابعی کو دیکھا۔ البتہ اگلی کڑیاں جو مذکور نہیں ہوئیں تو اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہئے کہ صحبت نبوی کے سلسلہ برکت کی اسناد یہیں تک ہے اور آگے خانہ خالی ہے۔

استغفر اللّٰہ واتوب الیہ

یقیناً اگر آنحضرت ﷺ کی نبوت اور اس کا فیض قیامت تک جاری ہے اور بلاشبہ جاری ہے تو واضح رہے کہ صحبت نبوی ﷺ کی برکت اور اس سے توسل کا سلسلہ اسناد بھی قیامت تک جاری ہے اور الحمدللہ! کہ یہ تعویذ میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کرم سے میرے گلے میں پڑا ہے۔

سب مہمات سر ہو جائیں گی:

۱۹۴۰ء کا واقعہ ہے کہ مجھے بسلسلۂ ملازمت لائل پور (فیصل آباد) رہنے کا اتفاق ہوا۔ ان دنوں ہندوستان (برصغیر) میں ہندوؤں کے تعصب کے باعث

Marfat.com

مسلمانوں کو ملازمت کم ہی ملتی تھی۔ بہر حال محکمہ زراعت کے جس دفتر میں، میں کام کرتا تھا وہاں ڈپٹی ڈائریکٹر اور ہیڈ کلرک دونوں سکھ تھے اور ڈپٹی ڈائریکٹر کے ایک غلط آرڈر کی بنا پر میری ان دونوں سے ٹھن گئی۔ اس سلسلہ میں تصفیہ کرانے کے لئے لاہور سے ایک انگریز ڈائریکٹر بھی آیا مگر تصفیہ نہ ہو سکا چنانچہ بندہ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں ایک عریضہ ارسال کیا اور نفس واقعہ عرض کر دیا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً تسلی و تشفی سے نوازا اور پڑھنے کے لئے ایک وظیفہ تحریر فرما دیا۔ جسے میں نے ابھی چند یوم ہی پڑھا تھا کہ ایک رات خواب میں دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ایک مسجد میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ پھر اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بڑے جوش کے عالم میں ایک دائرے میں گھومتے ہوئے فرمانے لگے کہ برخوردار یہ وظیفہ (جو ایک سورت کی چند آیات پر مشتمل تھا) پڑھا کرو۔ اور ساتھ اسے پڑھنے کے بارے میں کچھ اسرار و رموز بھی بیان فرمائے۔ یعنی یہ کہ فلاں آیت پر ضرب دیا کرو سب مہمات سر ہو جائیں گی۔

مجھے یاد ہے کہ ایسے اسباب پیدا ہوئے کہ پندرہ بیس یوم کے اندر میں نے وہاں سے استعفیٰ دے دیا جو منظور ہو گیا اور پھر جس دن میں نے وہاں ملازمت سے سبکدوشی پائی اسی دن مجھے امرتسر میں ایک دوسری ملازمت کی تقرری کا پروانہ مل گیا۔ بعد ازاں میں نے یہ وظیفہ اپنے بعض اہل محبت کو بھی بتایا جن کو ان کے افسران بالا نے ناجائز طور پر تنگی اور تکالیف سے دوچار کر رکھا تھا۔ انہوں نے اسے پڑھا تو حضور قبلہ عالم قدس سرہ کے طفیل

Marfat.com

نجات پائی الحمدللہ۔

میرا قیام لاہور اور حضرت پیر سید محمد عباس شاہ بلخی و بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات:

مجھے لاہور میں بسلسلہ ملازمت دو سال کے لگ بھگ رہنا پڑا۔اس دوران کئی واقعات پیش آئے۔مگر اہم ترین واقعہ سلسلہ چشتیہ کی ایک نہایت برگزیدہ اور یکتائے روزگار ہستی حضرت سید عباس علی شاہ صاحب بلخی و بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کا نصیب ہونا ہے۔جنہوں نے بہ برکت میرے حضور قبلہ عالم قدس سرہ بالآخر اس بندہ کو اپنے سلسلہ کی اجازت اور خلافت سے سرفراز فرمایا۔

حضرت پیر سید عباس علی شاہ بلخی و بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک اجمالی تعارف:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے ارشاد کے مطابق حسنی حسینی سید ہیں[6]۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد محترم حضرت سید ناصر علی شاہ صاحب بلخی و بخاری سلسلہ چشتیہ کے اکابرین وقت میں سے تھے اور دین حق کی حمایت میں ان کا کردار نہایت مجاہدانہ تھا۔چنانچہ جس زمانے میں افغانستان میں مغربی روش پر عمل کا تقاضا عام ہو رہا تھا اور عریانیت کا رجحان رواج پا رہا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکومت وقت کو اولاً بہت نرمی سے سمجھایا۔مگر جب اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت پر کان نہ دھرے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پورے شدومد سے صدائے احتجاج بلند کی۔جس پر والی افغانستان خان حبیب اللہ خان نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو نظر بند کر دیا اور ظلم وستم کا نشانہ بنایا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اسے جیل سے یہ دوبیتی ارسال کی جسے بعد میں ہمارے سامنے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

فرزند حضرت پیر سید عباس علی شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ بڑے پیارے انداز میں پڑھا کرتے تھے۔

سادات افضل اند، کہ دارند نسب جلی
اولاد مصطفیٰ و جگر گوشہ علی
بر فعل شان نظر مکن، اے خرز جاہلی
الصالحون للہ و الطالحون لی

معلوم ہوتا ہے کہ اپنے والد ماجد کی وفات کے بعد حضرت پیر سید محمد عباس علی شاہ صاحب بلخی و بخاری اپنے وطن مالوف سے نکل کھڑے ہوئے اور بلاد اسلامیہ افریقہ، روس، چین، جاپان اور بنگال کی سیاحت کرتے رہے۔ ازاں بعد ساٹھ (۶۰) برس کا طویل عرصہ عمر حجاز مقدس (سعودی عرب) میں قیام پذیر رہے۔ پھر حضور پُرنور سید المرسلین وخاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشاد اور بشارت سے ہندوستان (برصغیر) میں وارد ہوئے اور تمام ہندوستان میں خوب گھومے پھرے[8]۔ آخر الامر، لاہور میں قیام پذیر ہوئے تو حضرت مخدوم علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار میں ایک مدت تک مثنوی مولانا روم کا درس دیتے رہے۔

حضرت پیر سید محمد عباس علی شاہ صاحب بلخی رحمۃ اللہ علیہ چاروں سلاسل چشتیہ، قادریہ، سہروردیہ، اور نقشبندیہ میں اجازت وخلافت یافتہ تھے۔ ایک دفعہ راقم نے ان اجازتوں اور خلافتوں کے بارے میں استفسار کیا کہ کس کس شیخ سے حاصل ہوئیں تو ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

1۔ بیعت توسل واجازت اساسی سلسلہ چشتیہ میں از حضرت امیر بادشاہ کابلی کرہ دامن

2۔ اجازت سلسلہ قادریہ۔ از حضرت اخوندزادہ نجم الدین معروف بہ حضرت تنہا صاحب

3۔ اجازت سلسلہ سہروردیہ۔ حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان کے ایک بزرگ سے جن کا اسم گرامی نہ اس وقت راقم نے تحریر کیا اور نہ اب یاد ہے

4۔ اجازت سلسلہ نقشبندیہ۔ از حضرت خالد قرزی مغرب زمینی۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دو صاحبزادے اور دو صاحبزادیاں ہیں۔ بڑے صاحبزادہ صاحب سید محمد خالد شاہ بلخی و بخاری ہیں۔ صدر محمد ایوب خان کے زمانہ میں اسمبلی ممبر رہے۔ اور آج کل درگاہ پر ہی ہوتے ہیں۔ چھوٹے صاحبزادہ صاحب سید محمد روشن علی بلخی و بخاری ہیں جو اسلام آباد میں کسی گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ میں ایک کلیدی آسامی پر فائز ہیں۔

تاریخ وصال:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ایک سو آٹھ (۱۰۸) سال کی عمر میں مورخہ ۱۴ شعبان المکرّم ۱۳۶۴ھ بمطابق ۲۴ جولائی ۱۹۴۵ء کو ہوا۔ مزار اقدس لاہور میں سانده خورد میں واقع ہے اور زیارت گاہ عوام وخواص ہے سالانہ عرس بھی ہوتا ہے[1]۔

Marfat.com

بعض ارشادات:

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا: ہندوستان اور پنجاب کا کوئی آستانہ ایسا نہیں ہے جہاں فقیر نے حاضری نہیں دی ۔ایک بار فرمایا: حضرت مولانا شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ نے (۳۶) بار مجھ سے ملاقات کی ۔ چنانچہ ایک بار لوگوں نے حضرت میاں صاحب شرقپوری سے پوچھا کہ آپ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس کیوں جاتے ہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا میں اپنی مسلمانی کو آئینہ میں دیکھنے جاتا ہوں۔

امیر ملت الحاج الحافظ سید جماعت علی شاہ صاحب علی پوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا یار محمد بہاولپوری رحمۃ اللہ علیہ اور بعض دیگر اکابرین وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو شیخ الشیوخ کے لقب سے پکارتے تھے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہوئے تو میں اپنے حضور قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور یہ اطلاع دی ۔ تو میرے حضور قبلہ عالم قدس سرہ نے ارشاد فرمایا حضرات اکابرین کے کامل ترین نمونہ کے حامل حضرت دنیا سے رخصت فرما گئے ہیں۔ کاش کہ میں بار بار جاتا اور ملتا۔

حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی میرے حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ذیل کے جملے متعدد مواقع پر میرے سامنے ارشاد فرمائے منظور عالم! آپ کے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت ہی کامل ہستی ہیں۔ میں بڑے بڑے اہل علم اور مشائخ سے

Marfat.com

ملاقی ہوا ہوں مگر فیضان کی جوگرمی اور وسعت میں نے اس مرد کے سینہ میں دیکھی ہے وہ بہت کم حضرات میں نظر آتی ہے۔طریقہ نقشبندیہ کی تعلیمات اور فیوض و برکات کا کامل ترین نمونہ دیکھنے میں آیا ہے۔

اور کئی مواقع پر یہ بھی ارشاد فرمایا:''منظور عالم! از حد خوش قسمت ہو کہ اس زمانہ میں ایسے کامل مرد سے تمہیں بیعت نصیب ہوئی ہے''

حضرت پیر سید محمد عباس علی شاہ بلخی و بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے میری پہلی ملاقات کا واقعہ:

یہ واقعہ ۱۹۴۳ء میں یوں پیش آیا کہ ایک صاحب جوان کے مرید تھے۔ پکی ٹھٹھی نزد سمن آباد میں میرے گھر کے پڑوس میں رہتے تھے انہوں نے ایک دفعہ اپنے پیرو مرشد کی دعوت کی اور اس موقع پر جہاں اپنے دیگر احباب کو بلایا مجھے بھی دعوت دی۔

راستہ میرے گھر کے بیرونی دروازہ کے آگے سے گزرتا تھا اور میں وہاں کرسیاں ڈال کر اپنے ہم نشینوں کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ اتنے میں حضرت موصوف رحمۃ اللہ علیہ کا تانگہ آیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تانگہ کو قریبی مسجد کے پاس روکا اور پھر تانگہ سے نیچے اتر کر مسجد کے اندر چلے گئے۔تحیۃ المسجد کے نوافل ادا کئے اور ازاں بعد پیدل میزبان کے مکان کی طرف رواں ہوئے۔راستہ میں میرے مکان کے پاس سے گزرے تو مجھ اور میرے ہم نشینوں کو السلام علیکم کہا اور پھر ان سے مصافحہ کیا۔ازاں بعد جب اپنے مذکور مرید کے ہاں سے واپس ہوئے اور میرے گھر کے پاس سے دوبارہ گزرے تو اس

Marfat.com

بار میں نے خود درخواست کی کہ چند ساعات میرے غریب خانہ کو بھی رونق بخشیں۔انہوں نے شرف قبولیت سے نوازا وراندرون خانہ تشریف لے آئے۔اس وقت گھر میں میرے قبلہ والد بزرگوار علیہ الرحمۃ کے علاوہ ایک عزیز بھی موجود تھے۔

حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب میرے ہاں سے واپس ہوئے تو ارشاد فرمایا ''آئندہ اتوار کو آپ سب کی دعوت میرے ہاں ہے'' ہم نے قبول کیا اور آئندہ اتوار ہم تین آدمی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مکان ،واقع ساندہ شمس الدین (لاہور) پہنچ گئے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے تپاک سے بٹھایا اور خیر و عافیت دریافت کرنے کے بعد نسبت روحانی کے بارے میں میرے قبلہ والد محترم علیہ الرحمۃ سے گفتگو کا آغاز فرمایا۔ازاں بعد کچھ دیر مراقبہ کیا پھر میرے والد صاحب کو فرمایا یہ وظیفہ پڑھ لیا کریں پھر میرے عزیز کو فرمایا آپ بھی یہ وظیفہ پڑھا کریں۔ازاں بعد میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا یہ وظیفہ تم بھی پڑھ لیا کرو۔

یقین جانیے کہ اس وقت میرے دل میں اپنے حضرت صاحب علیہ الرحمۃ کا تصور اور فیض زوروں پر موجزن تھا۔چنانچہ میں نے ادب سے کہا شاہ صاحب!میں سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ومجددیہ میں بیعت ہوں۔ البتہ آپ کا فرمودہ وظیفہ ضرور پڑھوں گا مگر پہلے اپنے حضرت صاحب سے اجازت لے لوں کیونکہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ ومجددیہ میں اپنے پیرومرشد کی اجازت کے بغیر وظائف پڑھنے کی ممانعت ہے۔

مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میری بات سن کر حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

فوراً مراقب ہو گئے۔ اور بعدہ فرمایا "ان کی طرف سے بھی اجازت ہے۔ تم اجازت کے لئے لکھ دو"۔ چنانچہ میں نے گجرات شریف کے پتہ پر حضرت صاحب کی خدمت میں عریضہ تحریر کیا اور اس میں سارا واقعہ بیان کر کے وظیفہ پڑھنے کے لئے اجازت کی درخواست کی۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ نے جوابی والا نامہ میں اجازت دے دی۔

ازاں بعد حالات نے یکا یک پلٹا کھایا اور حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے میرے اندرون کو اس طرح جذب کیا کہ بالآخر مجھے اپنے آستانہ مبارک پر سانندہ لے گئے اور میں عرصہ چھ ماہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں مقیم رہا۔ اس دوران حضرت بلخی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے قرب میں جو کچھ دیکھا اور جو کچھ بیتا یہ ایک الگ موضوع اور لمبی داستان ہے اور کسی دوسری مناسب کی متقاضی ہے۔ لہٰذا اس سے صرف نظر کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہاں اس وقت مقصود صرف حضرت صاحب علیہ الرحمۃ سے حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقاتوں کا ذکر ہے۔

حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے مشتاق ہوئے اور اولاً خود آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آئے:

ایک دن حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے فرمایا: "آپ کے حضرت صاحب جب بھی لاہور تشریف لائیں آپ مجھے اطلاع دیں۔ میں پہلے ملاقات کرنا چاہتا ہوں۔ انہیں تکلیف نہ دیں" چنانچہ ایک دن مجھے اطلاع ملی کہ حضور قبلہ عالم لاہور میں بھائی ناظر حسین صاحب کے ہاں (محلّہ فیض

Marfat.com

باغ) تشریف لائے ہیں۔اس وقت میرا قیام حضرت بلخی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ کے آستانہ پر تھا۔لہٰذا میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت صاحب اسٹیشن کے قریب ایک آبادی میں تشریف لائے ہیں اور مجھے وہاں آپ کی خدمت میں حاضر ہونا ہے۔اور پھر ان اطلاعی فقرات کے ساتھ ہی بغیر کسی توقف کے حضرت بلخی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ میرے ہمراہ چل پڑے۔ہم دونوں بھائی ناظر حسین صاحب کے مکان پر آگئے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا قیام مکان کی بالائی منزل پر تھا۔میں سیڑھیوں سے اوپر جانے لگا تو حضرت بلخی شاہ صاحبؒ نے ارشاد فرمایا ''میری آمد کا ذکر نہ کرنا''اور میرے ساتھ سیڑھیاں چڑھنے لگے۔یہاں تک کہ جب میں نے بالائی منزل کے دروازے پر دستک دی اور پھر دروازہ کھلنے پر اندر قدم رکھا تو حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی میرے ساتھ ہی اندر پہنچے۔

سردیوں کا موسم تھا۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ چارپائی پر لحاف میں بیٹھے تھے اوراحباب سے گفتگو میں مصروف تھے۔ میں نے آپ کے پاس قدم رکھتے ہی عرض کیا حضور! میرے ساتھ حضرت بلخی شاہ صاحب بھی تشریف لائے ہیں'' آپؒ اٹھ کھڑے ہوئے مصافحہ کیا اور پھر انہیں باصرار اپنے پاس چارپائی پر بٹھایا۔ازاں بعد دونوں حضرات اپنے اپنے سلاسل اور مشائخ طریقت کے بارے میں

Marfat.com

باتیں کرنے لگے۔

حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف سے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اعزاز میں دعوت:

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے بعد جب حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ رخصت ہونے لگے تو انہوں نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے کہا'' کل آپ سانده تشریف لائیں'' حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا کہنا منظور فرمایا۔ ازاں بعد جب حضرت بلخی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ نے واضح کیا کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اعزاز میں کھانے کی دعوت کے لئے کہہ رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اس طرح دن کا کچھ حصہ ان کے ہاں قیام کریں تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

''شاہ صاحب! بندہ آپ کے شہر اور آپ کی ولایت میں محض ایک دن یا ایک رات کے لئے آیا ہے[12] اتنی فرصت کہاں؟[13] کہ دعوتیں قبول کروں''

حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

''غریب الوطن ہوں۔ اور آپ کی باجگزاری میں مقیم ہوں۔ دن کاٹ رہا ہوں لہٰذا برکت حاصل کرنیکا موقع دیں اور ضرور تشریف لائیں''[14]

حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ نے دعوت قبول فرمائی[15] اور حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو سانده میں ان کے آستانہ تک لانے کی خدمت میرے سپرد کی۔ چنانچہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اگلے روز نماز ظہر کے بعد سانده تشریف لے

Marfat.com

گئے۔ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے تپاک سے اور نہایت محبت بھرے انداز سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا استقبال کیا۔ پھر کھانا کھانے کے بعد کچھ دیر تک دونوں بزرگ، احباب کے درمیان بیٹھے رہے۔ ازاں بعد حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے خاص حجرہ میں لے گئے۔ اس وقت ان دونوں حضرات کے سوا اور کوئی آدمی شریک نہیں تھا اور حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے خوب دل بھر کر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے باتیں کیں۔ پھر جب حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لائے تو کچھ دیر احباب میں بیٹھے۔ پھر حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے رخصت ہو کر گجرات کے لئے روانہ ہو گئے۔

یہ اللہ پاک کا مال ہے۔ میرا بھی ہے اور آپ کا بھی:

اس دن عشاء کی نماز کے بعد راقم نے حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا۔ ''حضرت صاحب سے تنہائی میں کیا باتیں ہوئیں؟'' آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: ''حضرت صاحب سے انیس (۱۹) باتیں ہوئی۔ ان میں سے ایک بات آپ کے متعلق ہوئی اور وہ یہ ہے کہ میں نے عرض کیا کہ اس برخوردار کو مجھے عنایت کر دیں۔ مگر آپ نے ارشاد فرمایا: ''یہ اللہ پاک کا مال ہے۔ میرا بھی ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی'' میں نے عرض کیا'' میں آپ کے باغ کو خراب نہیں کروں گا۔ بلکہ کوشش کر کے اور پھل پھول لگاؤں گا۔ آپ خاموش رہے۔ کیا کروں؟ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو کلیتہً میرے حوالے کرنا منظور نہیں فرمایا۔ اور صرف اتنا فرمایا: یہ میرا بھی ہے اور آپ کا بھی'

Marfat.com

ہماری نسبت کو کیسا پایا؟

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کمال خوش وقتی اور فرط محبت کے عالم میں اپنے چند مریدین کو ساتھ لئے اپنے گھر کے سامنے واقع کھیتوں کی جانب چل دیے۔ اور کچھ دور جا کر ایک کھیت کے کنارے زمین پر بیٹھ گئے اور مراقب ہو گئے۔ بعدہ گھر کی جانب واپس روانہ ہوئے۔ ان ایام میں آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے فصوص الحکم، کلیات شمس تبریزی اور چند دینی کتب باقاعدگی کے ساتھ پڑھایا کرتے تھے۔ چنانچہ اثنائے راہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا "ہماری نسبت کو کیسا پایا؟" مجھ پر میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تصور کا غلبہ ہوا اور نسبت نقشبندیہ اور نسبت چشتیہ دونوں اپنے عروج پر ظاہر ہوئیں اور میرے منہ سے فی البدیہہ یہ الفاظ نکلے جب نسبت چشتیہ کا ورود ہوتا ہے تو ایسے معلوم ہوتا ہے کہ گویا سورج میرے سامنے میری ہتھیلی پر ہے اور میری رفعت اور میری عظمت کے سامنے سب دنیا ہیچ ہے۔ لیکن جب یہ ورود غائب ہوتا ہے تو ایسا محسوس ہوتا ہے کہ دنیا میں سب سے نکمی اور بیکار چیز صرف میں ہوں، مگر نسبت نقشبندیہ کا یہ عالم دیکھتا ہوں کہ اس کے فیضان کے ورود کے وقت نہ تو بہت عروج اور رفعت پر ہوتا ہوں اور نہ کبھی اپنے آپ کو اتنا نکما اور بے کار پاتا ہوں۔ بلکہ یہ نسبت سینہ میں سلگتی آگ کی طرح ہے جو ہمہ وقت فیض بخش ہے اور کبھی غائب نہیں ہوتی"

اس پر حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

Marfat.com

''آپ پر ابھی تک نسبت نقشبندیہ کا غلبہ ہے''

صنما! رہ قلندر......:

حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مکتوب حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے نام:

حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا یہ مکتوب گرامی جو حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہے ان کی بلند نگاہی' عالی مشربی' طلب مزید' کمال عقیدت اور حسن سوال کا آئینہ ہے اور کمالات ولایت میں حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے مقام جلیل کو واضح کرتا ہے کیونکہ حضرت بلخی شاہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ سے ''مقام قلندر'' کا سوال کرتے ہوئے ایک مکتوب میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کو تحریر کیا تھا:

صنمارہ قلندر سزد ار بمن نمائی

کہ دراز دور بینم رہ و رسم پارسائی

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ نے (مرتب کو) فرمایا تھا: ''ان دنوں حضرت ابوعلی قلندر رحمۃ اللہ علیہ (۶۰۵ھ ـــــ ۷۲۴ھ) کا فیضان مجھ پر پورے غلبہ سے وارد تھا۔ چنانچہ جب حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اصرار زیادہ ہو گیا تو وہ فیضان اور وہ عالیشان مقام میں نے ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔'' (مرتب)

چنانچہ کچھ عرصہ بعد جبکہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجیٹھہ شریف آئے ہوئے تھے،

Marfat.com

میرا ارادہ ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری دوں۔ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا تو وہ خود میرے ہمراہ چلنے کو تیار ہو گئے لیکن پھر کسی مجبوری کی بنا پر رُک گئے۔ اور ایک مکتوب حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوب کے جواب میں لکھ کر مجھے دیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اسے پڑھ کر سناؤ۔ میں نے تعمیل ارشاد کی اور ازاں بعد التماس کی کہ اجازت فرمائیں کہ میں اس مکتوب کی ایک نقل اپنے پاس بطور تبرک رکھ لوں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت دے دی اور فرمایا: "یہ مکتوب اپنے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں پیش کر دینا"

یہ مکتوب گرامی جہاں حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عالمانہ بصیرت اور فاضلانہ شخصیت کو ظاہر کرتا ہے اور واضح کرتا ہے کہ قلندر اور قلندریت کے بارے میں ان کا تحریر کردہ فکر تمام تر صحت اور پختگی کے ساتھ وہی ہے جسے حضرت ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ مکتب کے ارباب دانش و بصیرت نے انسان کامل کے بارے میں بیان کیا ہے، وہاں حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس اعترافِ حقیقت کو بھی محفوظ رکھتا ہے جو انہوں نے اپنے تمام تر علمی اور عرفانی فضائل اور کمالات کے کامل شعور اور احساس کے باوجود میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات کے بارے میں نقل کیا اور وہ یہ کہ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو انسان کامل کے مرتبے پر فائز دیکھ رہے تھے اور مستزاد یہ کہ مرید لوگوں کو اس عالی درجہ تک پہنچانے میں ان کی دعا پر یقین رکھتے تھے۔ اور بدیں وجہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے محبت نہیں بلکہ عشق کرتے تھے۔ چنانچہ وہ اشعار جو انہوں نے اپنے مکتوب کے آخر میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو دعا دیتے ہوئے لکھے ہیں میرے اس دعویٰ کو ثابت کرتے ہیں اور وہ یہ ہیں:

Marfat.com

ہلہ پیوستہ سرت سبز و لبت خنداں باد ہلہ پیوستہ دل عشق زتو شاداں باد
غم پرستے کہ ترا بیند وشادی نہ کند ہمہ سرزیر وسیاہ کاسہ وسرگرداں باد

ترجمہ: حبذا! ہمیشہ سرسبز رہیں اور آپ کے لب خنداں رہیں۔

حبّذا عشق کا دل سدا آپ سے مسرور رہے۔

غم واندوہ کا مارا ہوا جو شخص آپ کو دیکھے اور خوشی نہ منائے وہ سراسر رسوا، بے مراد اور بے ٹھکانہ رہے۔

اسی طرح آغاز مکتوب کے یہ دو شعر:

مہر درخشاں فیض، ماہ فروزاں فضل حضرت پیر حبیب، شمع راہ اتقا
رہبر راہ وصول، مہر سپہر قبول بالغ امر رسول، مردم چشم حیا

اور مکتوب الیہ کے بارے میں یہ القابات عظیم البرکۃ، العالم، الفاضل، جامع المحاسن والمحبۃ، غریق بحر المشاہدۃ، محی سنن الشریعہ، ماحی رسوم الشرک والبدعۃ، واصل باللہ اور پھر آخر میں حبیب اللہ الحبیب صاحب یعنی پیارے حبیب اللہ صاحب یہ سب القابات حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ان کے کمال حسن اعتقاد پر دلالت کرتے ہیں اور یہ آخری ترکیب آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ان کے والہانہ پیار پر۔

قارئین کرام! یہ پورا مکتوب گرامی چونکہ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جذبہ وفکر کا حامل ہے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ان کے حسن اعتقاد اور محبت

Marfat.com

واخلاص کا آئینہ ہے لہٰذا ایک تاریخی یادداشت کی حیثیت سے محفوظ کرنے کے لئے اور عام استفادہ کی خاطر اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

فارسی متن مکتوب ۱۶

حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مہر درخشاں فیض ۱۷، ماہ فروزاں فضل ۱۸ حضرت پیر حبیب ۱۹، شمع راہ اتقا ۲۰ راہبر راہ وصول ۲۱، مہر سپہر قبول ۲۲ بالغ امر رسول ۲۳، مردم چشم حیا ۲۴

بملاحظہ عظیم البرکت، العالم الفاضل، جامع المحاسن والمحبت ۲۵، غریق بحر المشاهدة ۲۶، محی سنن الشریعة ۲۷، ماحی رسوم الشرك والبدعة ۲۸، واصل باللہ، المولانا حبیب اللہ الحبیب صاحب

ایها الحضرة الحبیب! السلام علیکم مکتوب گرامی شما بوقت سعید رسید شرح صمارۂ قلندر ومقام قلندر (بس) بلند است۔ قلندر و رند گاہے بہ فراق (است)، گاہے بوصال گاہے بصیر گاہے ضریر، گاہے بظہور وگاہے بہ بطون وگاہے بجلال وگاہے بجمال وگاہے بہ لطیف وگاہے بکثیف۔

اے حضرت حبیب! ہر کہ کل دیدہ او کل گردیدہ۔ وہر کہ کل گردیدہ۔ او بمرتبہ "من عرف نفسه فقدعرف ربه ۲۹!" رسیدہ۔ ودر وادی ایمن در آمدہ ۳۰۔ وہر مرادے

Marfat.com

کہ خواہی از خود یابی یا حضرۃ الحبیب ! ان فھمت ،علی اللّٰہ قصد السبیل ۳۱۔

نیست شنو آنکہ گوینده بود شاه اندر کسوت بنده بود ۳۲

ہست الآن کما کان اے حبیب عشق ظاہر کرده اشکال عجیب ۳۳

یاد درام از حدیث عاشقان عشق آمد مبداء ہر دوجہاں ۳۴

وان خیالات از کمال عشق خواست این جہاں عین خیالات شماست ۳۵

مرخیالم ازره عشق است وبس شرح این رامے نہ داند ہیچ کس ۳۶

وضع دیگر کن، ولا گفتار را طرح دیگر بند ، مردستار را ۳۷

اے دوست! نقشبند پیران نقشبند! عشق ومانی وشوق (است) کہ آن (بقلم) ابداع واختراع، اشکال گونا گوں، تصاویر از اندازۂ ادراک بیرون (را) برلوح دل کشیده۔ وطراز جہاں وجہانیان را بکمال صنعت ونہایت فطرت برصحیفہ آورید ه۔ و (بعدازاں درآن ہا)۔ جمال بے مثال ''کنت کنزاً مخفیاً ۳۸ ''فاحببت ان اعرف'' ۳۹ درجلوۂ ''فخلقت الخلق'' ۴۰ مشاہدہ فرموده ۔ (بطوریکہ) نہ تشبیہ راه درو گنجائش (بود۔و) نہ تزیہہ ابدو آرایش۔ از کمال حیرت اے دل! عشرت است ۴۱۔

اے حبیب من! ہر کہ درنیستی رفتہ۔ او از جنس ہستی رستہ۔ واز جمیع مذاہب ومِلل وخِلل گذشتہ۔ وہیچ شی را جز ہست حقیقی نہ فہمیده۔ بمعراج فلک رسیده۔ مقرب حق گردیده کہ نیستی قرب الٰہ است۔

Marfat.com

قرب نے بالا زپستی رفتن است　　قرب حق از قید ہستی رستن است

اشعار دعائیہ از بلخی

ہلہ پیوستہ سرت سبز ولبت خنداں باد　　ہلہ پیوستہ دل عشق زتو شاداں باد
غم پرستے کہ ترا بیند وشادی نہ کند　　ہمہ سرزیر و سیاہ کاسہ و سرگرداں باد

زیادہ......والسلام

از عباس علی بلخی

14/11/44

Marfat.com

حواشی

۱۔ یعنی آگے بڑھو اور میرے قریب پہنچ کر میرے روبرو بیٹھ جاؤ۔

۲۔ مشکوۃ المصابیح، باب الکرامات، الفصل الثانی، دیوبند، ص: ۵۴۵

۳۔ شعر نمبر ۱۳۷

۴۔ مشکوۃ المصابیح، باب مناقب الصحابہ، الفصل الاول

۵۔ صحابی

۶۔ ۱۹۵۵ء میں جوراوی میں سیلاب آیا تھا اس سے موضع سانده خورد میں بھی بڑی تباہی آئی تھی۔ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کتب خانہ اسباب بیعت، شجرہ نسب اور شجرہ طریقت وغیرہ بھی اس کی نذر ہو گئے۔ لہٰذا شجرہ نسب اور اس کی وساطت کا اندراج اس حوالہ سے ممکن نہیں ہے۔

۷۔ اوائل عمر میں ہی تلاش حق میں اپنے وطن بخارا سے نکل پڑے تھے (فیض، فیض احمد، مولانا: مہر منیر، ص: ۵۸۱)

۸۔ مدتوں گمنام رہ کر جنوبی ہند کے شہروں میں مجاہدہ اور ریاضت میں عمر بسر فرمائی (ایضاً)۔ مرتب

۹۔ آپ کا اصل شجرہ طریقت، آپ کے شجرہ نسب اور اسباب خانہ کے ساتھ ۱۹۵۵ء کے سیلاب کی نذر ہو گیا اور جو شجرہ طریقت مجھے متوسلین کے ہاں سے

Marfat.com

یا صاحبزادگان سے حاصل ہوا ہے وہ زبردست اغلاط کا حامل ہے۔ اور قطعی طور پر نا قابل اعتبار ہے۔ (مرتب)

۱۰۔ برادر طریقت سید نذیر حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی حاصل کردہ معلومات کے مطابق حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی عمر کم از کم ۱۲۵ سال ہوئی ہے چنانچہ اس حساب سے ان کا سال پیدائش ۱۸۲۰ء ہوتا ہے۔ اور اگر ۱۰۸ ہو جیسا کہ مقالہ نگار نے تحریر کیا ہے تو پیدائش کی تاریخ ۱۸۳۷ء ہوتی ہے۔

۱۱۔ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اجازت اور خلافت پانے والوں کے بارے میں اس مقالہ کے محرر حضرت مولانا منظور عالم قریشی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے علاوہ دو نام اور معلوم ہوئے ہیں۔

۱۔ جناب سید جلال شاہ صاحب، انچارج اوری اینٹل سیکشن، پنجاب پبلک لائبریری لاہور۔

۲۔ مولانا قمر الحسن صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ پیر الٰہی بخش کالونی، کراچی

۱۲۔ اتوار کی چھٹی کے دن کا کچھ حصہ یا رات مجیٹھہ شریف سے گجرات آتے ہوئے یا گجرات سے مجیٹھہ شریف جاتے ہوئے آپ لاہور ٹھہرتے

۱۳۔ یعنی چھٹی نہیں ہے۔

۱۴۔ دونوں حضرات کا کلام کیسا با ادب اور متواضعانہ ہے۔ سبحان اللہ۔

Marfat.com

۱۵۔ چھٹی کا یعنی اتوار کا دن صرف کیا۔

۱۶۔ مکتوب گرامی کا ترجمہ اس میں موجود اشعار کی شرح اور بعض عبارات کے حواشی کا اضافہ از جانب مرتب۔

۱۷۔ فیضان کے چمکتے سورج

۱۸۔ علم و فضل کے روشن چاند

۱۹۔ مراد حضور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ تقویٰ کے راستہ کی شمع

۲۱۔ خدا تک پہنچنے والے راستہ کے راہبر

۲۲۔ قبولیت کے آسمان کے سورج

۲۳۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احکام کی تبلیغ کرنے والے

۲۴۔ حیا کی آنکھ کی پتلی

۲۵۔ مکارم الاخلاق اور محبت کو جمع کرنے والا

۲۶۔ مشاہدہ کے سمندر میں غرق

۲۷۔ شریعت کے راستوں کو زندہ کرنے والے

۲۸۔ شرک اور بدعت کی رسوم کو مٹانے والے

۲۹۔ جس نے اپنے آپ کو پہچان لیا اس نے اپنے رب کو پہچان لیا۔

Marfat.com

۳۰۔ فاضل مکتوب نگار نے' قلندر کی گونا گوں حالتوں اور کیفیتوں کو بیان کر کے بتایا ہے کہ قلندر جزو یعنی مخلوق ہے مگر اس نے کل یعنی حقیقت مطلقہ یا خدا کو اپنے اندر پالیا ہے لہٰذا کل ہو گیا ہے اور من عرف نفسہ فقد عرف ربہ کے مقام تک رسائی پا گیا ہے۔ یہ بیان انسان کامل کے بارے میں ہے جو وحدۃ الوجود کے مذاق اور مسلک کے مطابق واقع ہوا ہے اور چونکہ فاضل مکتوب الیہ کے سامنے اس کا اتنا جزوی بیان اس کی جملہ حقیقت کو سمجھنے کے لئے اشارہ کے طور پر کافی ہے لہٰذا فاضل مکتوب نگار نے ''ان فھمت'' کے الفاظ کہہ کر موضوع کو جاری رکھا ہے اور انسان کامل کی ایک اور خوبی بیان کی ہے اور وہ یہ کہ اب آرزو کی طلب اسے ستاتی نہیں ہے کیونکہ وہ اس درجہ کمال پر پہنچ گیا ہے کہ اپنی ہر آرزو کو اپنے آپ سے حاصل کرے مگر اس خوبی کو بیان کرنے میں اس نے بات کا رخ مکتوب الیہ کی ذات اقدس کی طرف کر دیا ہے۔

۳۱۔ اور سیدھا رستہ تو خدا تک جا پہنچتا ہے۔ (فتح الحمید)

۳۲۔ شرح: حافظ شیرازی کا یہ شعر اسی مفہوم میں ہے۔

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاد ازل مے گفت مے کریم

ترجمہ: لوگوں نے مجھے طوطے کی مانند آئینہ کے سامنے بٹھا رکھا ہے چنانچہ استاد ازل

Marfat.com

(یعنی خدا) آئینہ کے پیچھے سے جو کچھ کہتا ہے میں وہی کہہ دیتا ہوں۔ مراد یہ کہ مرد کامل کی بات اس کی اپنی نہیں ہوتی بلکہ یہ کلام خدا کا ہوتا ہے۔ مگر جاری اس کی زبان سے ہوتا ہے۔ چنانچہ حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا اشارہ اس طرف ہے کہ قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو جو لکھا تھا: ''قلندر کیست؟ ومقام قلندری چیست؟'' وضاحت فرمایند تا دعا کردہ شود'' تو یہ بات قبلہ گاہی کی اپنی نہیں تھی بلکہ یہ کلام خداوندی تھا۔ مگر صادر آپ کے قلم مبارک سے ہوا تھا وجہ یہ کہ آپ کی ذات اقدس اگرچہ بندہ تھی مگر اس بندگی کے لباس کے اندر عالم امکان کا بادشاہ یعنی خدا خود متکلم تھا۔ یہ نکتہ نگاہ، وجودی ہے تاہم مصرع '' شاہ اندرکسوت بندہ بود'' خصوصاً اور پورا شعر عموماً قبلہ گاہی کی مدح میں ہے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرتبہ انسان کامل پر متمکن ہونے کو واضح کرتا ہے''

۳۴۔ شرح: الان کما کان: یہ قول حضرت ابن العربی کا ہے جس کی نص یہ ہے: کان اللّٰہ ولا شی معہ، ثم ادرج فیہ۔ وھو الان علی ماعلیہ کان۔ لم ترجع الیہ من ایجادہ العالم صفۃ لم یکن علیھا۔ بل کان ھو موصوفا لنفسہ و مسمی قبل خلقہ بالاسماء التی یدعونہ بھاخلقہ۔

(الفتوحات المکیہ، الجزء الاوّل الباب السابع)۔

ترجمہ: خدا تھا اور اس کے ساتھ کچھ نہ تھا پھر اس نے ظہور کیا اور اس کے باوجود وہ

Marfat.com

اب بھی اسی صفت پر ہے جس صفت پر کہ پہلے تھا۔ اس کے ایجاد عالم کے فعل سے کوئی مزید صفت اسے ایسی نہیں ملی جو اسے پہلے حاصل نہ تھی۔ بلکہ جن اسماء سے اس کی مخلوق اسے آج پکارتی ہے۔ ان اسماء سے وہ تخلیق عالم سے پہلے ہی اپنی ذات کے لئے موصوف اور مسمی تھا۔

ابوالوقت، قطب الارشاد حضرت خواجہ محبوب عالم سیدوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ''تحقیق حق سبحانہ وتعالیٰ ایک وجود ہے۔ پاک اور برتر۔ نہ واسطے اس کے صورت ہے نہ حد نہ حصر اور باوجود پاکی اور برتری کے ظاہر ہوا اور اس نے تجلی کی شکل اور حد کے ساتھ اور کچھ تغیر نہ ہوا۔ اس کے وجود پاک کی اس پاکی اور برتری میں جو پہلے اس ظاہر ہونے اور تجلی کرنے سے تھے بلکہ ویسا ہی ہے جیسا کہ تھا۔ ''الآن کما کان'' (تنویر الابصار، دہلی، ص: ۹۵، ۹۶)

الآن کما کان کی توضیح کے بعد باقی شعر کی شرح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کی یہ گوناگوں اور نوع بنوع صورتیں اور شکلیں جو پیدا کی ہیں اس کا محرک اور سبب وہ عشق اور جذبہ ہے جو اللہ تعالیٰ کو اس بارے میں تھا کہ اسے جانا پہچانا اور سمجھا جائے۔ چنانچہ حدیث قدسی: فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق (میرا دل چاہا کہ جانا اور پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوقات پیدا کر دیں) اس پر دلالت کرتی ہے۔

Marfat.com

۳۴۔ ''حدیث عاشقاں''میں عاشقوں سے مراد صوفیائے کرام ہیں اور عشق آمد مبداء ہر دو جہان (عشق دونوں جہانوں کا مبداء اور سرچشمہ بنا ہے) کا اشارہ حدیث قدسی: کنت کنزا مخفیا فاحببت ان اعرف فخلقت الخلق (میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا پھر مجھے خواہش ہوئی کہ میں جانا اور پہچانا جاؤں تو میں نے مخلوقات کو پیدا کر دیا) کی طرف ہے۔اس کی رو سے یہ عشق جو تخلیق کائنات کا باعث بنا خدا کے شدید احساس تنہائی کا نتیجہ تھا۔وہ ہمہ صفت موصوف تھا مگر اکیلا تھا اور خوبیوں اور قدرتوں کا خزانہ تھا مگر کوئی آگاہ نہ تھا۔چنانچہ اسے شوق ہوا اس کے اوصاف جمیلہ کا تعارف ہو اور اس کی قدرتوں کا مظاہرہ ہو اور اس کو جستجو ہوئی کہ کوئی اس کا رفیق و جلیس، دانائے راز اور صاحب سر ہو۔

ما از خدائے گم شدہ ایم او بہ جستجوست چوں ما نیاز مند و گرفتار آرزوست
ہنگامہ بست از پئے دیدار خاکئی نظارہ را بہانہ تماشائے رنگ و بوست

(اقبال: زبور عجم حصہ دوم غزل نمبر ۲۹)

تو اس نے اپنے شدید جذبہ کے ہاتھوں جو عشق سے عبارت ہے کائنات کو تخلیق کیا اور اس میں سے انسان کو اپنا جلیس، صاحب سر اور خلیفہ ٹھہرایا۔خدا کا یہ شدید جذبہ یا عشق جو مبداء تخلیق ہوا انسانی وجدان سے قابل دریافت ہے۔

Marfat.com

چنانچہ صوفیائے کرام کے ہاں جو خدا کے جلیس اور صاحب سر ہیں ایک مراقبہ سے عبارت ہے جو ان کے درمیان دائرہ حب ذات، دائرہ حب صرف اور دائرہ ملک و دود کے ناموں سے موسوم اور متعارف ہے۔

۳۵۔ شرح: پہلے مصرع کی توضیح ''عشق آمد مبداء ہر دو جہاں'' کی شرح میں ملاحظہ کی جائے البتہ لفظ خیال کے بارے میں معلوم ہو کہ اس سے مراد عین ثابتہ (Image) ہے جو آرزوئے تخلیق کے بعد اور وجود تخلیق سے پہلے خالق کے ذہن میں ابھرتا ہے۔ یہ تخلیق کا مجرد نقشہ ہوتا ہے اور تخلیق اس کے مطابق وجود پاتی ہے۔ شعر کا دوسرا مصرعہ ''این جہان عین خیالات شماست'' حضور قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح میں ہے اور حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ایسا دوسرا قول ہے جس میں انہوں نے قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دور کا انسان کامل تسلیم کیا ہے۔ اور ان کا یہ قول ان کے پہلے قول ''شاہ اندر کسوت بندہ بود'' سے زیادہ واضح اور براہ راست ہے۔ انسان کامل جسے فن تصوف کے محققین نے انسان اکبر، انسان کبیر، خلیفۃ اللہ فی الارض، قطب الاقطاب، قلندر اور قیوم جیسے مختلف ناموں سے تعبیر کیا ہے۔ اپنے دور کی تعمیر کا ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس دور کے تکوین اور ارشاد کے جملہ امور اس کے خیالات کا نتیجہ ہوتے ہیں اور اس کے انتظام اور توجہ سے طے پاتے ہیں۔ چنانچہ اگر زمانہ ناقابل اصلاح ہو تو اللہ تعالیٰ کامل کو

Marfat.com

اختیار دیتے ہیں کہ وہ اسے برباد کر کے ایک نئے جہان کی تخلیق کرے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس معنی میں فرماتے ہیں۔

گفتند جہان ما آیا بتو مے سازد
گفتم کہ نمے سازد گفتند کہ برہم زن

ترجمہ: مجھے پوچھا گیا کہ آیا ہمارا جہان تیرے ساتھ موافقت کرتا ہے؟ میں نے کہا "موافقت نہیں کرتا۔" تو فرمایا گیا کہ اسے برباد کردے۔ چنانچہ جن اقوام پر اس بنا پر عذاب الٰہی نازل ہوا کہ وہ اپنے انبیاء کی اطاعت سے روگردان تھیں انکی بربادی کے قصے اس مسئلہ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔

۳۶۔ شرح: حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مراد یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ جس کسی شخص کو اپنی معرفت اور آگاہی سے نوازنا چاہتے ہیں تو اسے پہلے اپنے عشق کی دولت سے سرفراز کرتے ہیں۔اسی طرح مجھے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عشق نصیب ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ بلند مرتبہ جو انسان کامل کے مقام سے عبارت ہے مجھ پر منکشف اور واضح ہو گیا۔مگر چونکہ میری اس بات کی تصدیق صرف وہ شخص کر سکتا ہے جس کو آپ کے عشق سے وہ حصہ نصیب ہو جائے جو مجھے ملا ہے اور بدیہی ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے عشق کا یہ حصہ نصیب ہونا بڑے نصیب کی بات ہے لہٰذا یہ

Marfat.com

کہنا ٹھیک ہوا کہ میری بات کی شرح کوئی نہیں جانتا۔

سرمد غم عشق ہر کس را نہ دہند
سوز دل پروانہ مگس را نہ دہند

۳۷۔ شرح: حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ گویا کہ یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اے دل! آپ (یعنی قبلہ گاہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں) اپنے بلند اور اعلیٰ عقیدے کا اظہار کر دے۔ کیونکہ تیری بات کو درست سمجھنے والے لوگ کم ہیں اور غلط سمجھنے والے زیادہ۔ لہٰذا بات کا رخ بدل دے اور لازماً کوئی اور بات کر

۳۸۔ میں ایک پوشیدہ خزانہ تھا

۳۹۔ پھر میں نے خواہش کی کہ مجھے جانا اور پہچانا جائے تو میں نے مخلوقات کو پیدا کر دیا

۴۰۔ پس میں نے مخلوق کو پیدا کیا

۴۱۔ چونکہ صوفیہ کے ہاں مقام حیرت خدا کے وصل عریانی اور دیدار بے حجاب سے عبارت ہے اس لئے سرور و شادمانی کا باعث ہے (مرتب)

ترجمہ مکتوب گرامی حضرت بلخی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مہر درخشاں فیض، ماہ فروزاں فضل حضرت پیر حبیب شمع راہ اتقا رہبر راہ وصول مہر سپہر قبول بالغ امر رسول مردم چشم حیا

Marfat.com

بملاحظہ عظیم البرکت، العالم، الفاضل، جامع المحاسن والمحبتہ، غریق بحر المشاہدہ محی سنن الشریعۃ ماحی رسوم الشرک والبدعۃ واصل باللہ مولانا پیارے حبیب اللہ صاحب۔

حضرت حبیب! السلام علیکم۔ آپ کا مکتوب گرامی وقت سعید پر پہنچا۔ قلندر کی اصطلاح کی شرح اور قلندر کا مقام بہت بلند ہے۔ قلندر اور رند کبھی فراق کے عالم میں ہوتا ہے۔ کبھی وصال کے عالم میں۔ کبھی بینائی کے عالم، کبھی نابینائی کے عالم میں، کبھی ظاہری دنیا میں اور کبھی باطنی دنیا میں، کبھی جلال میں اور کبھی جمال میں اور کبھی لطیف حالت میں اور کبھی کثیف حالت میں۔

اے حضرت حبیب! جس نے اپنے اندر کل کو دیکھ لیا۔ وہ کل ہو گیا اور جو کل ہو گیا وہ "من عرف نفسہ فقد عرف ربہ" کے مرتبہ پر پہنچ گیا اور وادی ایمن میں داخل ہو گیا۔ اے حضرت حبیب! اگر آپ (اپنے آپ کو اس مقام پر فائز) سمجھتے ہیں تو ہر مراد جس کی آپ کو خواہش ہے اسے آپ اپنے آپ سے پائیں گے وعلی اللہ قصد السبیل۔

نیست شنو آنکہ گوئید بود شاہ اندر کسوت بندہ بود

ترجمہ: سنئے! جو بات کرنے والا (یعنی بندہ) ہوتا ہے۔ وہ نیست ہوتا ہے۔ جبکہ (حقیقت میں) بادشاہ (خدا) بندہ کے لباس میں (خود متکلم) ہوتا ہے۔

درپس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند آنچہ استاد ازل مے گفت مے گویم

Marfat.com

ہست الآن کما کان اے حبیب عشق ظاہر کردہ اشکال عجیب

ترجمہ: اے حبیب! (ذات حق تو) الآن کما کان ہے۔ (البتہ عالم خلق میں) عشق نے عجیب (یعنی نوع بہ نوع اور گونا گوں) (مخلوقات) ظاہر کر دی ہیں

یاد دارم از حدیث عاشقاں عشق آمد مبداء ہر دو جہاں

ترجمہ: مجھے عاشقوں کی یہ بات یاد ہے کہ دونوں جہانوں کی پیدائش کا سر آغاز عشق ہوا ہے

وان خیالات از کمال عشق خواست ایں جہان عین خیالات شماست

مرخیالم از رہ عشق است وبس شرح آن رامے نہ داند ہیچ کس

سرمد غم عشق ہر کس رانہ دھند سوز دل پروانہ مگس رانہ دھند

وضع دیگر کن، دلا گفتار را طرح دیگر بند، مرد ستار را

اے دوست! پیران نقشبند کا نقش باندھنے والے! یہ عشق شیفتگی اور شوق ہے۔ جس نے ایجاد اور اختراع کے قلم سے گونا گوں اشکال، اور اندازۂ ادراک سے باہر تصاویر کو لوح دل پر کھینچا اور جہان اور اہل جہان کے نمونہ کو کمال صنعت اور نہایت آفرینش سے صحیفۂ (وجود) پر ظاہر کیا۔ اور ازاں بعد اس نے ان (شکلوں) کے اندر "کنت کنزاً مخفیاً" کے جمال بے مثال کو "فاحببت ان اعرف" کی آنکھ سے "فخلقت الخلق" کے جلوہ میں مشاہدہ فرمایا۔ اس طرح کہ اس مشاہدہ میں نہ تشبیہ کی گنجائش رہی اور نہ تنزیہہ کی آرائش۔ اے دل! کمال حیرت، مایۂ سرور و شادمانی ہے

Marfat.com

اے میرے حبیب! جو نیستی (فنا) میں داخل ہو گیا۔ وہ ہستی (ہونا) کی قید سے آزاد ہو گیا۔ تمام مذاہب وملل اور جملہ خلل سے گزر گیا۔ اس نے ہر چیز کو جز ہست حقیقی کے نہ سمجھا چنانچہ معراج فلک پر پہنچ گیا۔ اور مقرب حق بن گیا۔ کیونکہ نیستی قرب الہ ہے۔

قرب نے بالا زپستی رفتن است قرب حق از قید ہستی رستن است

اشعار دعائیہ از بلخی:

ھلہ! پیوستہ سرت سبز ولبت خنداں باد ھلہ! پیوستہ دل عشق زتو شاداں باد

غم پرستے کہ ترا بیند وشادی نہ کنند ہمہ سر زیر وسیاہ کاسہ وسرگرداں باد

ترجمہ: ا۔ خدا آپ کو خوش رکھے آپ کا سر سبز (بالوں سے بھرا) رہے اور آپ کے لب ہنستے رہیں۔ جندا! عشق کا دل سدا آپ سے مسرور رہے۔

ترجمہ: ۲۔ غم واندوہ کا بھرا ہوا جو شخص آپ کو دیکھے اور خوشی نہ منائے وہ سراسر رسوا بے مراد اور بے ٹھکانہ رہے۔

زیادہ......والسلام

از عباس بلخی 14/11/44

Marfat.com

صحبتے با حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

پروفیسر سید ریاض حسین شاہ

صحبتے با حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ

میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا غلام ہوں۔ میری ولادت اکیس مارچ ۱۹۳۴ء کی ہے۔ اور سابق ضلع گجرات حال ضلع جہلم کے موضع آئمہ شاہ جی، تھانہ سرائے عالمگیر سابق تحصیل کھاریاں حال تحصیل جہلم کے خانوادہ سادات حسینی ترمذی از اولاد سید احمد توحنہ ترمذی رحمۃ اللہ علیہم ۶۰۲ھ مدفون اندرون اکبری گیٹ لاہور سے تعلق رکھتا ہوں۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں جو سعادت حاصل ہوئی اس کی بنا پر اپنی بعض یادداشتوں کو قارئین کرام کے لئے ضبط تحریر میں لاتا ہوں۔ اللہ پاک راضی ہو اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اسوۂ حسنہ کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے غلاموں کی فہرست میں مندرج رکھے۔

1951ء میں بندہ زمیندارہ ڈگری کالج میں ایف اے سال اول میں داخل ہوا تو جناب حضرت صاحبزادہ محمد مسعود احمد دامت برکاتہ میرے کالج میٹ (College Mate) تھے۔ میرے مضامین آرٹس تھے اور جناب صاحبزادہ صاحب کے مضامین پری میڈیکل تھے اس دوران ان سے واقفیت ہوگئی تو مجھے فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے

Marfat.com

گھر آیا کرو۔ پھر ان کی تعلیم ظاہری بوجوہ موقوف ہوگئی مگر میری تعلیم جاری رہی۔ میرے ایک کلاس فیلو سید بنیاد حیدر نقوی تھے جو پنڈ دادن خان کے رہنے والے تھے اور ہوسٹل میں رہائش پذیر تھے۔ وہ کالج کینٹین سے استفادہ کرتے تھے جس کے مالک شیخ کرم الٰہی تھے جو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پختہ تربیت یافتہ خلفاء میں سے تھے۔ سید بنیاد حیدر ان کے قریب ہو گئے اور ان کے ذریعہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے واقف ہو گئے تھے۔ میرا زیادہ میل جول سید بنیاد شاہ صاحب سے تھا جو ایم اے فارسی تک مسلسل میرے ساتھ رہے۔ فرق یہ ہے کہ انہوں نے کالج میں اردو میں داخلہ لیا اور میں نے فارسی میں داخلہ لیا۔ اس طرح میرا اور سید بنیاد کا رابطہ شیخ کرم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ سے ہو گیا۔

ان دنوں بنیاد شاہ نے مجھے بتایا کہ وہ یہاں گجرات میں ایک بزرگ کی خدمت میں بھی جاتے ہیں۔ آپ بھی جایا کریں لیکن ہیں وہ بہت سخت طبیعت۔ کیونکہ آسانی سے اپنا فیضان نہیں دیتے۔ واضح رہے کہ یہ سید بنیاد شاہ سلسلہ چشتیہ میں اس وقت سے پہلے کہیں بیعت ہو چکے تھے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ دوسرے سلاسل میں متوسل اصحاب کو ان کے سلاسل پر قائم رکھتے تھے اور اپنی جانب متوجہ نہیں ہونے دیتے تھے تا کہ ان کے شیخ طریقت کی تربیت میں بے جا دخل اندازی نہ ہو البتہ حضور رحمۃ اللہ علیہ سے شناسائی ہوگئی تھی جو مستقل طور پر باقی رہی۔

میں نے ۱۹۵۵ء میں گجرات سے بی اے کیا۔ اور لاہور اورینٹل کالج میں ایم

Marfat.com

اے فارسی کی کلاس میں داخل ہوگیا۔۱۹۵۷ء میں ایم اے درجہ اول میں پاس کرنیکے بعد اسی سال ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۷ء کو اسلامیہ کالج فیصل آباد میں بحیثیت لیکچرار فارسی ملازم ہوگیا۔۱۹۵۸ء میں زمیندار ڈگری کالج گجرات میں فارسی کی آسامی مشتہر ہوئی تو میں یہاں سید بنیاد شاہ کی رہنمائی میں شیخ کرم الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملا اور وہ مجھے ساتھ لے کر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور رحمۃ اللہ علیہ کو اندرون خانہ اطلاع دی کہ ایک سید پروفیسر آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا ہے۔تھوڑی دیر کے بعد حضور رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے۔میں ان دنوں کسی شیخ طریقت کی تلاش میں تھا۔سید بنیاد شاہ نے مجھے ہدایت کی کہ درود شریف کثرت سے پڑھا کریں کہ اس کی بدولت یا تو حضور سرور کائنات ﷺ خود فیضان دیں گے یا پھر اپنے کسی خصوصی نائب وقت تک پہنچادیں گے۔یہ الفاظ عین یقینی سید بنیاد شاہ کے ہیں۔چنانچہ جب میں شیخ کرم الٰہی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی معیت میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اس وقت میں اپنے دل میں درود شریف پڑھ رہا تھا۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے کچھ دیر شرف صحبت بخشا اور جب اٹھنے لگے تو فرمایا ''شاہ صاحب جو کام کررہے ہو کرتے رہو'' یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کشف صریح تھا جو میرے قلبی حالات کے پیش نظر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمادیا،ازاں بعد میں پروفیسر فرمان صاحب اور شیخ کرم الٰہی کی ہدایت پر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں

Marfat.com

حاضر ہوا اور عرض کیا کہ: ''دعا فرمائیے مجھے یہاں زمیندارہ کالج میں جگہ مل جائے'' آپ ﷺ نے دعا فرمادی اور مجھے یہاں گجرات میں ستمبر اکتوبر ۱۹۵۸ء میں مذکورہ آسامی مل گئی۔ اب گجرات میں مقیم ہونے کی بنا پر میری حاضری حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں صبح وشام ہوگئی اور سات آٹھ ماہ اسی طرح گزر گئے۔ اس دوران میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بیعت کے لئے عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سکوت فرمایا۔ اس زمانے میں حضرت صاحبزادہ صدیق احمد صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سجادہ نشین دربار عالیہ سیدا شریف بھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اکثر تشریف لایا کرتے تھے، چنانچہ ایک ختم شریف کے موقع پر جب حضرت صاحبزادہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مذکور خود لنگر تقسیم کر رہے تھے۔ بندہ نے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے یہاں بیعت کروا دیں۔ انہوں نے فرمایا: ''اچھا میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گزارش کروں گا''۔

اس واقعہ کے قریباً دو ماہ بعد میری طبیعت اچانک خراب ہوگئی تو میں نے اپنی والدہ سے کہا: ''مجھے اجازت دے دیں میں آج حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں'' والدہ نے مجھے جواب دیا: ''سو بسم اللہ جاؤ اور بیعت ہو جاؤ''

میری رہائش موضع مہمندہ تحصیل گجرات میں تھی۔ میں وہاں سے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوگیا۔ ابھی میں دروازہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر داخل ہی ہوا تھا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ بذات خود سامنے سے تشریف لے آئے، فرمایا: ''کیسے آئے

Marfat.com

ہو؟''عرض کیا: ''غلامی کے لئے حاضر ہوا ہوں'' فرمایا:''اچھا بیٹھک میں بیٹھیے اور خود اندرون خانہ چلے گئے۔ پھر ایک دو منٹ بعد فوراً آپ رحمۃ اللہ علیہ باہر تشریف لے آئے اور مجھے مسنونہ طریق پر بیعت میں لیا۔ قمیض سینہ سے اٹھوا دی اور مختلف مقامات پر انگلی رکھ کر توجہات دیں اور اذکار و اوراد کی تلقین فرمائی۔ یہ میرا واقعہ بیعت قریباً مارچ اپریل ۱۹۵۹ء کا ہے۔ اب کثرت سے حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضری ہونے لگی پھر قریباً ایک ماہ بعد ایک خواب آیا۔

میں نے دیکھا کہ حضرت شاہ دولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف والے گیٹ کے اندر صحن روضہ شریف میں ایک بہت بڑا سٹیج شمالاً جنوباً لگا ہوا ہے جس پر لعل و زمرد اور یاقوت سے مزین دو کرسیاں ساتھ ساتھ لگی ہوئی ہیں جن میں سے دائیں طرف والی کرسی پر حضرت شاہ دولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف رکھتے ہیں اور بائیں طرف والی کرسی پر میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف فرما ہیں۔ اس اثناء میں دونوں حضرات کی پشت کی جانب سے میں سٹیج کی جانب رواں ہوں کہ حضرت شاہ دولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پیچھے کی جانب مڑ کر دیکھا اور میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے کہا:

''مولوی صاحب دیکھیے وہ آپ کا غلام آ رہا ہے''

میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جواباً فرمایا:

''ہاں میں اس کو جانتا ہوں یہ اس وقت بھی میرے پاس آیا تھا جب تین چار سال

Marfat.com

کا تھا'' یہ واقعہ یوں ہے کہ میں جب اپنی والدہ کے پیٹ میں تھا تو میرے گاؤں آئمہ شاہ جی میں ایک بھاری اور سخت مزاج مجذوب تھے۔ وہ گاہ بگاہ والدہ کو خواب میں حکم دیتے تھے کہ حلوہ پکانا اور ٹھنڈا گھڑے کا پانی تازہ بھر کر رکھنا۔ میں آؤں گا۔ والدہ یہ سامان تیار کر دیتی تھیں تو وہ اچانک آجاتے تھے اور سب اہل خانہ کے پاس بیٹھ کر کھالیا کرتے تھے۔ یہ ان کا مجھ پر اثر ہوا کہ میں جب پیدا ہوا تو مجذوب تھا اور زبان بند تھی چار سال کی عمر ہوئی تو والدہ اپنی منت پوری کرنے کے لئے جو اس نے مانگی تھی مجھے حضرت شاہ دولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف پر سلام کروانے کے لئے لے گئیں وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے پاؤں کی جانب سے خاک اٹھا کر مجھے چٹائی۔ اس کے بعد جلد ہی میرے حواس ٹھیک ہو گئے اور زبان بھی رواں ہو گئی۔

چار سال کی عمر میں حاضری کا یہ واقعہ حضرت شاہ دولہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مزار اقدس پر پیش آیا تھا لیکن جیسا کہ میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اوپر والے بیان میں درج ہے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حاضری کو اپنے پاس حاضری شمار کر لیا اور فرمایا ''ہاں یہ اس سے پہلے بھی میرے پاس آیا تھا جب اس کی عمر تین چار سال کی تھی''۔

جون سے ستمبر ۱۹۵۹ء تک موسم گرما کی تعطیلات تھیں۔ اس دوران میری شادی کا سلسلہ چل نکلا۔ میں مہندہ میں رہتا تھا۔ ایک میراثی میرے گاؤں آئمہ شاہ جی سے متصل دوسرے گاؤں گوٹھی کا جم پل تھا اور ان دنوں معین الدین پور میں رہتا تھا، والد صاحب

Marfat.com

کے پاس اور میرے پاس آتا رہتا تھا۔اس نے بتایا کہ معین الدین پور کے نمبردار سید جیون شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بیٹی کلثوم کے بعض جج صاحبان اور دیگر افسروں کے رشتے آرہے ہیں۔آپ بھی کوشش کرلیں۔چنانچہ پیغام بھیجا گیا۔

کلثوم گورنمنٹ گرلز سکول محلہ غریب پورہ گجرات میں ساتویں جماعت میں پڑھتی تھی اور اپنی بھابی عزیز فاطمہ (زوجہ سید محمد اسلم) کے ساتھ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا کرتی تھی۔اس خاندان کی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ بہت عقیدت تھی چنانچہ کلثوم کو معلوم ہوا کہ ایک پروفیسر صاحب کا رشتہ آیا ہے جو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں تو اس نے باقی رشتوں کو جواب دے دیا اور یہ رشتہ قبول کرلیا۔البتہ اس سے پہلے بڑی رکاوٹیں پیش آئیں مثلاً یہ کہ پہلے مکان بنائیں وغیرہ اور اس بارے میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی دعا کروائی گئی چنانچہ یہ رشتہ ہوگیا اور ڈولی حضرت صاحب رحمۃ اللہ کے گھر آکر اتری۔آپ رحمۃ اللہ علیہ بہت خوش ہوئے اور دعا دی یہ واقعہ ۱۴ نومبر ۱۹۵۹ء کا ہے۔ اس جگہ اس آسانی اور بے سروسامانی کے ساتھ اتنی جلدی میری شادی ہوجانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی کرامت تھی۔

اس سے کچھ ماہ پہلے اگست ۱۹۵۹ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا کچھ وقت ہے۔ میں نے عرض کیا کہ ارشاد فرمایئے وقت ہی وقت ہے ۔ارشاد فرمایا: مظہر کو پڑھانا ہے۔عرض کیا کہ حاضر ہوں ۔صاحبزادہ صاحب جناب سید محمد کبیر احمد مظہر

Marfat.com

فاضل فارسی کا کورس پڑھنا چاہتے تھے۔حضور رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پر پڑھائی شروع ہوگئی۔ کوٹھے پر کمرے میں جناب صاحبزادہ صاحب حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ہمراہ آجاتے تھے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف رکھتے تھے اور میں پڑھاتا تھا۔

انہی ایام میں والدین نے کچھ رقم کا مطالبہ کیا وہ رقم میرے پاس نہ تھی۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ تشریف لائے اور بالکل اتنی رقم -/350 روپے یا اس سے زائد بند مٹھی میں دے دی بظاہر یہ ٹیوشن فیس تھی لیکن حقیقت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مہربانی اور رحمت تھی۔

ایک دفعہ صاحبزادہ صاحب کو پڑھاتے ہوئے آنجناب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مسئلہ زیر بحث آ گیا تو حضور رحمۃ اللہ علیہ نے خود اس پر روشنی ڈالی۔اسی طرح ایک دفعہ حضرت علامہ اقبال کا یہ شعر:

زندگی خبر است واستحقاق نیست جز بعلم انفس وآفاق نیست

زیر بحث تھا۔صاحبزادہ صاحب نے پوچھا یہ علم انفس وآفاق کیا چیز ہے؟ حضرت صاحبزادہ سید محمد یوسف صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی پاس تھے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کچھ دیر بعد تشریف لائے تھے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ علم انفس کی بات زیر بحث ہے۔میں نے عرض کیا حضور رحمۃ اللہ علیہ یہ کوئی علم ہے مگر مجھے اس کا کوئی پتہ نہیں ہے۔اس پر حضور رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے فرمایا ہاں یہ علم ہے اور تم دونوں اس کو طے کرو گے۔

انہی دنوں حضرت مولانا حافظ سید علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جناب صاحبزادہ صاحب

Marfat.com

کوسورۃ بقرہ کا ترجمہ و تفسیر پڑھانے آیا کرتے تھے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تب بھی پاس بیٹھا کرتے تھے۔ایک دفعہ لفظ ''ظہر'' کے معنی حافظ سید علی صاحب نے بتائے کہ اس سے مراد پشت ہے چونکہ اس وقت سورج پشت پر آجاتا ہے۔اس لئے اس وقت کو ظہر کہتے ہیں۔حضور رحمۃ اللہ علیہ نے تصدیق کی کہ ٹھیک ہے

علم انفس و آفاق کی تشریح میں حضور رحمۃ اللہ علیہ نے جو ارشاد فرمایا اس کا مختصر اُذکر حسب ذیل ہے مفصل حضرت صاحبزادہ سید محمد کبیر احمد مظہر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے محفوظ کرلیا تھا۔

صاحبزادہ صاحب مذکور اس وقت شعبہ عربی، پنجاب یونیورسٹی میں ایسوسی ایٹ پروفیسر ہیں اور اسلامی تصوف پر وسیع اور گہری نگاہ رکھتے ہیں نیز باطنی طور پر بھی سلوک مجددی کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے طے کیے ہوئے ہیں۔

علم انفس و آفاق کتاب وسنت سے مستنبط ہے۔چنانچہ قرآن مجید میں اس طرف یوں ارشاد ہے:

سنریهم آیاتنا فی الآفاق وفی انفسهم

اور دوسری جگہ ارشاد ہے:

وفی انفسکم افلا تبصرون

اورحضرات خواجگان نقشبندیہ کے نزدیک علم آفاق و علم انفس ہی میں مندرج

Marfat.com

ہوجاتا ہے۔

لفظ انفس جمع ہے اس کا واحد نفس ہے جس کا معنی روح، دل، جان، نفس ناطقہ انسانی (جو ضمیر واحد متکلم لفظ انا ''میں'' سے عبارت ہے) اور ذات کامل انسانی یا ذات شے مثلاً کہتے ہیں:

هو فی نفسه حسن

ترجمہ: وہ اپنی ذات میں اچھا ہے

مطلب یہ ہے کہ اپنی ذات میں وہ اچھا آدمی ہے۔

اور کہا جاتا ہے: وہ بنفسہ آیا، وہ اپنی ذات کے ساتھ آیا

اسی ''نفس'' کا ترجمہ اقبال خودی کرتا ہے یعنی بذات خود آیا۔

لفظ آفاق بھی جمع ہے اس کا واحد افق ہے کنارہ آسمان، طرف، گوشہ، مراد تمام دنیا ہے، جمع الکون، العالم، الدنیا بھی کہتے ہیں۔ جمع اطراف

اصطلاحی طور پر علم انفس سے مراد معرفت الٰہی کا علم ہے اور علم الآفاق سے مراد کائنات کا علم ہے چنانچہ سائنسی علوم اسی ذیل میں آتے ہیں۔ صوفیا کے ہاں علم الآفاق سے مراد امور تکوینیہ کے علوم ہیں، جن کے سربراہ حضرت خضر علیہ السلام ہیں اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ انہی امور کی سربراہی سے مخصوص ہیں، روایت ہے ایک دفعہ حضرت سیدۃ الزہراءؓ نے حضور علیہ السلام سے شکایت کی کہ علیؓ عشاء کی نماز پڑھے

Marfat.com

بغیر سو جاتے ہیں۔ پھر بعد میں اٹھ کر دیر سے پڑھتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

میں تو آسمان پر جگہ جگہ علیؓ کو نماز پڑھتے دیکھتا ہوں۔ یہ حضرت علیؓ کی نسبتِ آفاقی کی طرف ہی اشارہ ہے کہ کون ومکان کا نظام ان کے حوالے ہے لہٰذا وہ آسمان پر جو آفاق سے عبارت ہے نماز پڑھتے نظر آتے ہیں اور اقامت صلوٰۃ سے مراد اقامت نظام عالم ہے اور آسمان پر حضرت علیؓ کی مختلف صورتیں جو مشغول نماز حضور ﷺ کو نظر آتی ہیں وہ حضرت علیؓ کے لطائف ہیں جنہوں نے نظام عالم کو سنبھال رکھا ہے۔

علم آفاق امور تکوینیہ کا علم جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مختص ہے اور علم انفس معرفت الٰہی کا علم ہے جو حضرت ابوبکر صدیق ؓ سے مختص ہے۔ اس لحاظ سے علم آفاقی کو نسبت علوی اور علم انفسی کو نسبت صدیقی کہتے ہیں۔

یا نسبت آفاقی و نسبت انفسی بالترتیب نسبت علوی، نسبت صدیقی کہلاتی ہیں۔

اولیائے کرام میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت...... نسبت آفاقی ہے جبکہ خواجہ نقشبند کی نسبت نقشبندیہ نسبت انفسی ہے۔ نقشبندیوں کے نزدیک انفس میں آفاق شامل ہے اور نسبت انفسی ہی میں نسبت آفاقی طے ہو جاتی ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا تصور خودی خود اسی نسبت انفسی کی تشریح ہے کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بلکہ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ''خودی'' کے حوالہ سے جو کچھ بیان کیا ہے وہ ہمارے خواجگان نقشبند کی نسبت انفسی کے مقابل بہت کم ہے۔ نسبت انفسی میں نقشبندیوں کے ہاں ''نفس'' سے مراد ذات

Marfat.com

کامل انسان ہے جس میں ''لطیفہ نفس'' ایک جز و یا ایک حصہ ہے جبکہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے ہاں بھی لطیفہ نفس جو ''انا'' ہے 'خودی ہے۔ کیونکہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ''خودی'' کا تصور ''انا'' یا ''نفس'' سے اخذ کیا ہے جو لطیفہ نفس کے فیضان سے عبارت ہے۔ جبکہ نقشبندیوں مجددیوں کی نسبت انفسی لطیفہ نفس سے آگے گزر کر عناصر قالب اور اس کے آخری عنصر، عنصر خاک پر تمام ہوتی ہے۔ اس سے ''خودی'' مکمل ہو کر انسانی ہیئت صورت وحدانی اور ذات (Self) نام پاتی ہے۔ یہ ذات کامل انسان اپنی تکمیل کے بعد ذات الٰہیہ کی شیون میں سفر کرتی ہے جو کبھی مکمل نہیں ہوتا کیونکہ ذات الٰہیہ کی شیون کی کوئی انتہا نہیں ہے

کل یوم هو فی شأن

چنانچہ حقائق الٰہیہ مثلاً حقیقت قرآن، حقیقت صلوٰۃ، حقیقت کعبہ، حقیقت معبودیت اور حقائق انبیاء مثلاً حقیقت ابراہیمی، حقیقت موسوی، حقیقت عیسوی، حقیقت محمد اور حقیقت احمدی وغیرہ اور حقائق اولیاء وغیرہ سب اسی میں مندرج ہیں شیون ذات الٰہیہ سے عبارت ہیں۔

اور صرف نسبت آفاقی حقائق تکوینی کی واردات سے عبارت ہے۔ نسبت آفاقی کو سلوک کہتے ہیں جو مقامات عشرہ، توبہ، انابت، زہد، توکل، صبر، شکر، تسلیم اور رضا سے عبارت ہے۔ یہ سراسر مجاہدہ ریاضت اور تزکیہ نفس ہے۔ جبکہ نسبت انفس کو جذبہ کہتے ہیں اور اس

Marfat.com

کا تعلق تصفیہ قلب سے ہے اور یہ عالم امر سے عبارت ہے جبکہ نسبت آفاقی عالم خلق سے متعلق ہے۔ نقشبندیہ سیر کی ابتداء جذبہ یا نسبت انفسی یا عالم امر سے کرتے ہیں، اور پھر نسبت آفاقی نسبت کونی وتکوینیات یا عالم خلق کی جانب رجوع کرتے ہیں۔ لیکن قادری، چشتی، سہروردی وغیرہ اولیاء اللہ اپنی سیر کا آغاز عالم خلق سے یا مجاہدہ تزکیہ نفس سے کرتے ہیں اور مشاہدہ تکوینیات کے بعد نسبت انفسی یا جذبہ یا عالم امر میں داخل ہوتے ہیں۔ اور وہیں مستہلک ہوجاتے ہیں اور عالم خلق کی جانب واپس نہیں آتے جبکہ تمام انبیائے کرام عالم امر میں پہنچ کر قبولیت پا کر راجع الی الدعوۃ ہوکر عالم خلق کو واپس آتے تھے۔ چنانچہ ان کا طریق پہلے عالم امر کو طے کرنا ہے اور پھر عالم خلق کی طرف رجوع کرنا ہے یہی طریقہ حضرات نقشبندیہ کا ہے۔ چنانچہ نقشبندیہ کی فضیلت یہی ہے کہ ان کا طریق، منہاج انبیاء ورسل کے مطابق ہے اور فطرت کے مطابق ہے لہٰذا سب سے زیادہ آسان ہے اور زیادہ قبولیت والا ہے۔ علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے نقشبندی فکر سے استفادہ کیا ہے لہٰذا اس کے ہاں بھی ''خودی'' کے ارتقاء کے درجات یہی ہیں۔ یعنی عالم امر میں وصول اور عالم خلق کی جانب رجوع۔ لیکن

Marfat.com

اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا تصور خودی اتنا مکمل نہیں ہے جتنا کہ نقشبندیوں کا سلوک مکمل ہے۔

"چنانچہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے خود تسلیم کیا ہے کہ نقشبندیوں نے خودی کی جو توضیح پیش کی ہے جدید نفسیات اس کی بیرونی حدود تک بھی نہیں پہنچی"

زندگی جہد است واستحقاق نیست جز بعلم انفس وآفاق نیست

Marfat.com

باباجی رحمۃ اللہ علیہ بلاندے نی

Marfat.com

حضرت سیدہ مسعودہ اختر گیلانی (آپا جی)

بابا جی بلاندے نی

میرا نام سیدہ مسعودہ اختر گیلانی ہے میرے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا تھا کہ اپنے نام کے ساتھ لفظ خاتون بھی لکھا کرو اس لئے میں اپنا نام سیدہ مسعودہ اختر خاتون گیلانی لکھتی ہوں۔ میرے والد گرامی سید حامد علی شاہ گیلانی (م جمعرات 31 جنوری 1991ء) تھے

وہ سید مبارک علی شاہ گیلانی کے بیٹے اور پیر جل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے برادر سید وزیر شاہ گیلانی کے پوتے تھے۔ پیر جل شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا روضہ کالا گجراں جہلم میں ہے۔ پیر جل شاہ رحمۃ اللہ علیہ اور سید وزیر شاہ گیلانی دونوں کشمیر سے یہاں آ کر آباد ہو گئے تھے۔ ہمارا آبائی سلسلہ قادریہ تھا۔ میرے والد سید حامد علی شاہ گیلانی حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گولڑوی کے مرید ہو گئے تھے۔

میری والدہ کا نام سیدہ رضیہ سلطانہ (م جمعتہ المبارک 18 مارچ 1994ء) تھا۔ میری نانی سیدہ غلام زہرا تھیں۔ میرے نانا پیر فضل شاہ بخاری موضع جلال پور جٹاں کے رہنے والے تھے اور حضرت پیر محمد قاسم شاہ رحمۃ اللہ علیہ صاحب ساکن موہڑہ شریف سے بیعت تھے۔

Marfat.com

میری ولادت 6 اگست 1929ء کو موضع کالا گجراں ضلع جہلم میں ہوئی۔ میں نے 1946ء میں ورنیکلر مڈل سکول پاس کیا اور موضع کالا گجراں سے دو میل کے فاصلے پر واقع موضع کالا دیو کے پرائمری سکول برائے طالبات میں بطوران ٹرینڈ ٹیچر بھرتی ہوگئی۔ میں نے یہاں قریباً اڑھائی سال تک پڑھایا۔ پھر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم برائے طالبات سے جے وی (جونیئر ورنیکلر ٹیچر) کا کورس کیا۔ یہ ایک سالہ کورس میں نے 49-1948ء کے سیشن میں کیا تھا۔ کورس کرنے کے بعد میری تقرری مڈل ورنیکلر سکول برائے طالبات کالا گجراں میں ہوگئی۔ اڑھائی سال بعد 1953ء میں میرا تبادلہ گورنمنٹ پرائمری سکول برائے طالبات موضع جادہ میں ہوگیا۔ جہاں میں عرصہ سات سال رہی پھر مجھے موضع گرمالہ ٹرانسفر کر دیا گیا۔ یہاں بھی میں نے سات سال گزارے۔ اس کے بعد میری تقرری موضع کنٹر یلانز ڈ سٹیشن کالا گجراں میں ہوئی جہاں میں نے (۱۷) سترہ برس ملازمت کی پھر دوبارہ میرا تبادلہ گورنمنٹ پرائمری سکول کالا گجراں ہوگیا اڑھائی سال ملازمت کرنے کے بعد خرابی صحت کی بناء پر میں نے مقررہ وقت سے آٹھ سال قبل 20 دسمبر 1986ء کو ریٹائرمنٹ لے لی۔

1953ء میں جب میں موضع جادہ میں تعینات تھی۔ حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے اور خلیفہ حضرت مولانا غلام محی الدین عرف حضرت باؤجی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوگئی۔ بیعت ہونے کے بعد میں ہر سال ایک یا دو دفعہ گاؤں کی خواتین

Marfat.com

اورسکول کی ٹیچرز پر مشتمل پوری بس لے کر جاتی تھی۔تمام خواتین ایک طرف ہو کر بیٹھ جاتی تھیں اور میں حضرت باؤ جی رحمۃ اللہ علیہ سے بات کیا کرتی تھی اور دو گھنٹے کی اس ملاقات میں ہونے والی باتوں کو لکھ کر لے آتی تھی۔ مجھے حضرت باؤ جی رحمۃ اللہ علیہ نے حزب البحر اور دلائل الخیرات کی اجازت دی تھی۔ یہ دونوں وظائف میں ابھی تک پڑھتی ہوں۔

بچپن سے ہی اللہ، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اللہ والوں کی محبت دل میں موجود تھی۔ یہ سب فضل ربی والدین کی برکت اور اللہ والوں کی نظر کرم کا نتیجہ تھا۔اپنی والدہ محترمہ کو نماز و وظائف کرتے دیکھتی تھی تو دل میں بے اختیار شوق نماز، روزہ، وظائف و زیارت بزرگان کا پیدا ہو جاتا۔

بارہ سال کی عمر میں ایک روز میری والدہ نے مجھے ایک آنہ دیا اور کہا کہ گھر سے قریب سڑک پر واقع دکان سے چند سبزیاں لے آؤ۔ جمعتہ المبارک کا دن تھا۔ایک بجے کا وقت تھا۔اذان ہو رہی تھی۔میں سڑک کے ایک کنارے دوڑتی جا رہی تھی کہ میں نے دیکھا کہ سامنے سے سڑک کے دوسرے کنارے پر ایک بزرگ جنہوں نے اپنے چہرے کو ڈھانپ رکھا تھا اور صرف انکی آنکھیں ہی نظر آ رہی تھیں چلے آ رہے تھے۔میں نے فوراً سڑک پار کی اور دوڑ کر ان کے پاس چلی گئی اور آپ کا ہاتھ پکڑ لیا اور کہا بابا جی السلام علیکم آپ اپنا منہ ننگا کریں میں آپکو دیکھوں۔میں نے آگے ہو کر دیکھا آپ کا چہرہ مبارک بہت خوبصورت اور نورانی تھا آپ نے اپنے دونوں ہاتھ

Marfat.com

میرے سر پر تین مرتبہ پھیرے اور فرمایا کیا چاہئے؟ میں نے عرض کیا دعا کریں میں فقیر ہو جاؤں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی۔ میں نے آگے ہو کر دیکھا اور پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہاتھ پکڑنا چاہا مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ غائب ہو گئے۔ میں پکارتی ہوئی ہائے بابا جی ہائے بابا جی گھر واپس آ گئی۔ والدہ نے پوچھا سبزی نہیں لائی؟ میں نے کہا نہیں اور آنہ میرے پاس ہے۔ والدہ نے رونے کی وجہ پوچھی تو میں نے بابا جی والا واقعہ انہیں سنا دیا۔ والدہ نے مجھے پیار کیا اور کہا وہ عنقریب تمہیں ملیں گے فکر نہ کرو۔ میں نے روٹی نہ کھائی تو والدہ نے دوبارہ کہا کہ وہ زندگی میں تمہیں ایک بار پھر ضرور ملیں گے۔ جب پہلی بار حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں 1957ء میں حاضر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی ہی حاضری میں مجھے نعمت عطا فرما دی اور فرمایا میں تمہیں بارہ سال کی عمر میں ملا تھا اور اس کے بعد اب ملا ہوں۔

دوران سروس جب 1953ء میں میری تقرری موضع جادہ میں تھی۔ مجھے اطلاع ملی کہ دریائے جہلم کے کنارے پر پیر سلیمان پارس کے نوگزے مزار کے قریب ایک مجذوبہ مائی رہتی ہے جس کا نام مائی کمّی ہے۔ میں مائی کمّی کے پاس چلی گئی۔ مائی کمّی کچھ عرصہ دریا میں رہی تھی پھر دریا سے نکل کر باہر رہنے لگی تھی۔ مائی کمّی کا مزار بھی وہیں پیر سلیمان پارس کے نوگزے مزار کے قریب ہی بنا ہے۔ مائی کمّی مجھے دیکھتے ہی گجرات کی طرف منہ کر کے کہنے لگی!

”بابا جی بلاندے نی۔ دُدھ پلان گے۔ جلاّ دے کے سلان گے تے در جے ودھان گے“

Marfat.com

پھر جھاڑو لیکر کھڑی ہوگئی اور زمین پر پھیر کر کہنے لگی "میں نے تمہارے سب رستے صاف کر دیئے ہیں"۔

. جب میں حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا۔ مائی صاحبہ (مائی کمّی) نے جس حال میں تجھے کرنا تھا الحمدللہ الحمدللہ! میں نے اس سے تمہیں بچالیا ہے۔ مجذوبوں کے پاس نہیں جانا چاہئے ورنہ وہ اپنے جیسا کر لیتے ہیں۔

میرا حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کا واقعہ یوں ہے کہ 1957ء میں مائی کمی والے واقعہ کے بعد رمضان المبارک کا مہینہ آ گیا تو میں اس کے آخری عشرے میں اعتکاف بیٹھ گئی۔ 23۔ویں روزے میں نے خواب دیکھا کہ میں گجرات شہر میں کھڑی ہوں۔ یہاں حضرت شاہدولہ دریائی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار کے پاس ایک بہت بڑا بازار ہے اس میں ایک بہت اونچی جگہ پر ایک دکان ہے۔ میں چھ سات سیڑھیاں چڑھ کر اس دکان میں داخل ہوگئی۔ میں نے دیکھا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ دکان میں ایک کرسی پر تشریف فرما تھے۔ میں نے السلام علیکم کہا آپ کا جمال چودھویں رات کے چاند کی طرح تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مسکراتے ہوئے میرے سر پر اپنا دست شفقت پھیرا اور پوچھا کیا چیز چاہیئے۔ عرض کیا وہ تسبیح چاہیئے جس میں مکہ اور مدینہ نظر آتے ہیں اس دکان میں بہت سی تسبیحیں جمع تھیں۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ قبلہ عالم نے چھوٹی سی چھڑی کے ساتھ وہ تسبیح

Marfat.com

اتار کر مجھے دی اور فرمایا دیکھ کیا نظر آتا ہے؟ میں نے دیکھا اور کہا مکہ اور مدینہ دونوں نظر آ گئے۔ فرمایا ''اچھا بہت اچھا''۔ پھر میں نے پوچھا اجازت ہے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ''اجازت ہے''۔ پھر میں دکان کی سیڑھیاں اتر کر گھر واپس آ گئی۔ دو دن بعد مجھے پھر خواب آیا اور حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت ہوئی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے اپنا نام اور پتہ بتایا اور فرمایا: یہاں میرے پاس آ جا۔ میرا یہ اعتکاف مبارک رہا کہ اس میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت پے بہ پے دو دفعہ ہوئی۔

رمضان شریف کا آخری عشرہ اعتکاف میں گزر گیا تو عید الفطر کے دوسرے دن میرے ماموں جی سید ممتاز حسین شاہ سکنہ اوکاڑہ ہمارے گھر کالا گجراں آ گئے۔ ان سے میں نے عرض کیا کہ ماموں جان کوئی بزرگ بتائیں جس سے میرے دل کو سکون ہو۔ اور انہیں اعتکاف کے دوران آنے والے دو خواب سنائے۔ ماموں جان نے خواب سن کر فوراً ہی آپ کا نام لیا اور کہا۔ تم گجرات چلی جاؤ۔ اڈے سے تانگہ پر بیٹھ کر کچہری روڈ چلی جانا اور وہاں کسی سے رفیع منزل کا پوچھنا۔ پھر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام لیکر ان کے بارے میں پوچھنا تو ان کے گھر پہنچ جاؤ گی۔ جن کو تم نے خواب میں دیکھا ہے۔ یہ بزرگ میرے استاد بھی ہیں اور قطب زمانہ بھی ہیں۔ میں بچپن میں اپنے گاؤں مگھو وال سے پیدل چل کر ان کے پاس شہر پڑھنے کیلئے جاتا تھا۔ تم ان کے پاس جا کر دیکھنا کس طرح کا درجہ اور مقام تمہیں دیں گے۔

Marfat.com

ایک رات کا واقعہ ہے میرے نانا جی بزرگوار آئے ہوئے تھے۔ وہ چھت پر لیٹے ہوئے تھے میں اور باقی افراد صحن میں تھے کہ بوقت تہجد تقریباً ایک بجے میں نفل پڑھ رہی تھی کہ محترمہ والدہ صاحبہ جلدی سے گھبرائے ہوئے چارپائی سے اٹھیں اور میرے پاس آ کر فرمانے لگیں مسعودہ تمہیں مبارک ہو۔ میں نے عرض کی خیر مبارک کیا بات ہے؟ فرمانے لگیں سوئی ہوئی تھی کہ خواب دیکھا کہ ایک بزرگ چھوٹا قد مبارک بہت خوبصورت سبز چادر لئے تمہارے پاس آ کر تمہارا نام لیکر فرماتے ہیں اٹھو ہمارے ساتھ میرے قدم پر قدم رکھو تم نے جلدی سے ان کے قدم پر قدم رکھا پھر وہ بھی غائب اور تم بھی غائب۔ یہ سن کر میرے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی۔ اللہ پاک کی حضوری میں نہایت عاجزانہ دعا کی یا باری تعالیٰ اپنا محبوب جلد ملا۔

صبح پانچ بجے نانا جی سیڑھیوں سے اترتے ہوئے کہنے لگے مسعودہ! مبارک ہو مبارک ہو۔ میں نے عرض کی نانا جی کس بات کی؟ فرمانے لگے بہت بڑے محبوب خدا تمہیں بہت جلد ملنے والے ہیں۔ یہ دونوں واقعات سن کر والدہ صاحبہ سے عرض کیا کہ آج ضرور اللہ پاک کے محبوبوں کے پاس گجرات شریف حاضر ہونے کا ارادہ ہے۔ آپ اجازت دیجئے تو والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ جاؤ زیادہ باتیں نہ کرنا جو کرنا چاہتی ہو لکھ کر لے جاؤ۔

یہ 1957ء کی بات ہے سردیوں کا موسم تھا میں نے تفریح کے وقت سکول بند کروا دیا اور چار استانیوں کو ساتھ لیکر حسب ہدایت ماموں جی سید ممتاز حسین شاہ صاحب

Marfat.com

گجرات چلی گئی۔ کچہری روڈ پر رفیع منزل کے مقابل تانگہ سے اتری۔ سکول گئی۔ وہاں جا کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا نام دریافت کرتی آپکا نام محبوب اللہ کہہ کر پوچھتی دو چار آدمیوں نے کہا یہاں نہیں۔ پوچھتے پوچھتے گیان پورہ محلّہ تک پہنچی تو ایک آدمی سے دریافت کیا وہ کہنے لگا ان کا نام محبوب اللہ نہیں بلکہ حبیب اللہ ہے۔ چلو میں ہمراہ چلتا ہوں اور آپ کو مکان بتاتا ہوں۔ وہ دروازۂ شفاعت تک ہمیں چھوڑ کر واپس لوٹا۔ جب اندر گئے تو معلوم ہوا کہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ چھت پر بیٹھے ہیں۔ ہم سیڑھیوں کے ذریعہ چھت پر چڑھے۔ چھت پر چودھویں رات کے چاند کی چمک پر جب یہ گستاخ اکھیاں پڑیں واہ سبحان اللہ فوراً بارہ سال کی عمر میں ہونے والی زیارت، اعتکاف کی زیارتیں اور ماموں جی کے ارشاد پاک کے مطابق مشاہدہ بالکل درست نکلا۔ آپ کے قدموں میں حاضری دی۔ ایسے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ اور مدینہ پاک کی حاضری تھی۔ آپ کی شفقت اور محبت ایسی نرالی کہ تمام جہان کے پروانے اس شمع کے گرویدہ ہیں واہ سبحان اللہ۔ دو گھنٹہ کی حاضری زندگی بھر کا کام کر گئی۔ یہ کمال میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔

جب حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہاں بیعت ہو؟ میں نے عرض کیا گولڑے شریف' میں حضرت باؤ جی کی مرید ہوں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پوچھا کہ ان سے پوچھ کر آئی ہو۔ عرض کیا نہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ گولڑہ شریف جاؤ اور باؤ جی سے اجازت لیکر آؤ ورنہ نہ آنا۔ میں نے گھر آ کر حضرت باؤ جی کو خط

Marfat.com

لکھا اور عرض کیا کہ گجرات شریف میں حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جانے کی اجازت دے دیں۔

گولڑہ شریف سے اس خط کا جواب آیا کہ جس وقت جانا چاہو اجازت ہے۔ میں وہ خط لیکر حضور رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں گجرات شریف حاضر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا خود جاؤ اور جا کر اجازت لیکر آؤ۔ میں اپنے والد صاحب کے ساتھ گولڑہ شریف حضرت باؤجی کی خدمت میں حاضر ہوئی اور رقعہ بھی لیتی گئی کہ آپ مجھے حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کی اجازت دیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ بڑی خوشی کی بات ہے جا۔ اب تیرا گولڑہ شریف گجرات شریف ہے اور تیرا سارا فیض آپ (حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ) کے پاس ہے۔ اس کے بعد میں گجرات شریف حاضر ہوئی اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اچھا مَلّا تو جب چاہے آسکتی ہے۔ ازاں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بیعت فرمالیا۔ پھر میں کبھی گولڑہ شریف نہیں گئی۔

میری عادتیں کچھ ایسی الھڑ تھیں اور عقل کا نام ونشان تک نہ تھا جب بھی آپ ﷺ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوتی بس اپنا واویلا کرتی اور واپس آجاتی۔ میرا جانا اپنا جانا نہ تھا۔ ایک صبح نماز فجر کے بعد جب میں قرآن پاک پڑھ رہی تھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آواز میرے کانوں میں پڑی ''مسعودہ جلدی آؤ'' میں نے قرآن پاک اسی وقت بند کیا، والدین سے اجازت طلب کی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوگئی۔ یہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی پیاری بیٹی اعجاز بتول صاحبہ سے فرمایا تھا کہ آج مسعودہ آرہی ہے

Marfat.com

اور میری پیاری بہن جی اعجاز بتول زہرا صاحبہ میرا انتظار کر رہی تھیں کہ میں حاضر خدمت ہوگئی۔

کئی دفعہ سفر میں ٹانگے والوں کے ساتھ اور ریل گاڑی میں عورتوں کے ساتھ جھگڑا کرتی جاتی تھی تو جب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضر ہوتی تھی آپ رحمۃ اللہ علیہ ازراہ کشف جان کر فوراً مجھے فرماتے تھے خبردار راستہ میں جھگڑا نہ کیا کر۔ لوگ عجیب ہوتے ہیں اگر تمہیں کچھ کہہ دیں تو مجھے تکلیف ہوگی۔ میں نے عرض کیا بہت اچھا حضور رحمۃ اللہ علیہ ان شاء اللہ اب جھگڑا نہیں کروں گی۔ پھر تو بڑی احتیاط سے سفر کرتی تھی۔

ایک مرتبہ کا واقعہ ہے میں گجرات شریف حاضری دیکر واپس آئی تو گجرات شریف کے اسٹیشن پر گاڑی کھڑی تھی جب مجھے گاڑی میں بیٹھنے کا موقع ملا تو میری نظر اچانک باہر پڑی تو حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے چھوٹے صاحبزادہ صاحب حضرت سیّد محمد مسعود احمد انور رحمۃ اللہ علیہ کو دیکھا۔ گھبراتے ہوئے جلدی سے کھڑکی کو کھولا تو کھڑکی ایک عورت کو ایسی لگی کہ اس کا خون بہنا شروع ہوگیا۔ میں نے ذرا بھر پرواہ نہ کی کیونکہ میری نظریں حضرت صاحبزادہ صاحب کی تلاش میں تھیں۔ اتنے میں وہ ذرا قریب ہوئے تو عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کیسے تشریف لائے ہیں وہ فرمانے لگے کہ کسی کو سوار کرانے آئے ہیں خیر تسلی ہوگئی۔ جب گاڑی چلی تو اس عورت کی گالیاں میرے کانوں نے سنیں بہت گندے الفاظ اس نے نکالنے شروع کئے۔ میں نے کہا خاموش رہو۔ زبان کو سنبھالو مگر وہ زیادہ غصہ میں آگئی۔ میں نے

Marfat.com

برقعہ میں منہ دیکر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کیا پانچ منٹ گزرے ہوں گے کہ وہ عورت چیخیں مار کر روتی ہوئی میرے پاس آئی اور کہنے لگی خدا کیلئے مجھے معاف کر دو سخت مار پڑ رہی ہے۔ بہت آہ وزاری کرتی تھی ڈبہ کی تمام عورتیں حیران تھیں کہ اس عورت کو کیا ہو گیا ہے۔ وہ سخت پریشان تھی اس نے بڑی عاجزی سے معافی مانگی اور لالہ موسیٰ کے اسٹیشن پر اتر گئی اس واقعہ پر تمام عورتیں حیران تھیں۔ یہ میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ کا کمال تھا۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں میں حاضر ہوئی تو آپ اپنا دست شفقت میرے سر پر پھیرتے ہوئے فرمانے لگے کہ تکلیف آنے والی ہے۔ صبر! تکلیف آنے والی ہے۔ صبر! تکلیف آنے والی ہے صبر!۔ میں نے تین بار آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ الفاظ سنے حیران ہوگئی۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مسکرائے اس سے میری تمام حیرانی دور ہوگئی۔

ازاں بعد یکے بعد دیگرے تین حادثے پیش آئے جو حسب ذیل ہیں:

پہلا حادثہ:

دو دن بعد گھر آئی تو میرا بھائی غیاث جو درجہ مڈل میں تعلیم حاصل کر رہا تھا کھیلتے کھیلتے بجلی کے کھمبے پر چڑھ گیا تار کو ہاتھ لگا تو شارٹ سے ایسے نیچے گرا کہ بے ہوش ہو گیا لوگ چارپائی پر لٹا کر گھر لائے ڈاکٹر بلائے گئے۔ حالت نازک، تمام گھر والے سخت پریشان۔ ڈاکٹر جواب دے گئے۔ میں حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پاک

Marfat.com

کے مطابق بالکل تسلی میں تھی۔ہوش میں لانے کے طریقے ڈاکٹروں نے بے حد کیے۔تیسرے دن غیاث بھیا نے بازو ہلایا۔اللہ پاک نے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی بدولت دوبارہ جان بخشی۔دو ماہ بعد وہ چلنے کے اور ٹھیک بات کرنے کے قابل ہوا تو اس سے پوچھا کہ تم کیسے گرے اور کیا ہوا۔کہنے لگا جب میں نیچے گرنے لگا تو دو بزرگ کھڑے تھے۔ایک حضرت صاحب گجرات شریف والے اور ایک اور بزرگ۔ان دونوں بزرگوں نے مجھے ہاتھوں پر اٹھا کر نیچے رکھا۔اس کے بعد مجھے ہوش نہیں رہا۔یہ تھا میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ کا کمال۔

دوسرا حادثہ:

کچھ دنوں کے بعد میری بہن نسیم انسپکٹریس آف سکولز جہلم کی ماں کے مرنے کا افسوس کرنے اپنی ہیڈ مسٹریس کے ہمراہ گئی۔جب واپس آنے لگی تو جہلم سے ٹانگہ کیا۔دونوں بیٹھ گئیں تو ٹانگے والا گھوڑے کو چھوڑ کر دانہ لینے چلا گیا۔گھوڑا ان دونوں کو لے کر ایسا بھاگا کہ جہلم کے لوگ ٹانگے کو پکڑنے کی کوشش میں لگ گئے کہ ٹانگہ اچانک ایک گڑھے میں جا گرا۔نسیم نیچے تھی اس کی ہیڈ مسٹریس اس کے اوپر اور ٹانگہ ان دونوں کے اوپر۔ہیڈ مسٹریس کو بہت چوٹ لگی اس کا خون بند نہ ہوتا تھا۔نسیم کو ذرا بھر چوٹ نہ لگی۔وہ نیچے سے جب نکالی گئی تو اپنی ہیڈ مسٹریس کی مزاج پرسی میں لگ گئی۔لوگ حیران کہ یہ کیسے بچ گئی۔یہ میرے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ ہی کا کمال تھا۔

Marfat.com

تیسرا حادثہ:

میری بہن نسیم جب اس واقعے کے پانچ چھ دن بعد سکول جا رہی تھی کہ راستہ میں ایک بھینسے نے اس کو اپنے سینگوں پر اٹھا کر ایسا بھاگنا شروع کیا کہ ساتھ والی استانیاں پریشان ہو گئیں اور بھاگ کر اس کا پیچھا کرنے لگیں۔ بھینسا قابو سے باہر تھا لیکن کچھ دیر بعد بھینسے نے اچانک خود ہی بہن نسیم کو سینگوں سے نیچے رکھ دیا اور ایک طرف بھاگ گیا ذرا بھر تکلیف نہ ہوئی۔ نسیم آرام سے سکول چلی گئی۔ یہ تینوں تکلیفیں بیحد تھیں مگر حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی نظر کرم شامل حال تھی اس لئے خیر ہو گئی۔ میں نے جب حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں جا کر عرض کیا آپ فرمانے لگے الحمدللہ خیر ہو گئی۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے سکول میں بیٹھے ہوئے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں خط لکھا۔ جس میں یہ لکھا کہ کیا اچھا ہو خط ملنے سے پہلے آپ رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئیں اور لیٹر بکس میں ڈلوا دیا۔ پھر کچھ دیر بعد میں نے ایک اور خط اسی مضمون کا بے ڈھنگے پن سے لکھا۔ اور ایک لڑکی (طالبہ) کو وہ خط دیا کہ جاؤ لیٹر بکس میں ڈال آؤ۔ اتنے میں کسی نے کہا آپ کے مہمان آئے ہیں۔ لڑکی (طالبہ) کو بھیجا کہ جاؤ پتا لاؤ کون ہیں۔ لڑکی واپس آئی تو معلوم ہوا کہ میرے پیارے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ بذریعہ کار آئے ہیں اور سڑک پر تشریف فرما ہیں۔ میں نے جلدی سے برقعہ لیا سڑک پر آئی۔ حضور رحمۃ اللہ علیہ کے گرد لوگوں کا اس قدر ہجوم تھا کہ کار دکھائی نہ دیتی تھی۔ گویا کہ فرشتے نے چاروں طرف منادی کر دی تھی کہ

Marfat.com

حبیب خدا آئے ہیں۔زیارت کو جلد آؤ۔اس قدر لوگ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت سے فیض یاب ہوئے کہ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں جب حاضر ہوئی السلام علیکم پیش کیا۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دست مبارک سر پر پھیرتے ہوئے فرمایا گھبرایا نہ کرو میں خط سے جلدی آ گیا ہوں۔یہ میرے حضور کی شان ہے۔ میں حیران کہ میرے حضور سے میرا کوئی فعل پوشیدہ نہیں پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ مجھے ہمراہ لیکر میرے گھر یعنی کالا گوجراں تشریف لائے۔ یہاں قدم مبارک جو اندر رکھا تو عورتوں کا اس قدر ہجوم کہ بیان سے باہر ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ کی شان پاک کیسے لکھوں اللہ پاک ہی جانے اپنے محبوبوں کی شان۔ایک محبوب خدا کی نظر کرم سے تمام جہان کے گناہ معاف۔یہ اللہ پاک کی رحمت کے فیصلے ہیں۔ میں نے عرض کیا حضور !اب تو موضع کالا (گجراں) سفید ہو گیا ہے آپ مسکرانے لگے اور فرمایا بے ڈھنگی باتیں کرتی ہو۔ میں نے پھر عرض کیا حضور ! آپ کے تشریف لانے کی برکت سے موضع کالا گجراں سفید ہو گیا ہے۔آپ بہت مسکرائے آپ کی مسکراہٹ سے موضع کالا تو کیا کالا دل بھی سفید ہو جائے واہ سبحان اللہ۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک مائی جو کہ کافی عمر رسیدہ تھی۔اس کے دو لڑکے تھے۔جو گزشتہ دس سال سے اس سے جدا تھے۔میرے ہمراہ حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے خیریت دریافت کی بعد ازاں اس نے اپنے بچوں کی جدائی کے بارے میں عرض کیا کہ حضور دعا فرمائیں میرے بچے ایک عورت نے جادو

Marfat.com

کی کلام کے ذریعے مجھ سے جدا کئے ہوئے ہیں۔ اللہ پاک اس ظالم سے بچوں کو نجات دے اور مجھے آپ کے صدقے بچے ملائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دعا فرمائی اور اسے تسلی دی اور فرمایا کہ بچوں کے پاس جاؤ۔ وہ کہنے لگی جی بہت دفعہ جا چکی ہوں ملنا گوارہ نہیں کرتے فرمانے لگے اب جانا ان شاء اللہ ضرور ملیں گے۔ وہ مائی صاحبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد پاک کے مطابق بچوں کے پاس گئیں۔ بچوں نے بڑی عزت سے ماں کو گھر بٹھایا۔ یہاں تک کہ ایک ہفتہ پاس رکھا۔ آہستہ آہستہ وہ ظالم عورت ان لڑکوں سے ناراض ہوئی اور اسی ناراضگی سے ان بچوں کو اس سے نجات ملی۔ ماں نے ایک لڑکے کی شادی کی اس کے گھر اللہ پاک نے دو بیٹے بھی دیئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک نگاہِ کرم سے تقدیریں بدل دیں۔ وہ مائی صاحبہ ابھی تک زندہ ہیں ہر نماز کے بعد نفل اور درود شریف پڑھ کر آپ کی خدمت میں پیش کرتی ہیں اور ہر وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرتی رہتی ہیں۔ یہ ہے میرے حضور کا کمال۔

ایک دفعہ میں نے کسی بزرگ آدمی کی طرف خط لکھا۔ جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ذکر مبارک کافی کیا۔ خط لکھنے کے ایک ہفتے بعد میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دست شفقت سر پر پھیرتے ہی فرمایا خبردار! کسی بزرگ کی طرف میری اجازت کے بغیر خط نہ لکھنا۔ میں اپنی بے وقوفی سے بہت شرمندہ ہوئی۔ اب الحمدللہ محتاط ہوں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے سوا لاکھ درود شریف کا ختم کیا اور سخت بے چینی اور بے قراری سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو یاد کرتی رہی دل میں خیال کیا کہ کیا ہی اچھا ہو کہ میرے

Marfat.com

پیارے حضور رحمۃ اللہ علیہ آج تشریف لے آئیں۔درود شریف پڑھ کر دعا مانگی اور بیٹھک میں آ کر اسی خیال سے سوگئی۔دس منٹ ہوئے ہوں گے کہ بیٹھک کا دروازہ کھٹکا پوچھا کون ہے۔آہستہ سے آواز آئی دروازہ کھولو۔دروازہ کھولو۔جلدی سے دروازہ کھولا تو سامنے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کھڑے تھے جب آپ رحمۃ اللہ علیہ اندر تشریف لائے تو میں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ایسے لپٹی جیسے مکھی شہد پر لپٹ جاتی ہے۔آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ساتھ لگاتے ہوئے فرمایا اب خوش ہو۔ میں نے عرض کیا حضور کا ملنا بھی تو کوئی آسان بات نہیں۔ سوا لاکھ درود شریف پڑھا تو ملاقات ہوئی۔ہنس کر فرمانے لگے میں تو ہر وقت تیرے ساتھ ہوں کسی وقت تو مجھ سے جدا نہیں۔

ایک دفعہ میں نے کسی بزرگ کا ذکر مبارک پڑھا۔جس میں لکھا تھا کہ ان بزرگوار کے پاس ہر وقت چڑیاں رہتی تھیں بلکہ سر پر بیٹھا کرتی۔تو میرے دل میں خیال آیا کہ میں نے اپنے حضور رحمۃ اللہ علیہ کے سر پر کبھی چڑیا نہیں دیکھی۔جب میں آپ کی خدمت مبارک میں حاضر ہوئی تو چند لمحے بعد ایک چڑیا آپ کی پگڑی مبارک پر آئی اور بیٹھ گئی تو مسکرا کر فرمانے لگے اب کیا خیال ہے اسے میرے سر پر بٹھا کر حیران ہوتی ہو۔ میں نے عرض کیا حضور ! یہ سب کرامتیں آپ کی ہیں۔جب میں دو تین دن کے بعد گھر آئی۔نفل اشراق پڑھنے لگی تو چڑیاں میرے اردگرد ۔جب پڑھ چکی تو میرے کاندھوں (کندھوں) اور

Marfat.com

سر پر چڑیاں۔ بہت دن یہی حال رہا۔ آخر کار گجرات شریف حاضر ہوئی تو عرض کیا حضور رحمۃ اللہ علیہ چڑیوں کو کیا ہو گیا ہے؟ میرے کندھوں اور سر پر بیٹھ جاتی ہیں۔ فرمانے لگے اچھا ان کو کہہ دوں گا۔ پھر کبھی آج تک چڑیاں میرے اردگرد نہیں ہوئیں۔ ویسے اس دن سے مجھے چڑیوں سے بیحد پیار ہو گیا ہے۔ اب آتی ضرور ہیں مگر کچھ دور دور رہتی ہیں۔

میں نے پرائمری سکول جادہ میں عرصہ سات سال ملازمت کی پھر اچانک ایک دن ایک نزدیکی گاؤں جس کا نام گرمالہ ہے اس سکول کا آڈر آ گیا۔ میں سخت گھبرائی کیونکہ اس گاؤں کے لوگ چوری چکاری میں مشہور و معروف تھے ڈر لگا۔ آخر کار آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں حاضر ہو کر عرض کیا آپ رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے گرمالہ صاف کرنے والا ہتھیار ہے جاؤ کسی قسم کا فکر نہ کرو میں ہر وقت تمہارے ساتھ ہوں واہ سبحان اللہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے الفاظ پاک کے صدقے۔ میں نے پونے سات سال وہاں گزارے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے لوگوں کی اصلاح اس قدر کی کہ اب وہی لوگ ہیں کہ ہر شخص ان کو اچھے نام سے پکارتا ہے۔

میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مبارک میں جب بھی حاضر ہوتی تھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ خواب کے بارے میں ضرور دریافت کرتے تھے۔ جب میں خواب سنانے لگتی تھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ازراہِ کشف خود ہی فرمانے لگتے تھے کہ فلاں بزرگ دیکھے فلاں جگہ تھی میں حیران ہو جاتی کہ میرے حضور قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ سے کوئی راز پوشیدہ نہیں۔ کبھی ایسا ہوتا تھا کہ نماز پڑھتے

Marfat.com

ہوئے مجھے آپ کے پاؤں مبارک کی آہٹ معلوم ہوتی تھی تو میں جلدی سے سلام پھیر کر آپ کو دیکھنے لگتی تھی۔ پھر جب حاضر خدمت ہوتی تھی تو آپ فرماتے تھے نماز دھیان سے پڑھا کرو۔ فلاں وقت نماز میں کیوں ایسا کیا اور ساتھ ہی مسکراتے تھے۔

دو دفعہ میرا کمرہ روشن ہو گیا جبکہ میں رات کو عبادت میں تھی۔ ایک دفعہ رات کو عبادت کے دوران دیکھا کہ میری ہمشکل ایک عورت میرے کمرہ کے اندر آئی اور آہستہ آہستہ میری چارپائی پر میرے پاس آکر بیٹھ گئی۔ میں بہت ڈر گئی کہ کوئی جننی یا چڑیل نہ ہو گجرات شریف حاضر ہوئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بتایا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ٹھیک ہے تمہارا دوسرا وجود جسے وجود موھوب کہتے ہیں جو باقی رہے گا تیار ہو گیا ہے۔ الحمد للہ اب کوئی فکر نہیں۔ اب تمہارا وہ دوسرا وجود تمہارے پاس نہیں آئے گا۔

Marfat.com

تحریک پاکستان میں

حضرت مولانا سیّد

محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

کا کردار

Marfat.com

ڈاکٹر غلام علی چودھری رحمۃ اللہ علیہ

تحریک پاکستان میں قطب الارشاد، قیوم زمان

حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ

نقشبندی قدس سرہ العزیز

۱۸۹۵ء ـــــ ۱۹۶۱ء

کا کردار مجیٹھہ (امرتسر) میں

بھارت کے شہر امرتسر کے شمال مشرق میں گیارہ میل دور مجیٹھہ نام کا کوئی چھ ہزار آبادی کا ایک قصبہ تھا بہت زرخیز چاہی اور نہری زمین پر بسا ہوا، فصلوں اور ترکاریوں سے لدے ہوئے کھیتوں اور سرسبز گھنے پھلوں کے باغات سے گھرا ہوا! چھوٹی نہر کے کنارے آموں کے بڑے بڑے اونچے اور جامن کے چھوٹے چھوٹے ٹھگنے درختوں کے درمیان سکھوں کے محلوں کے کھنڈرات کھڑے تھے اور کوئی آدھ میل پرے گہرے پانی سے بھری ہوئی کھائی سے گھری ہوئی ایک بلند و بالا قلعے کی شکستہ عمارت تھی اور دونوں چھوٹی اور

Marfat.com

بڑی نہروں سے ورے اور پرے دور دور تک پھیلے ہوئے کھیت ہی کھیت اور باغ ہی باغ دکھائی دیتے تھے۔

سکھوں کے زمانے میں مجیٹھہ ایک چھوٹی سی ریاست تھی چاروں طرف کی باغاتی اور زرعی زمین تقریباً ساری ہی ان کی تھی مگر قصبے کے اندر بیشتر املاک ہندوؤں کی تھیں اور مسلمانوں کی ملکیت کیا تعمیر میں کیا زراعت میں بھی سب سے کم اور مختصر تھی۔ آبادی کا عمل البتہ اس کے خلاف جارہا تھا یوں کہ مردم شماری میں مسلمان نصف سے زیادہ تھے پھر ہندو آتے تھے اور پھر سکھ۔ سکھ زمیندار تھے ہندو کاروباری اور مسلمان زیادہ تر مزدور مزارع اور کاریگر۔ تجارت اکثر و بیشتر ہندوؤں کے ہاتھ میں تھی کھتری ساہوکار بھی تھے اور بیوپاری بھی۔ کچھ کاروبار مسلمان کشمیری، شیخ اور کمبوہ خاندانوں کے پاس تھا اور سب سے کم سکھ ترکھانوں کے ہاتھ میں۔ بڑے اور چھوٹے بازار کے درمیان آبادی کا بہت بڑا محفوظ مرکزی علاقہ ہندوؤں کا تھا۔ مسلمان اور سکھ قصبے اور بیرونی گلیوں محلوں اور ملحقہ بستیوں مثلاً باغبان پورہ اور نیا کٹڑہ میں بھی رہتے تھے۔

مجیٹھہ سے امرتسر تک، جو تحصیلی و ضلعی صدر مقام تھا پختہ سڑک جاتی تھی اور امرتسر سے سیالکوٹ جانے والی ریلوے لائن پر مجیٹھہ دوسرا اسٹیشن تھا۔ مضافات کے دیہات کو چار کچی سڑکیں جاتی تھیں۔ قصبے میں ڈاک خانے، ہسپتال اور تھانے کی سہولتیں موجود تھیں۔ ۱۹۴۰ء کے قریب، کہ لاہور میں آل انڈیا مسلم لیگ کے قرارداد پاکستان منظور

Marfat.com

کرنے کا سال تھا، مجیٹھہ میں چھ تعلیمی ادارے چل رہے تھے۔ چرچ مشن ہائی سکول، گورونانک پبلک ہائی سکول اور سرسکندر اسلامیہ ہائی سکول، لڑکوں کے لیے تھے اور تین لوئر مڈل سکول لڑکیوں کے لیے ایک عیسائی مشن دوسرا ہندو آریہ اور تیسرا اسلامیہ۔ یہ قصبے کے لیے بڑے فخر کی بات تھی کہ اس کی اپنی اور آس پاس کے دیہات کی آبادی یوں علم کے زیور سے آراستہ ہو رہی تھی۔

قصبے کا بلدیاتی انتظام ایک میونسپلٹی کے اختیار میں تھا جس کے ممبر اور پریذیڈنٹ منتخب ہوتے تھے۔ چونکہ آبادی کی اکثریت مسلمان تھی اور اب مسلمان زیادہ سیاست شناس ہو رہے تھے اس لیے اب وہ پہلے کی طرح کسی بڑے سکھ زمیندار سردار پرگٹ سنگھ گل یا کسی بڑے ہندو ساہوکار رائے صاحب لالہ ویشنو رام کی حمایت نہیں کرتے تھے بلکہ اپنے ایک شریف اور تعلیم یافتہ نمائندہ قاضی محمد سراج الحق کو میونسپلٹی کا پریذیڈنٹ چننے میں عزت اور خوشی محسوس کرتے تھے۔ فی الواقع یہ قصبے کے مسلمانوں کی بڑی کامیابی تھی کہ تعلیمی اور اقتصادی طور پر پس ماندہ ہونے کے باوجود وہ بلدیہ کے حکمران ہو گئے تھے۔

مجیٹھہ کی سیاست میں یہ خوش آئند صورت حال دو عوامل سے پیدا ہوئی ایک تو انجمن اسلامیہ کی لائی ہوئی تنظیم کی لہر سے جس کے روح رواں کشمیری برادری کے چودھری غلام محمد، کمبوہ برادری کے چودھری جمال الدین اور قریشی برادری کے حکیم محمد منظور الحق نظامی تھے، دوسرے چار متشرع متدین اور عالم بزرگوں کی محنتیں اور کاوشیں جو سالہا سال سے

Marfat.com

کمال محبت اور شفقت کے ساتھ مسلمانوں کے دینی و دنیوی احوال سنوارتے چلے آرہے تھے اور وہ تھے جناب مولوی امام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ، جناب مولوی حرمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ راقم ہذا کے والد جناب مولوی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولوی سید محمد حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ، ان سب بزرگوں کا پیشہ تو معلّمی تھا مگر یوں لگتا تھا کہ وہ فطرتاً اور مشیتاً بھی معلم ہی پیدا کیے گئے تھے۔ راسخ العقیدہ خوش اعتقاد پیکران علم و عمل کا باہم دگر شیر و شکر، یہ ایسا چھوٹا سا گروہ تھا جو غریب اور ان پڑھ محنت کشوں اور مزارعوں سے لے کر خوشحال شریف گھرانوں کے نونہالوں تک قصبے کی پوری مسلم جمعیت کا محسن و مربی تھا۔

یہ چاروں کرم فرما کم و بیش ہم عصر تھے اور پہلے والے، بعد والوں کے اساتذہ میں بھی شامل تھے اور یہ دلچسپ بات ہے کہ ایک زمانے میں سب ہی بڑے بازار کے کوچہ لوہاراں میں رہتے تھے اور سب کا تعلق بہ حیثیت متعلم اور معلم چرچ مشن ہائی سکول سے رہا تھا جو کے قصبے کی قدیم ترین درسگاہ تھی۔

پھر وہ وقت آیا جب ایک دریدہ دہن پادری نے حضور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی کے کلمات کہے تو مولوی حرمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ، مولوی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولوی سید محمد حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ چرچ مشن ہائی سکول سے مستعفی ہو گئے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تو ۱۹۱۷ء میں زمیندارہ ہائی سکول گجرات میں پڑھانے لگ گئے مگر مولوی حرمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خاصا

Marfat.com

عرصا ادھر ادھر ملازمتوں میں گزارنا پڑا اور پھر ۱۹۲۵ء میں مجیٹھہ کے سکھ سرداروں کی استدعا پر انہوں نے گورونانک پبلک ہائی سکول کی بنیاد رکھی جو چند ہی سالوں میں ایک نہایت اچھا تعلیمی ادارہ بن گیا۔ دونوں بزرگ استاد وہیں سے ریٹائر ہوئے مگر جب ۱۹۳۹ء میں پھر چرچ مشن ہائی سکول کے عیسائی ہیڈ ماسٹر نے حضور رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں نازیبا الفاظ کہے تو انجمن اسلامیہ مجیٹھہ کی رہنمائی میں قصبے کے مسلمانوں نے یہ فیصلہ کیا کہ اپنا الگ سکول کھولا جائے اور یوں سر سکندر اسلامیہ ہائی سکول کے نام سے ایک نیا تعلیمی ادارہ معرض وجود میں آیا۔ مولوی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی حرمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ریٹائر ہونے کے بعد چند سال اس اسلامیہ سکول میں بھی پڑھایا۔

عجیب بات یہ ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹۱۷ء سے مجیٹھہ سے باہر ملازمت کرتے تھے مگر قصبے کے مسلمانوں کی اخلاقی دینی اور روحانی تربیت میں ہمیشہ ہی آپ کا اسم گرامی سرفہرست رہا۔ مولوی امام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت عرصہ پہلے انتقال فرما گئے تھے اور مولوی حرمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بہنوئی اور برادر طریقت تھے زیادہ تر علوم دنیوی کی تعلیم سے شغف رکھتے تھے اور دینی معاملات میں ان کے ارشادات اجلال وانذار کا رنگ لئے ہوئے تھے جس کا نتیجہ اکثر وصل کی بجائے فصل ہوتا ہے اور وقت کی ضرورت بالخصوص تب فصل نہیں وصل تھی۔ مولوی نور محمد صاحب کا حال اور تھا۔ تدریسی فرائض سے فارغ ہوتے تو گھر کے چھوٹے موٹے کاموں پر توجہ دیتے اور پھر

Marfat.com

انہیں اپنے چند مریدوں کے مسائل کا خیال دامن گیر ہوتا یا اپنے پیشوا حضرت سائیں جواہر شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ڈیرہ پاک پر کشاں کشاں حاضر ہونے کی دھن رہتی جو بڑی نہر کے پل کے پاس واقع تھا، شب و روز ذکر و صلوٰۃ اور تلاوت و مطالعہ میں گزارتے، ملنے والوں سے ملتے مگر قدرے حجاب سے۔ عمر بھر میں بمشکل نو یا دس لوگوں کو بیعت میں لیا۔ آنے والوں کو اپنے شیخ پاک یا پیر بھائیوں کے پاس بھیج دیتے۔ ظاہر ہے قصبے اور مضافات کے مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے کسی گوشہ نشین کی نہیں کسی صاحب منبر و محراب کی ضرورت تھی اور مجیٹھہ کے لئے یہ صاحب منبر و محراب ''مولوی صاحب گجرات والے'' تھے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۱۷ء سے لے کر ۱۹۴۶ء تک زمیندارہ ہائی سکول گجرات میں پڑھایا لیکن ملازمت کا تقریباً انتیس سال کا یہ عرصہ اپنے اہل و عیال کو مجیٹھہ ہی میں رکھا۔ جب گجرات میں سکول، تعطیلات کے لئے بند ہوتا، جولائی اگست کے مہینوں میں، دسمبر میں، یا پھر مارچ، اپریل میں، تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مجیٹھہ تشریف لاتے۔ وہاں کوچہ لوہاراں میں رہائش کے بعد ایک زمانہ جس مکان میں سکونت رہی وہ اس بازار کی ایک اندرونی چھوٹی سی گلی میں تھا جو بڑے بازار کے چوک کو چھوٹے بازار سے ملاتا تھا اور جس کے وسط میں باہر کی جانب ایک گھاٹی کی صورت میں نیچے اتر کر راستہ کھیتوں میں سے ہوتے ہوئے جامع مسجد بھولے شاہ کو جاتا تھا جو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جمیلہ سے

Marfat.com

تعمیر ہوئی تھی۔اسی مکان کے بالکل سامنے بازار کی دوسری طرف ایک بڑی دکان تھی۔ جس میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب حکیم محمد عالم صاحب رحمۃ اللہ علیہ مطب کرتے تھے۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی کا یہ قرینہ کہ اپنے وجود مسعود کی برکتوں کا دروازہ گجرات اور مجیٹھہ دونوں کے لئے کھولے رکھا بڑا نادر اور مبارک قرینہ تھا۔مجیٹھہ میں قیام فرما ہوتے تو مسجد بافندگان میں یا جامع مسجد بھولے شاہ میں وعظ اور خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے اور نماز پڑھاتے۔حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وعظ کی پاک مجلسوں کا اہتمام مسجد بافندگان میں ہوتا یا کوچہ لوہاراں میں۔کوچہ لوہاراں میں خلیفہ ابراہیم صاحب محفل کا انتظام کرتے یک منزلہ مکانوں کی ملحقہ چھتوں پر دریاں بچھ جاتیں گیس کے لیمپ کی روشنی ہر طرف پھیل جاتی لوبان سلگایا جاتا اور گلاب چھڑکا جاتا۔مشتاق اور عقیدت مند جمع ہو جاتے خواتین پردے کے پیچھے بیٹھ جاتیں عشاء کے بعد حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تشریف لاتے اور وعظ فرماتے یہ بابرکت محفلیں اکثر عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب معراج اور شب برات ایسی تقریبوں پر منعقد ہوتیں اور آدھی رات کے بعد تک جاری رہتیں اور ہمیشہ قیام وسلام کے ساتھ ختم ہوتیں۔شیرینی بھی تقسیم ہوتی۔عجب انوار کی بارش ہوتی تھی اور خوب ہی قلوب فیض سے سیراب ہوتے تھے۔

پھر وقت آیا جب مجیٹھہ میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی ان تبلیغی وتذکیری کاوشوں میں

Marfat.com

تنظیمی وسیاسی اشارات ظاہر ہونا شروع ہوئے۔ اللہ رب العالمین ہے اور حضور رسول اکرم ﷺ رحمتہ اللعالمین ہیں اور بزرگان دین ساری خلق خدا کے خیر خواہ ہیں تا ہم لازم ہے کہ یہ دریا دل طائفہ بھی اپنے آقا و مولیٰ ﷺ کی امامت کے لئے اپنے سینے میں بالخصوص گوشۂ لطف و کرم رکھے۔ جناب مولوی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو کہ راقم کے والد گرامی تھے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ قبلہ جو کہ اس عاجز کے شیخ پاک تھے ایک حیرت انگیز مقبولیت مسلموں اور غیر مسلموں میں حاصل تھی مسلمان سلام مسنون یا مصافحہ کے بعد گزر جاتے مگر ہندو اور سکھ تو رک جاتے گھٹنوں یا پاؤں کو چھوتے اور ہاتھ جوڑ کر سامنے کھڑے ہو جاتے اور ان میں سے بعض متواتر ملتے۔ میں نے کچھ سکھوں کو وضو کرتے اور چھپ کر نماز پڑھتے دیکھا اور بارہا تسبیح پر ذکر میں مشغول بھی پایا۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ حسنہ میں مسلمانوں کی تنظیم و سیاست کا پہلو نمایاں ہوا اس کی ایک فکری توجیہہ تھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقامات سے نسبت خاص رکھتے تھے اس لئے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا جذبہ جہاد بدرجہ اتم تھا۔ فرماتے تھے" زوال امت کی بڑی وجہ یہ ہے کہ اس میں جذبہ جہاد کمزور پڑ گیا ہے یورپ جہاد کے لفظ سے خائف ہے اس نے امت مسلمہ کو اس سے غافل کرنے کی کوشش کی کیونکہ وہ ابھی تک صلیبی جنگوں کو فراموش نہیں کر سکا لیکن امت مسلمہ کی حیات ثانیہ کے لئے جہاد ناگزیر ہے۔"

Marfat.com

ماضی قریب میں قصبہ مجیٹھہ کی مشہور ترین شخصیت بلاشبہ سردار دیال سنگھ مجیٹھیا تھے وہ برہمو سماج میں داخل ہو گئے تھے اور ان کی علم پروری انسان دوستی حب الوطنی اور دریا دلی کے تین بڑے آثار لاہور میں روشن تھے۔ یعنی دیال سنگھ کالج اور دیال سنگھ لائبریری اور انگریزی روزنامہ ''ٹریبون''۔ بعد میں پنجاب کی سیاست میں سرسندر سنگھ مجیٹھیا کا بھی اہم مقام رہا جو بہت کچھ صلح کل کا تھا اور یہ سکھ سردار ہر دلعزیز تھے۔ مگر دوسری جنگ عظیم کے دوران میں جب کانگرس نے ۱۹۴۲ء میں گاندھی کی رہنمائی میں اپنی ''ہندوستان چھوڑ دو'' کی تحریک چلائی تو مجیٹھہ میں ایک آیورویدک ہندو ڈاکٹر جو قصبے میں باہر سے آیا تھا ستیا گرہ کر کے گرفتار ہوا۔ سکھوں میں اکالی تحریک بھی اب غیر معمولی سرگرمی دکھا رہی تھی۔ قصبے کے بڑے سکھ سردار پرگٹ سنگھ گل بڑے باوقار اور شریف انسان تھے اور مسلمان بزرگوں کی بہت عزت کرتے تھے۔ ان کے چھوٹے بھائی سردار ارجن سنگھ گل تو مولوی نور محمد صاحب اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بالخصوص مانوس تھے اور بے حد تعظیم و تکریم سے پیش آتے تھے اسی طرح اکثر سرکردہ ہندو بھی ان کا بڑا ادب کرتے تھے۔ لیکن نئی ہندو سکھ پود جو آریہ سماج اور اکالی دل کے زیر اثر تھی بہ سرعت تمام آنکھیں بدل رہی تھی۔ انہی دنوں ہندو نوجوانوں کا ایک دستہ تو جنوبی ہند میں راشٹریہ سیوک سنگھ کے کیمپ سے ٹریننگ لے کر آیا تھا۔ اس صورت حال کے برعکس مسلمانوں کا حال اچھا نہ تھا۔ انجمن اسلامیہ دو بڑے اہم فریضے ادا کر رہی تھی ایک سرسکندر اسلامیہ ہائی سکول چلا رہی تھی اور دوسرے بڑے طویل عرصے سے بہت خوش

Marfat.com

اسلوبی اور سلیقے سے عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تقریب پر ہر سال جلسہ وجلوس کا اہتمام کرتی تھی ۔ جامع مسجد بھولے شاہ کے خطیب اور مسجد سال والی کے پیش امام مولوی عبدالغنی آزاد مجلس احرار کے سرگرم رکن تھے اور اشاروں کنایوں میں کانگرس کے نکتہ نظر کی ترجمانی کرتے تھے جبکہ بعض مسلمان نوجوان خاکسار تحریک کے پرجوش رکن اور معاون تھے۔

مجھے یاد ہے کہ کس طرح ایک بار گرمی کی چھٹیوں میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خطبہ جمعہ کے اخیر میں قصبے کے مسلمانوں کو بطور خاص آنے والے خطرات سے خبردار کیا اور تنظیم کی ضرورت پر زور دیا۔ پھر جب اپریل ۱۹۴۳ء میں لاہور کے ایک خاکسار رفیق صابر نے بمبئی میں قائد اعظم محمد علی جناح پر قاتلانہ حملہ کیا تو سارے مسلم ہند میں ہیجان پھیل گیا۔ راقم الحروف کی تحریک پر اور حکیم محمد منظور الحق قریشی نظامی کی حمایت سے اور چودھری غلام محمد ۔ (غلام حیدر وائیں کے سسر اور مجیدہ وائیں کے والد محترم) کی سرپرستی میں قصبہ مجیٹھہ میں مسلم لیگ کی شاخ قائم کرنے کا اعلان ہوا۔ چودھری غلام محمد صدر اور حکیم منظور الحق سیکرٹری مقرر ہوئے اور پھر تحصیل وضلع امرتسر سے باقاعدہ الحاق حاصل کیا گیا۔

راقم کو ایم۔اے کی تعلیم کے سلسلے میں لاہور آنا پڑا تو قصبے کی تفصیلات سے مسلسل آگاہی نہ رہ سکی مگر تعطیلات میں گھر جانے پر حالات کی وضاحت ہو جاتی۔ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس سلسلے میں مجیٹھہ کے مسلمانوں کو برابر احکام الٰہی پہنچاتے رہے۔ قرآن مجید کی آیات شریفہ کے مفاہیم ومطالب ان کے ذہن نشین کراتے رہے۔

Marfat.com

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا خُذُوْا حِذْرَكُمْ فَانْفِرُوْا ثُبَاتٍ اَوِ انْفِرُوْا جَمِيْعًا

(النساء:۷۱)

ترجمہ: اے ایمان والو لو اپنے ہتھیار پھر نکلو الگ الگ دستے ہو کر یا نکلو سب اکٹھے ہو کر۔

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ

(الانفال:٦٠)

ترجمہ: اور تیار کرو ان سے لڑائی کے لئے جو کچھ جمع کر سکو قوت سے اور پلے ہوئے گھوڑوں سے تا کہ رعب پڑے اللہ کے دشمنوں پر اور تمہارے دشمنوں پر اور دوسروں پر ان کے سوا۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ

(التوبہ:۵)

ترجمہ: تو مارو ان مشرکوں کو جہاں پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور بیٹھو ہر جگہ ان کی تاک میں۔

۱۹۴۷ء میں حضرت صاحب نے مجیٹھہ کے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر

Marfat.com

جمع کیا اور جامع مسجد بھولے شاہ میں سترہ جمعے اکٹھی نماز پڑھی گئی۔ حضرت صاحب نے ان سترہ جمعوں میں جہاد کے موضوع پر خصوصی وعظ فرمائے اور پچیس ہزار روپے جمع کر کے مقامی مسلم لیگی اراکین کو دیئے اور امرتسر شہر اسلحہ خریدنے کے لئے بھیجا نیز مقامی لوہار پیشہ لوگوں کو ہتھیار تیار کرنے کی ہدایات جاری کیں۔

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کو ہر موقعے اور محل پر اسلام اور مسلمانوں کی بقاء کے بارے میں احکام خداوندی اور سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تقاضوں سے آگاہ کرتے رہے۔ الحمدللہ کہ جب ۱۹۴۶ء کے عام انتخابات میں سیاسی اور ملی تنظیم کی آزمائش کی گھڑی آئی تو مجیٹھہ مسلم لیگ نے اپنے صدر جناب عبدالرحیم نظامی اور سیکرٹری حکیم منظور الحق قریشی کی زیر قیادت قصبے اور مضافات میں شب و روز جدوجہد کی اور تحصیل امرتسر کے لئے مسلم لیگی امیدوار پنجاب اسمبلی چودھری نصر اللہ خان کو بھاری اکثریت سے کامیاب کرانے میں اہم کردار ادا کیا۔ یاد رہے کہ مسلم لیگ کے یہ رہنما اور کارکن مولوی حرمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور مولوی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عزیز شاگرد تھے اور اس سے بڑھ کر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مقرب عقیدت مند تھے۔ بزرگان دین کی پاک زندگیوں پر مردان شریعت و طریقت کے مبارک لائحے میں مدرسے اور مسجد کی صفیں میدان جہاد کی صفوں سے ملی رہتی ہیں۔ بندگان حق کی شانیں بدلتی رہتی ہیں ادائیں متغیر ہوتی رہتی ہیں لیکن ہدف ہمیشہ ایک رہتا ہے۔ رضائے ذات حق جل شانہ:

Marfat.com

تکیہ بر حجت و اعجاز بیاں نیز کنند
کار حق گاہ بہ شمشیر و سناں نیز کنند
گاہ باشد کہ تہ خرقہ زرہ می پوشند
عاشقاں بندۂ حال اند و چناں نیز کنند

o

عشق فقیہہ حرم ، عشق امیر جنود
عشق ہے ابن السبیل ، اس کے ہزاروں مقام

مجیٹھہ مسلم لیگ کی قسمت میں یہ منفرد اعزاز بھی لکھا تھا کہ چودھری محمد شریف کشمیری نے جو مجیٹھہ کے اشیائے صرف کے اعلیٰ ترین تاجروں میں شمار ہوتے تھے پنجاب مسلم لیگ کی تحریک سول نافرمانی کے دوران امرتسر شہر میں مجیٹھہ مسلم لیگ کے جلوس کی قیادت کرتے ہوئے سینے پر گولیاں کھائیں اور جان، جان آفریں کے سپرد کی۔ یوں اس تحریک کے پہلے شہید مجیٹھہ سے تھے اور یہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مخلص مریدین میں سے تھے۔

ملک میں ہندو مسلم فسادات کی تاریخ تازہ سے تازہ تر ہو رہی تھی۔ کلکتے او بہار میں مسلمانوں پر قیامت برپا ہو چکی تھی۔ پنجاب میں ہندو سکھوں کو مسلمانوں کے خلاف منظم اور مشتعل کر رہے تھے اور امن کا مستقبل مخدوش اور تاریک ہوتا جا رہا تھا۔ اکالی دل کے ماسٹر تارا سنگھ نے پنجاب اسمبلی ہال کی سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر کرپان لہرائی اور سکھوں کو پاکستان کے قیام کے خلاف جتھہ بند ہونے کے لئے للکارا۔ عجب اتفاق ہے کہ

Marfat.com

مسلمانوں کے خلاف اس خونیں مہم کے لئے سکھوں نے پنتھک ڈکٹیٹر چنا، تو سبھاش چندر بوس کی بنائی ہوئی آزاد ہند فوج کے اس کرنل نرنجن سنگھ گل کو، جو مجیٹھہ کا رہنے والا تھا اور سردار پرگٹ سنگھ گل اور سردار ارجن سنگھ گل کا چھوٹا بھائی تھا۔ کہاں ان کے خاندان کی صلح کل روایت اور کہاں یہ ظلم و بربریت کا کیمپ! پھر سارے پنجاب میں کپورتھلہ اور پٹیالہ کی سکھ ریاستوں کے کھلم کھلا تعاون کے ساتھ سکھوں نے مسلمانوں پر جو مظالم ڈھائے وہ انسانی تاریخ کے تاریک ترین باب کا حصہ ہیں۔

۳ اگست ۱۹۴۷ء کو مجیٹھہ کے قرب و جوار میں مسافروں کے قتل کے اکا دکا واقعات شروع ہو گئے تھے اور قصبے میں خوف و ہراس پھیل گیا تھا۔ ان پر آشوب ایام میں حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ برابر دشمنوں کی نظر میں تھے اور ایک خیر خواہ نے خبر دی کہ کافر ایک فوری حملے کی تیاریاں کر رہے ہیں تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے سخت عالم اضطرار میں ۶ اگست کو اچانک روانگی کا فیصلہ کیا اور پوری دلجمعی کے ساتھ عصر کے وقت اہل و عیال کو نکل چلنے کا حکم دیا۔ مولوی حرمت علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہمراہ تھے۔ سامان اسباب جو بھی تھا جوں کا توں چھوڑا۔ بھینس کو آخری بار پانی چارہ دیا۔ سہلایا ہاتھ پھیرا تو اس کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ اس چھوٹے سے قافلے کی منزل گجرات کا شہر تھا۔ مجیٹھہ اور گجرات کے درمیان یہ سفر حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کوئی تیس برس سے کرتے آ رہے تھے مگر آج کا یہی سفر ان کا آخری بار کا سفر بھی تھا۔ اور ہجرت کا سفر بھی!

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی گجرات کو مراجعت اپنے اندر باب رشد و ہدایت

Marfat.com

میں گزشتہ سے پیوستہ کی رعایت بھی رکھتی تھی اور درجہ عزم وحزم و ہمت میں سبقت و اولیت کا حکم بھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ۱۴ اگست کو معرض وجود میں آنے والی مملکت پاکستان سے بہت محبت کرتے تھے، فرماتے تھے۔ ''یہ سلطنت خداداد حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کا مقصود ہے۔''

سبحان اللہ! وہ صاحب مدرسہ وسجادہ ومنبر ومحراب!

رحمہ اللہ تعالیٰ

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت

حضرت خواجہ

محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے

احوال زندگی

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ رحمۃ اللہ علیہ

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ طریقت

حضرت خواجہ محبوب عالم

نقشبندی مجدّدی توکلّی رحمۃ اللہ علیہ

(۱۲۶۶ھ/۱۸۵۰ء ـــــــ ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء)

(i) احوال زندگی

حضرت خواجہ محمد مصطفےٰ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ بن رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ بن فیض عالم رحمۃ اللہ علیہ کا نسب ۳۵، ۳۶ واسطوں سے حضرت عباس علمدار بن امیر المومنین حضرت علیؓ تک منتہی ہوتا ہے۔ اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ ہاشمی کہلاتے ہیں اور ابو الہاشم کنیت کرتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا خاندان ۶۵۶ھ/ ۱۲۵۸ء میں بغداد پر ہلاکو خان کے حملہ کے بعد ہجرت کر کے وہاں سے برصغیر پاک و ہند میں آگیا اور دہلی میں آباد ہوا۔ مغل حکمران شاہ عالم ثانی کے دور حکومت (۱۱۳۳ھ/۱۷۶۰ء ـــــ ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء) میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اجداد میں سے مولانا درویش محمد کے ایک بڑے بھائی مولانا لطیف اللہ کو پرگنہ (اب قصبہ) پانڈو وال تحصیل

Marfat.com

پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین کا قاضی مقرر کیا گیا اور اسّی (۸۰) بیگھہ زمین عطا ہوئی۔ مولانا درویش محمد تین بھائی تھے۔ مولانا لطیف اللہ، مولانا عبدالباری اور مولانا درویش محمد۔ یہ تینوں بھائی زہد و تقویٰ اور ولایت میں خاص درجہ رکھتے تھے۔ ان کی قبور اب بھی قصبہ پانڈو وال میں زیارت گاہ عوام و خواص ہیں۔ مولانا درویش محمد کی اولاد میں سے خواجہ فیض عالم نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ یہاں سے ترکِ سکونت کر کے موضع سیدا تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں بہ سلسلہ امامت آ کر مقیم ہوئے۔

چنانچہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت موضع سیدا شریف تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین میں ۱۲۶۶ھ/ ۱۸۵۰ء میں ہوئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تین بہنیں تھیں جن کی شادیاں ان کے ددھیال قصبہ پانڈو وال میں ہوئی تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ دو بھائی تھے۔ محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ اور نور عالم۔ نور عالم رحمۃ اللہ علیہ آپ رحمۃ اللہ علیہ سے بہت چھوٹے تھے۔ آپ علیہ الرحمۃ کے والد گرامی حضرت مولانا رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ عارف باللہ اور فقیہ تھے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا حضرت مولانا فیض عالم نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء بھی جیّد عالم دین اور برگزیدہ ولی اللہ تھے۔ یہ دونوں بزرگ لِلّہ شریف (تحصیل گوجرخان ضلع جہلم) کے مشہور نقشبندی بزرگ حضرت مولانا غلام نبی لِلّہی رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۳۴ھ/ ۱۸۱۹ء ------ ۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۹ء) کے مرید تھے۔ حضرت مولانا خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت سے پیشتر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد نے خواب میں دیکھا کہ ان کے پیٹ سے ایک

Marfat.com

آنت نکلی اور اس نے ایک بہتے ہوئے دریا کے دہانے پر منہ رکھ دیا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے سارا پانی پی لیا۔ انہوں نے یہ خواب اپنے شیخ طریقت کو سنایا۔ شیخ نے مبارک دی اور ایک سعادت مند فرزند کی پیدائش کی بشارت دی جو علم و عرفان کے دریا کو نوش کرنے والا ہوگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت سیّدہ مریم بی بی رحمۃ اللہ علیہا م ۱۳۴۴ھ/ ۱۹۲۵ء اسم بامسمّٰی، متقی اور باکرامت خاتون تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دادا جان حضرت مولانا فیض عالم نقشبندی مجدّدی م ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء آپ رحمۃ اللہ علیہ پر بہت شفقت فرماتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان سے (۱) پندنامہ، (۲) نام حق، (۳) کریما، (۳) کلید مصادر، (۴) بدایہ منظوم وغیرہ فارسی کی ابتدائی کتب پڑھیں۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر دس سال ہوئی تو وہ ۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء میں فوت ہوگئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا دل طلب علم میں بے تاب تھا اس لئے والدین سے اجازت لے کر حصول علم کے لئے نکل کھڑے ہوئے۔

یہ وہ دور تھا کہ ۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے بعد پورے برصغیر میں برطانوی حکومت مستحکم ہوگئی تھی۔ علماء کی دارو گیر سے مدارس ویران ہو گئے تھے۔ اکابر علماء مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کر گئے تھے اور جو بچ گئے تھے وہ اپنے اپنے علاقے میں دبک گئے تھے۔ دور دور تک ہو کا عالم تھا اور کہیں کہیں کوئی چراغ ٹمٹماتا تھا اور کوئی عالم دین دو چار بچوں کو کوئی چھوٹی موٹی کتاب پڑھا دیتا تھا۔ باقاعدہ درس و تدریس کی بساط لپٹ چکی تھی۔ مسجدوں میں تالے لگ چکے تھے یا وہ بارودخانوں میں تبدیل ہوگئی تھیں۔ خصوصاً شاہی مسجد لاہور اور جامع مسجد نیلا گنبد

Marfat.com

لاہور۔ اس صورت حال میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تلاش علم میں قصبہ بھابڑہ تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا پہنچے اور قدوۃ العلماء مولانا سلطان محمود نامی چشتی نقشبندی للٰہی بندیالوی سے عربی صرف ونحو کی ابتدائی کتب مثلاً فن صرف میں (۱) صرف میر، (۲) ابواب الصرف، (۳) دستور المبتدی، (۴) زرادی، (۵) زنجانی، (۶) راح الأرواح، (۷) فصول اکبری اور فن نحو میں (۱) نحو میر، (۲) شرح مائة عامل، (۳) هداية النحو، (۴) الكافيه، (۵) تحریر سنیب اور فارسی میں (۱) گلستان، اور (۲) بوستان وغیرہ پڑھیں۔ ازاں بعد قاضی صاحب وہاں سے اپنے وطن بندیال (بندیال خوشاب سے میانوالی جانے والی سڑک پر ایک قصبہ ہے اور ضلع خوشاب میں شمار ہوتا ہے) چلے گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ مڈھ رانجھا تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا تشریف لے گئے جو بھابھڑہ سے قریباً بیس کلومیٹر پر واقع ہے۔ جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ''شرح جامی'' تک پڑھا۔ یہاں اس سے آگے تعلیم کا کوئی استاد نہ تھا چنانچہ ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۴ء میں مدرسہ رحیمیہ واقع جامع مسجد نیلا گنبد لاہور آ گئے جس کو اسی سال ایک مسلمان سوداگر منشی نجم الدین ٹھیکیدار ڈبل روٹی نے انگریزوں سے واگزار کروایا اور مرمت کر کے آباد کیا۔ پھر کچھ دن مولانا غلام رسول ساکن کوٹ میاں سنگھ کی خطابت جمعہ کی وجہ سے یہ مسجد وہابیوں کی مشہور ہو گئی پھر جلد ہی ایک اور مسلمان سوداگر رحیم بخش نے یہاں اپنے نام پر مدرسہ قائم کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں حضرت مولانا احمد الدین بگوی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۲۸۶ھ/۱۸۷۰ء سے قریباً ایک سال تک تعلیم حاصل کرتے رہے۔ پھر مولانا

Marfat.com

احمد الدین بگوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے گاؤں بگہ ضلع سرگودھا چلے گئے۔ اس ایک سال کے دوران آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قیام و طعام کا بندوبست درس میاں وڈا لاہور میں تھا آپ نے وہاں کے سجادہ نشین حضرت مولانا حافظ احمد دین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ م۱۳۰۶ھ/ ۱۸۸۸ء سے قرآن مجید حفظ کیا۔ ازاں بعد لاہور سے چل پڑے اور ۱۸۶۵ء میں لدھیانہ کے مشہور مدرسہ عربیہ واقع دو منزلی مسجد، محلّہ موج پورہ میں مجاہد جنگ آزادی ۱۸۵۷ء، حضرت مولانا عبدالقادر فاروقی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ م۱۲۷۷ھ/ ۱۸۶۰ء کے جانشین، ان کے دوسرے صاحبزادے اور مہتمم مدرسہ عربیہ حضرت مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ م۱۳۱۹ھ/ ۱۹۰۱ء کی خدمت میں جا پہنچے اور ان سے موقوف علیہ کی اکثر کتب پڑھیں۔

۱۸۵۷ء کی جنگ آزادی کے دس سال بعد ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۶ء میں برصغیر میں دہلی کے قریب ضلع سہارنپور کے قصبہ دیوبند میں سب سے پہلے دینی مدرسہ دارالعلوم دیوبند کا آغاز ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد محترم حضرت مولانا شاہ محمد فاروقی لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کے اشارے پر دارالعلوم دیوبند میں داخل ہو گئے۔ ۱۲۸۳ھ/ ۱۸۶۶ء سے ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء تک قریباً پانچ سال تک وہاں کے شیخ الحدیث اور صدر المدرسین مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ م۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء کے شاگرد خاص رہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ابتداء سے موقوف علیہ تک ساری کتب دہرائیں اور پھر موقوف علیہ کی بقیہ تمام کتب پڑھیں اور پھر دو سال میں ان سے پہلا دورۂ حدیث کیا اور ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء

Marfat.com

میں بائیس سال کی عمر میں یہاں سے امتیاز کے ساتھ فارغ التحصیل ہونے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ گنگوہ چلے گئے۔ وہاں مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سے ایک سال میں دوسرا دورۂ حدیث کر کے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری سند حاصل کی۔ پھر اپنے استاد مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے مشورے سے ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء میں رامپور کے مشہور زمانہ مدرسہ عربیہ وعلوم عالیہ نواب فیض اللہ خان رامپور میں داخل ہوئے۔ اور وہاں سے ایک سال تک علوم عقلیہ، منطق، فلسفہ، ریاضی، ہیئت، نجوم، موسیقی اور خصوصاً فقہ حنفی کی بڑی کتب پڑھیں اور فتویٰ نویسی میں تخصص حاصل کیا۔ یہاں حضرت مولانا مفتی محمد سعد اللہ خان رامپوری رحمۃ اللہ علیہ م ۱۲۹۴ء/ ۱۸۷۷ء آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص استاد تھے جو ریاست رامپور کی اعلیٰ ترین عدالت اپیل سلطانی (اجلاس ہمایونی) اور عدالت صدر مرافعہ (سپریم کورٹ آف رامپور سٹیٹ) کے مفتی اعظم تھے۔ اس وقت والی ریاست رامپور نواب سیّد کلب علی خان خلد آشیاں نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء تھے۔

رامپور میں تعلیم مکمل کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کو اتمام تعلیم کے بارے میں کافی حد تک اطمینان قلب حاصل ہوا تو گھر اور وطن کی یاد آئی۔ دس سال کی عمر میں گھر سے حصول تعلیم کے لئے نکلے تھے اور اب اس مقصد کو حاصل کرنے میں متواتر پندرہ سال گزرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک پچیس (۲۵) سال ہو چکی تھی۔ لہٰذا صفر ۱۲۹۲ھ/ مارچ ۱۸۷۵ء میں اپنے گھر اور وطن سیدا شریف آئے۔ قمیض اور شلوار میں

Marfat.com

ملبوس دیکھ کر لوگوں اور گھر والوں نے سرکاری ہرکارہ سمجھا اور شناخت کرنے سے انکار کر دیا۔ والد ماجد فوت ہو چکے تھے لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حیات تھیں۔ آخر انہوں نے کچھ خاص علامات سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو پہچان لیا تو خوش ہوئیں اور پورے گاؤں نے خوشی منائی۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پندرہ دن گھر قیام کیا اور پھر والدہ ماجدہ کی اجازت سے واپس رام پور روانہ ہو گئے کیونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ذہن میں اب حصول معاش کا مسئلہ درپیش تھا۔

مفتی اعظم ریاست رامپور مفتی محمد سعد اللہ خان رامپوری رحمۃ اللہ علیہ م ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء کی سن رسیدگی کی وجہ سے ان کی عدالتی مساعدت کے لئے نائب مفتی اعظم ریاست رامپور کا منصب تخلیق اور مشتہر ہوا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بھی اس کے تحریری اور زبانی امتحان میں شرکت کی، اوّل آئے اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔ چنانچہ ۱۸۷۵ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ بہ عمر پچیس سال (۲۵) نائب مفتی اعظم ریاست رامپور متعین ہو گئے اور ۱۲۹۲ھ/ ۱۸۷۵ء سے ۱۳۰۲ھ/ ۱۸۸۴ء تک قریباً دس سال اس اعلیٰ منصب پر متمکن رہے۔ جن میں سے دو سال حضرت مولانا مفتی محمد سعد اللہ خان رامپوری رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہے پھر ان کی وفات ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء کے بعد ان کے فرزند ارجمند مولانا مفتی محمد لطف اللہ خان رحمۃ اللہ علیہ ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء------- ۱۳۰۴ھ/ ۱۸۸۷ء مفتی اعظم ریاست رامپور متعین ہوئے تو حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ان کے ساتھ بھی

Marfat.com

قریباً آٹھ سال ۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء سے ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء تک نائب مفتی اعظم ریاست رامپور کے منصب پر متمکن رہے۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ موسم گرما میں تعطیلات عدالت کے دوران اپنے استاد مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس دارالعلوم دیو بند چلے جاتے تھے اور ان سے کتب تصوف مثلاً مثنوی معنوی، احیاء علوم الدین اور عوارف المعارف وغیرہ پڑھا کرتے تھے۔ دارالعلوم دیو بند میں فتویٰ طلب کرنے والی درخواستوں کے جوابات اپنے استاد صاحب کی طرف سے لکھتے تھے جو دارالعلوم دیو بند میں مفتی بھی تھے اور دارالعلوم دیو بند کے منتہی طلبہ کو بغیر معاوضہ کے فقہ اسلامی کی انتہائی کتب پڑھاتے تھے اور فتویٰ نویسی کی اعلیٰ تعلیم دیا کرتے تھے۔ اس بناء پر بھی اور اس بناء پر کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ریاست رامپور کے نائب مفتی اعظم تھے، وہاں کے اساتذہ اور طلبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خاص طور پر قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

شوال ۱۳۰۲ھ/ستمبر ۱۸۸۴ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دل میں طلب حق کی آگ بھڑک اٹھی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے رامپور کے نائب مفتی اعظم کے عہدے سے استعفیٰ دے دیا۔ اپنے استاد حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہونے کی غرض لیے رامپور سے ۱۲ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ ۳۰ دسمبر ۱۸۸۴ء کی رات پچھلے پہر چلے اور ۱۵ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ ۲ جنوری ۱۸۸۵ء کو دارالعلوم دیو بند حاضر ہوئے۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ چند روز پہلے ۳ ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ/ ۲۱ دسمبر ۱۸۸۴ء کو ان کا وصال ہو چکا ہے۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ (۱۲۶۸ھ/ ۱۸۵۱ء ــــــ ۱۳۴۰ھ/ ۱۹۲۱ء) سے ملاقات ہوئی جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہم درس رہ چکے تھے اور اب دارالعلوم

Marfat.com

دیوبند میں استاد تھے۔ انہوں نے نائب مفتی اعظم رامپور کے منصب جلیل کو چھوڑنے کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فیصلے پر افسوس کا اظہار کیا اور پیشکش کی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ یہاں دارالعلوم دیوبند میں اپنے استاد محترم مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت تدریس، افتاء اور شیخ الحدیث کی جگہ سنبھال لیں اور یہیں رہیں۔ مگر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو استاد کی وفات کے دردو غم اور تلاش حق میں دل کی ناقابل برداشت بیقراری نے دارالعلوم دیوبند نہ رہنے دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کسی مرد کامل کی تلاش میں دہلی آ گئے کہ دہلی کسی دور میں بھی اولیاء اللہ سے خالی نہ رہی تھی اور وہاں ربیع الاوّل ۱۳۰۲ھ جنوری ۱۸۸۵ء سے مدرسہ حسین بخش نزد بادشاہی جامع مسجد محلّہ شاہ جہاں آباد دہلی میں بطور شیخ الحدیث وصدرالمدرسین فرائض تدریس انجام دینے لگے۔ قریباً دو سال بعد بیتابی دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر دہلی کو بھی خیر باد کہہ دیا اور شوال ۱۳۰۴ھ جون ۱۸۸۷ء میں کرنال چلے گئے۔ وہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ کرنال میں بھی بطور شیخ الحدیث وصدرالمدرسین اپنے فرائض انجام دینے لگے۔ یہاں آئے ہوئے ابھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کو ایک سال پورا نہ ہوا تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انبالہ شریف کے ایک بزرگ حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء کی ولایت کا شہرہ سنا تو ان کی خدمت اقدس میں ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ/ دسمبر ۱۸۸۷ء کو موسم سرما میں حاضر ہوئے، بیعت ہوئے اور باطنی تعلیم وتربیت حاصل کرنے کے بعد خلافت پائی اور اپنے شیخ طریقت کی وفات ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء تک تقریباً گیارہ سال ان کے آستانے پر بسر کئے۔ اس دوران ان کے حکم سے وہاں۔

Marfat.com

۱۔ مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ تو کلیہ جاری کیا۔

۲۔ شہرانبالہ کے مفتی اعظم رہے۔

۳۔ انبالہ شریف کی مرکزی جامع مسجد "مسلم مسجد" کے خطیب رہے۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انبالہ شریف میں اپنے قیام کے دوران اپنے پیشوا کے زیر

ہدایت

ریاضات اور مجاہدات کیے۔

۴۔ اسلام کی اشاعت اور طریقہ نقشبندیہ مجدّدیہ تو کلیہ کی تبلیغ کی۔

۵۔ مولانا عبد الحق حقّانی انبالوی ثم دہلوی مصنف تفسیر حقانی (۱۸۵۱ء/ ۱۲۶۷ھ ــــــ ۱۹۱۷ء/ ۱۳۳۵ھ) کے ساتھ مل کر مرزا غلام احمد قادیانی (۱۲۵۳ھ/ ۱۸۳۷ء ــــــ ۱۳۲۶ھ/ ۱۹۰۸ء)، آریہ سماجیوں اور عیسائی پادریوں سے کامیاب مناظرے کیے۔

پھر پیشوائے گرامی کی وفات ۴ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ ۴ اگست ۱۸۹۷ء کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ پر ان کے فراق اور جدائی میں بیقراری اور غم والم کا دور آیا جس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دو مرتبہ بلاد اسلامیہ کی سیاحت کی۔

۱۔ پہلی مرتبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جنوری ۱۳۱۶ھ/ ۱۸۹۸ء میں براستہ افغانستان ترکی پہنچے اور سلطان عبدالحمید ثانی (۱۲۹۳ھ/ ۱۸۷۶ء ---------- ۱۳۲۷ھ/ ۱۹۰۹ء) کی افواج میں کرنل کے عہدہ پر فائز ہو کر ترکی کے

Marfat.com

علاقہ ازمیر/سمرنا کے مقام پر یونان کے خلاف جاری جنگ میں شریک ہوگئے۔ یہ جنگ بحر متوسط (Mediterranean Sea) میں کریٹ (Crete) اور تھیسلے (Thessaly) کے جزائر کے مسئلہ پر تھی۔ پھر حضرت خضر علیہ السلام سے معلوم ہونے پر کہ یہ جہاد اسلامی نہیں، بلکہ محض اقتدار کی جنگ ہے، آپ رحمۃ اللہ علیہ مستعفی ہوکر سکندریہ چلے آئے اور وہاں سے بحری جہاز کے ذریعے جدہ سے ہوتے ہوئے برصغیر واپس آگئے اور بمبئی میں قیام پذیر ہوئے۔

۲۔ بمبئی میں قریباً دو ماہ قیام کے بعد پھر شیخ طریقت کے وصال کے درد فراق میں بیقراری غالب آئی تو آپ رحمۃ اللہ علیہ بمبئی ہی سے حاجی محمد قاسم نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ مالک حاجی محمد قاسم شپ کمپنی بمبئی کے ایک دخانی بحری جہاز پر سوار ہوکر بصرہ پہنچے اور وہاں سے خشکی کے راستے بغداد شریف حاضر ہوئے۔ اس وقت وہاں سجادہ نشین/ نقیب الاشراف حضرت سیّد عبدالرحمن ظہیر الدین المحض القادری الجیلانی تھے۔ جن کا دور نقابت ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۷ء سے ۱۳۴۵ھ/ ۱۹۲۷ء تک تھا۔ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کے حکم پر، جو ان کو ایک خواب میں ہوا تھا انہوں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خوب

Marfat.com

میزبانی کی۔ چنانچہ بغداد شریف میں قیام کے دوران:

۱۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف پر دو سال معتکف رہے اور درجہ نیابت پر فائز ہوئے۔

۲۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے دریائے دجلہ کے کنارے درج ذیل کتب کے قریباً تمام بڑے بڑے چلّے کاٹے۔

(i) امام احمد بن علی البونی م۶۲۲ھ کی کتاب شمس المعارف الکبریٰ و لطائف العوارف

(ii) ابن الحاج التلمسانی المغربی محمد بن محمد بن محمد العبدری م۷۳۷ھ کی کتاب شموس الانوار و کنوز الاسرار

(iii) امام عبد اللہ بن اسعد الیافعی م ۷۶۸ ھ کی کتاب الدر النظیم فی فضائل و خواص القرآن العظیم اور ان کی کتاب "دائرہ نعیم"

(iv) احمد بن محمد بن عیاد الشافعی کی کتاب المفاخر العلیّہ فی المآثر الشاذلیة

۳۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد کے مقامی مشائخ سے ان کے سلاسل طریقت مثلاً

Marfat.com

قادریہ اور شاذلیہ وغیرہ کی اجازات لیں اور وہاں کے ممتاز علماء سے ان کی اسناد حدیث حاصل کیں۔

۴۔ بغداد شریف کے بعض اکابر علماء اور مشائخ کی رہنمائی میں حضرت محی الدین ابن عربی (۵۶۰ھ/۱۱۶۴ء ـــــ ۶۳۸ھ/۱۲۴۰ء) کی کتب کا مطالعہ کیا اور ان کی کتب کے جدید ایڈیشن اپنے ساتھ لائے۔

۵۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر، حدیث، فقہ حنفی، تصوف اور دیگر اہم اسلامی موضوعات پر نادر اور نایاب کتب کا ایک ذخیرہ خرید لیا اور اسے اپنے ساتھ اپنے وطن لائے۔

۶۔ ایک روز حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کی روح اقدس نے واپسی کا حکم دیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ ازبکستان (بخارا) اور افغانستان کے راستے واپس برصغیر آ گئے۔

یہ دور فراق و سیاحت ۱۳۱۵ھ/۱۸۹۷ء سے ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء تک قریباً سات سال کے عرصہ پر محیط ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ برصغیر واپس آ کر اپنے پیشوا کی روح مبارک کے حکم سے اپنے گاؤں سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں متمکن ہوئے۔ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے۔

۱۔ مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ تو کلیہ جاری کیا۔ جس کے صدر المدرسین اور شیخ الحدیث آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تھے۔

Marfat.com

۲۔ دارالافتاء قائم کیا۔ چنانچہ یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ لاہور، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور جہلم کے علاقہ جات میں نہایت وقیع ہوئے۔

۳۔ متوسلین سلسلہ عالیہ کی تربیت کے لئے خانقاہ قائم کی۔

۴۔ طلبہ علوم عالیہ اسلامیہ کے لئے اور مریدین خانقاہ کے لئے۔

۱۔ باقاعدہ لنگر جاری کیا۔

۲۔ گندم کی پسوائی کے لئے خراس لگوایا۔

۳۔ اور میٹھے پانی کا کنواں بنوایا۔

۵۔ دارالتصنیف قائم کیا اور گراں قدر کتب تصنیف فرمائیں۔

۶۔ مولانا فتح محمد جالندھری کے اردو ترجمہ قرآن مجید بنام "فتح الحمید" پران کی درخواست پر نظر ثانی کی۔ ازاں بعد اسے تاج کمپنی لاہور نے طبع کیا۔

۷۔ نادر و نایاب اور جدید کتب کی ایک قیمتی اور ضخیم لائبریری قائم کی۔ جس کی مثال اس زمانے میں لاہور کی پنجاب یونیورسٹی لائبریری اور پنجاب پبلک لائبریری میں بھی نہیں تھی۔

۸۔ تبلیغ اسلام اور اشاعت طریقت کے لئے صوبہ سرحد، متحدہ پنجاب اور

Marfat.com

سارے ہندوستان کے تبلیغی دورے ترتیب دئے۔

۹۔ اخلاف کے لئے وسیع رقبہ پر جدید مکانات تعمیر کئے اور ان کے لئے دو مربع زرعی زمین خریدی۔ اپنے برادر اصغر مولانا نور عالم نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی مکان بنا کر دیا اور زمین خرید کر دی۔

اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مستقر سیدا شریف میں ۱۳۲۱ھ/۱۹۰۳ء سے جب آپ بغداد سے واپس آئے، اپنی وفات ۱۳۳۵ھ/۱۹۱۷ء تک چودہ سال تدریس، تبلیغ، تربیت اور تصنیف کے میدان میں گراں قدر اور ناقابل فراموش خدمات انجام دیں۔ کثیر خلقت نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے توسل طریقت کی دولت حاصل کی اور بیشمار سالکوں نے بلند مقامات پائے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق کم و بیش ایک لاکھ چالیس ہزار لوگ بیعت ہوئے اور قریباً اسی (۸۰) اصحاب نے خلافت پائی۔ یہ تعداد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری حج کے موقع پر میدان عرفات میں موجود عام صحابہ کرامؓ اور کبار صحابہ کرامؓ کی تعداد کے مطابق ہے۔

۲۲ رمضان ۱۳۳۵ھ/۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء کو آپ رحمۃ اللہ علیہ جمعہ کے دن سحری کے ختم ہونے پر صبح ۳:۳۰ بجے واصل باللہ ہوئے۔

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خلیفہ حضرت مولانا نور العین واعظ اسلام نقشبندی مجدّدی محبوبی رحمۃ اللہ علیہ نے ''قصیدہ فراق

Marfat.com

محبوب'' کے عنوان کے تحت ۱۵۶ اشعار پر مشتمل ایک قصیدہ لکھا جس کے آخری شعر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تاریخ وصال بھی درج کی جو حسب ذیل ہے۔

گفت ہاتف از پئے تاریخِ آں قدسی نہاد

راہنمائے نقشبنداں رفت سوئے حرم یار

۵ ۳ ۳ ۱ ھ

راقم نے حضرت مولانا مفتی خواجہ محمد مصطفےٰ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی درج ذیل دو تواریخ وصال کہی ہیں۔

۱۔ آہ فیاض عظیم

۱۹۱۷ء

۲۔ بودہ "وماارسلنٰك الّا مبشّراً و نذیراً"

۱ ۹ ۱ ۷ ء

آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنے گاؤں سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں دفن ہوئے یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا مزار پر انوار نہایت شاندار تعمیر ہوا ہے اور زیارت گاہ عوام وخواص ہے۔ سیدا شریف جیسی دور افتادہ بستی میں اپنے وجود بابرکت کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ایک شعر کہا تھا جو درج ذیل ہے۔

سیدے دی اس بستی اندر نور وگائے بیڑے

نور دے وچ قصور نہ کوئی، قدر نہ کردے بھیڑے

Marfat.com

یہاں ہر سال ۲۶ رجب کو سالانہ عرس مبارک ہوتا ہے جس پر بہت ہجوم خلائق ہوتا ہے۔ آج کل آپ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے پوتے صاحبزادہ محمد احمد ایم ایس سی (کیمسٹری) سجادہ نشین ہیں۔ جبکہ چھوٹے پوتے صاحبزادہ الطاف محمود ہاشمی بی ایس سی (انجینئرنگ) ایم بی اے افواج پاکستان میں لیفٹیننٹ کرنل کے عہدے پر فائز رہے ہیں اور حال ہی میں ۶ ستمبر ۲۰۰۸ء کو ریٹائر ہوئے ہیں۔ آپ نہایت اعلیٰ علمی و ادبی ذوق رکھتے ہیں جسے انہوں نے اپنے والد صاحب حضرت صاحبزادہ سیّد صدیق احمد نقشبندی مجدّدی رحمۃ اللہ علیہ سے اور اپنے دادا جان حضرت خواجہ محبوب عالم ہاشمی نقشبندی مجددی توکلی رحمۃ اللہ علیہ سے وراثت میں پایا ہے۔ آپ اچھے لکھاری ہیں۔ آپ نے اپنے دادا جان کی شہرۂ آفاق کتاب ذکر خیر کی قاموس لغت و مصطلحات تیار کی ہے جو اس کتاب کے نئے ایڈیشن کے آخر میں لگائی گئی ہے۔

(ii) ازواج و اولاد

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر چار شادیاں کیں۔

۱۔ دہلی میں شادی

مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ حسین بخش دہلی (جہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ صدر المدرسین تھے اور موقوف علیہ کتب اور کتب حدیث کی تدریس کرتے تھے اور افتاء کے فرائض بھی انجام دیتے تھے) کے اساتذہ کے اس اصرار پر کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ جیسے فاضل استاد کو غیر

Marfat.com

شادی شدہ نہیں رہنا چاہئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۸۸۵ء میں دہلی کی سلسلہ عالیہ قادریہ کی ایک بزرگ سیّد شخصیت کی دختر نیک اختر سے، جن کا نام محفوظ نہیں ہے، پہلی شادی کی۔ یہ بزرگ اس وقت فراش خانہ دہلی کی جامع مسجد کے خطیب اور مفتی شہر تھے۔ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی عمر مبارک اس وقت ۳۵ سال تھی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ زوجہ محترمہ مقبول بارگاہ خدا، صاحب ولایت اور باکرامت تھیں۔ ان سے ایک صاحبزادے پیدا ہوئے جو ۲۵ سال کی عمر پا کر ۱۹۱۰ء میں فوت ہو گئے۔ ان کی قبر سیدا شریف ہی میں ہے۔ جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ زوجہ محترمہ شادی کے دو سال بعد ۱۸۸۷ء میں فوت ہو گئیں اور دہلی ہی میں مدفون ہوئیں۔

۲۔ پانڈو وال میں شادی

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی والدہ ماجدہ حضرت مریم بی بی رحمۃ اللہ علیہا نے اپنے آبائی علاقے موضع پانڈو وال تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں اپنے خاندان کی ایک خاتون حضرت آمنہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا م ۱۹۳۹ء سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی یہ دوسری شادی جون ۱۸۹۷ء میں کی۔ ان زوجہ محترمہ سے چار صاحبزادیاں اور ایک صاحبزادہ پیدا ہوئے جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:

۱۔ صاحبزادی صاحبہ صالحہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا / سائیں / (بھولی)

سال ولادت : ۱۸۹۸ء سال وفات : ۲۱ اگست ۱۹۸۶ء

Marfat.com

۲۔ صاجزادی صاحبہ سکینہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا

سال ولادت : ۱۹۰۴ء سال وفات : ۱۷ اگست ۱۹۹۲ء

۳۔ صاجزادی صاحبہ حلیمہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا

سال ولادت : ۱۹۰۷ء سال وفات : ۸ مئی ۱۹۶۳ء

۴۔ صاجزادی صاحبہ معصومہ بی بی رحمۃ اللہ علیہا

سال ولادت : ۱۹۱۵ء سال وفات : ۳ فروری ۱۹۷۴ء

۵۔ صاجزادہ صاحب شیر عالم رحمۃ اللہ علیہ

سال ولادت : ۱۹۱۶ء سال وفات : ۲۵ دسمبر ۱۹۷۹ء

۳۔ بغداد میں شادی

۱۸۹۹ء میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے بغداد میں خاندان بنو ہاشم کے ایک برگزیدہ اور صالح گھرانے میں تیسری شادی کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ان زوجہ محترمہ کا نام بھی محفوظ نہیں ہے اور ان سے ہونے والی اولاد کا بھی علم نہیں ہے۔ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ بغداد شریف سے برصغیر واپس آگئے تھے تو اپنی وفات تک ہر ماہ بذریعہ منی آرڈر باقاعدگی سے اپنی ان زوجہ محترمہ کو اخراجات بھیجتے تھے۔

Marfat.com

۴۔ شاہ آباد کرنال میں شادی

حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ انبالوی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کے حکم سے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے صالح اولاد نرینہ کے لئے یہ چوتھی شادی ضلع کرنال تحصیل شاہ آباد کے حضرت پیر جی سیّد علی حسین شاہ نقشبندی مجددی توکلی رحمۃ اللہ علیہ کی دختر نیک اختر حضرت سیّدہ بشیر النساء بیگم رحمۃ اللہ علیہا (ولادت ۱۳۱۵ھ/ ۱۸۹۸ء) سے ۱۳۳۳ھ/ ۱۹۱۵ء میں کی۔اس وقت ان زوجہ محترمہ کی عمر ۱۷ سال تھی۔ان سے صرف ایک فرزند حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد صدیق احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۳۳۴ھ/ ۱۹۱۶ء میں پیدا ہوئے وہ صاحبزادہ شیر عالم سے چھ ماہ بڑے تھے۔اور وہ درگاہ عالیہ کے پہلے سجادہ نشین ہوئے۔ وہ ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۹۴ھ ۱۰ مئی ۱۹۷۴ء کو جمعہ اور ہفتہ کی درمیانی رات گیارہ (۱۱) بجے کے قریب فوت ہوئے اور اپنے آبائی گاؤں سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین میں اپنے والد گرامی حضرت مولانا مفتی خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف کے اندر دفن ہوئے۔انہی کی اولاد سیدا شریف میں آج گدی نشین ہے۔ یہ زوجہ محترمہ ۱۶ جمادی الاولیٰ ۱۳۸۴ھ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۵ء کو ۶۷ سال کی عمر پاکر فوت ہوئیں۔قبر مبارک سیدا شریف میں ہے۔

Marfat.com

(iii) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ

حضرت خواجہ محمد مصطفےٰ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ممتاز زمانہ عالم، نابغہ روزگار محقق اور ماہر استاد تھے۔ قیام رامپور کے زمانے میں عدالتی تعطیلات موسم گرما کے دوران دارالعلوم دیوبند میں اپنے استاد مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس جا کر رہا کرتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کھانے پینے کا انتظام بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ کے استاد محترم کے گھر ہی سے ہوتا تھا۔ البتہ آپ رحمۃ اللہ علیہ وہاں کے علماء اور منتہی طلبہ کو بغیر معاوضہ فقہ اور فتویٰ نویسی کی اعلیٰ تعلیم دیتے تھے۔ یہ معمول تقریباً دس (۱۰) سال رہا۔ پھر دو (۲) سال تک دہلی میں مدرسہ حسین بخش میں منطق، فلسفہ، علم الکلام، فقہ، تفسیر اور حدیث بیک وقت پڑھاتے رہے۔ یہی معمول کرنال کے مدرسہ اسلامیہ میں تھا۔ پھر انبالہ شریف میں مدرسہ تو کلیہ جاری کیا تو وہاں بھی گیارہ (۱۱) سال تک معقول و منقول کے انہی انتہائی علوم کی تدریس کرتے رہے۔ ازاں بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وطن سیدا شریف میں سکونت اختیار کی اور وہاں مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ تو کلیہ جاری کیا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ۱۹۱۷ء تک رہا تو وہاں اپنے زمانہ قیام ۱۹۰۳ء سے ۱۹۱۷ء تک چودہ سال دیگر مضامین کے ساتھ اسلامی فقہ اور افتاء کی اعلیٰ کتب پڑھاتے رہے۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کا یہ دورِ درس و تدریس قریباً اڑتیس (۳۸) برسوں پر محیط ہے۔ اور اگر بالفرض

Marfat.com

اڑتیس (۳۸) سال کے اس طویل عرصہ میں ہر سال بیس (۲۰) طلبہ نے بھی آپ سے تلمذ پایا ہو تو آپ سے شرف تلمذ پانے والے کل طلبہ کی تعداد یقیناً کسی صورت بھی سات سو (۷۰۰)، آٹھ سو (۸۰۰) سے کم نہیں ہوگی۔ لیکن جو چند اسماء ہمیں دستیاب ہو سکے ہیں وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ حکیم اکرام الحقؒ صاحب شوق کرنالی

انہوں نے اپنے استاد حضرت خواجہ محمد مصطفےٰ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی مدح پر چار شعر لکھے ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

ہمہ داں حضرت محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ
بشد قاصر ز توصیفش لسانم
توکل شاہ کردند شرح صدرش
علیھم رحمۃ الحق باد دائم
فیوضش کرد روشن عالمے را
تلمذ بود حاصل شوقؔ راہم
نویسم من اگر حالات ایشاں
کتابت را ز قرطاسے نیابم

۲۔ صوفی محمد صادق الاسلام شاہ آبادیؒ

Marfat.com

انہوں نے اپنے استادِ محترم حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال اور فرمودات جمع کیے تھے جن کو حضرت صاحبزادہ صدیق احمد رحمۃ اللہ علیہ نے ''حیوٰۃ الروح'' کے نام سے مرتب کر کے طبع کر دیا تھا۔

۳۔ ابو نعیم عبد الرحیمؒ

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے کرسی کے استعمال کے جواز کے بارے میں جو فتویٰ دیا ہے اس کے آخر میں ان کا نام درج ذیل ہے۔

''کتبہ خادم شریعت ابو نعیم عبد الرحیم''

یہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ان شاگرد علماء میں سے معلوم ہوتے ہیں جو سفر و حضر میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ رہتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ کرسی پر بیٹھ کر وعظ کرنے کے شرعی جواز کے بارے میں حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے فتویٰ کے آخر میں انہوں نے اپنا نام لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیر ہدایت فتاویٰ کی تیاری اور ان کی کتابت کا کام ان کے ذمے تھا۔

۴۔ قطب الا رشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللّٰہ نقشبندیؒ

ایک دفعہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے قطب الا رشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا۔

''مولوی صاحب آپ مجھ سے مشکوٰۃ شریف پڑھ لیتے تو آپ کو کوئی کمی

Marfat.com

نہ رہتی''

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا۔ حضور آپ رحمۃ اللہ علیہ مہربانی فرمایئے۔ اس پر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو مشکوٰۃ شریف چند دن میں پڑھائی اور پھر اپنی سند مشکوٰۃ دے دی اور اس پر ہی کتب حدیث صحاح ستہ کی روایت کی اجازت بھی دی اور ارشاد فرمایا۔

''قرآن مجید کی تلاوت کے ساتھ مشکوٰۃ شریف کا مطالعہ باقاعدہ رکھیئے۔ یہ صحاح ستہ اور بعض دیگر کتب حدیث کی جامع ہے اور مشکوٰۃ شریف کو سمجھنے کے لئے اس کی درج ذیل متداول شروح سے استفادہ کیجئے''

۱۔ اشعة اللمعات (فارسی)، عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ، شیخ، م۱۰۵۲ھ/ ۴۳-۱۶۴۲ء

۲۔ مظاہر حق اردو ترجمہ مشکوٰۃ شریف، محمد اسحاق دہلوی، حضرت مولانا شاہ رحمۃ اللہ علیہ، م۱۲۶۲ھ/ ۴۶-۱۸۴۵ء اور اردو شرح مشکوٰۃ شریف از جناب نواب قطب الدین خان بہادر رحمۃ اللہ علیہ م۱۲۷۹ھ/ ۳-۱۸۶۲ء تلمیذ حضرت شاہ محمد اسحاق دہلوی رحمۃ اللہ علیہ۔ ''یہ اردو شرح آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے استاد کے کہنے پر لکھی تھی''

ازاں بعد حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں شروح کی بے حد تعریف فرمائی۔

Marfat.com

۵۔ راقم پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر کو بھی قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے واسطہ سے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے تلمذ کا شرف حاصل ہے۔ ۱۹۵۹ء میں قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ شریف حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی سند سے پڑھائی ازروئے متن، ازروئے معانی وشرح، وازروئے واردات (احکام وعلوم وانوارات احادیث نبویہ)۔ **الحمد لله علی ذلك**

اور قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے راقم کو مشکوٰۃ شریف کے باقاعدہ مطالعہ کی تاکید کرتے ہوئے مشکوٰۃ فہمی کے لئے اس کی انہی دو شروح کی طرف رجوع کا حکم دیا جن کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

راقم کو قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے مشکوٰۃ کیسے پڑھائی یہ ایک نرالا طریق ہے جو صرف آپ رحمۃ اللہ علیہ سے مخصوص تھا۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حضور علیہ الرحمتہ عصر کی نماز کے بعد چارپائی پر لیٹ جاتے تھے اور مراقب ہو جاتے تھے۔ مشکوٰۃ کی کتاب نہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں ہوتی تھی نہ راقم کے ہاتھ میں۔ راقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی کی پائنتی کی جانب زمین پر بیٹھ جاتا تھا جب آپ رحمۃ اللہ علیہ مراقب ہو جاتے تھے تو فرماتے تھے۔ ''ہوں''! راقم پہلے سے تیار ہوتا تھا۔ فوراً مراقب

Marfat.com

ہو جاتا تھا۔ چنانچہ عالم بیداری میں ایک ہلکے سے سکر کی کیفیت میں مشکوٰۃ کی کتاب سامنے آجاتی تھی۔ اس کا ایک ایک صفحہ کھلتا تھا اور احادیث، ان کے معانی اور ان کی شروح میرے قلب پر وارد ہونے لگتی تھی۔ یہ کیفیت قریباً ایک گھنٹہ رہتی تھی۔ اس دوران مشکوٰۃ شریف کے قریباً پچاس (۵۰) صفحات پڑھے جاتے تھے۔ اس طرح اندازاً چھ سات دن میں مشکوٰۃ شریف کی تدریس مکمل ہوگئی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔

شیخ فعال است بے آلت چو حق
با مریداں دادہ بے گفتے سبق

ترجمہ: شیخ طریقت حق تعالیٰ کی مانند بغیر کسی آلہ کے کام کرتا ہے۔
اور مریدوں کو بغیر گفتگو کئے (محض توجہ سے) سبق دیتا ہے۔

ازاں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راقم کو اپنی سند مشکوٰۃ عطا فرمائی اور اس سند پر ہی حدیث نبویؐ کی کتب صحاح ستہ کی اجازت سے نوازا والحمد لِلّٰہِ علیٰ ذلك۔ اس طریق سے سند حدیث حاصل کرنا جائز اور رائج ہے۔ اور اس کو مناولہ کہتے ہیں۔

(iv) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندیؒ کے خلفاء

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مریدین اور خلفاء کے بارے

Marfat.com

میں ایک مرتبہ اپنے خلیفہء اعظم حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا تھا کہ ہمارے مریدین کی تعداد حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجۃ الوداع کے موقع پر میدان عرفات میں موجود عام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعداد (تقریباً ایک لاکھ چالیس ہزار) کے برابر ہے اور خلفاء کی تعداد اس موقع پر موجود کبار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تقریباً اسّی) کی تعداد کے برابر ہے۔ مگر ہمیں اب تک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے صرف اکتیس (۳۱) خلفاء کے نام دستیاب ہو سکے ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ احمد اسلام رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حکیم حافظ، ساکن موضع شاہ آباد ضلع کرنال (بھارت)

۲۔ اصغر علی رادوروی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا، المعروف بہ ''حضرت جرنیل صاحب رحمۃ اللہ علیہ'' ساکن قصبہ رادور شریف تحصیل تھانیسر ضلع کرنال (بھارت)

۳۔ اللہ رکھا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خواجہ، ساکن موضع خاص پور ضلع امرتسر (بھارت)

۴۔ برکت علی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیفہ، ساکن موضع چونڈہ دیوی ضلع امرتسر (بھارت)

۵۔ جمال الدین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حافظ، سابق صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ،

Marfat.com

لاہور، مدفون کٹھالہ شیخاں تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

۶۔ حسن علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں، المعروف به ''بابا رتی داڑھی والے''، ساکن موضع چونڈہ دیوی ضلع امرتسر (بھارت)

۷۔ حسین علی قریشی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت میاں، المعروف به ''بابا چٹی داڑھی والے''، ساکن موضع چونڈہ دیوی ضلع امرتسر (بھارت)

۸۔ رحمت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا، ساکن قصبہ میہم ضلع رہتک (بھارت)، مدفون قصبہ تلمبہ تحصیل خانیوال ضلع ملتان

۹۔ عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیفہ، ساکن موضع سجادہ ضلع امرتسر (بھارت)

۱۰۔ عبدالکریم شاہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا خلیفہ، ساکن موضع کھبا راجپوتاں ضلع امرتسر (بھارت)

۱۱۔ عبداللہ خان رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا، ساکن موضع پٹی ضلع امرتسر (بھارت)

۱۲۔ علی حسین شاہ نقشبندی مجدّدی توکّلی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا پیر جی سیّد، ساکن موضع شاہ آباد ضلع کرنال (بھارت)، (آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند بزرگ حضرت مولانا صاحبزادہ صدیق احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نانا ہیں)

Marfat.com

۱۳۔ عمر بخش مست رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا، المعروف بہ "مست عمرا"

۱۴۔ عمری مجذوبہ رحمۃ اللہ علیہا، حضرت مائی، ساکن لاہور

۱۵۔ عین الدین شاہ رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سیّد، ساکن موضع بھگوان پور تحصیل دیپالپور ضلع ساہیوال

۱۶۔ غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا منشی، ساکن موضع راہوالی ضلع گوجرانوالہ

۱۷۔ فتح محمد خان جالندھری رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا، مترجم اردو ترجمہ قرآن مجید بنام "فتح الحمید" ساکن شہر جالندھر (بھارت)

۱۸۔ فتح محمد رئیس رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حافظ، ذیلدار و بانی مدرسہ عربیہ جامعہ فتحیہ ذیلدار روڈ اچھرہ لاہور

۱۹۔ فضل احمد رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حافظ، ساکن موضع رسول نگر تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

۲۰۔ فیروز دین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت بابو، سابق پوسٹ ماسٹر، ساکن محلّہ اسلام آباد سٹریٹ نمبر ۴ شہر گوجرانوالہ

۲۱۔ کرم الٰہی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا منشی، ساکن موضع رسول نگر ضلع گوجرانوالہ

Marfat.com

۲۲۔ محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ قطب الارشاد قیوم زماں حضرت مولانا سیّد، مدفون آستانہ عالیہ حبیبیہ بیرون شیشیاں والا دروازہ محلّہ نیو مسلم آباد شہر گجرات (پنجاب)

۲۳۔ محمد صادق الاسلام شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا صوفی، جامع اقوال و ملفوظات محبوبیہ بنام ''حیٰوۃ الروح''

۲۴۔ محمد عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا حافظ، ساکن موضع بوہت، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین

۲۵۔ محمد کریم چمٹے والے رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا منشی صوفی

۲۶۔ محمد محمود اختر نقشبندی مجدّدی توکلّی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا حکیم سیّد، ساکن موضع شاہ آباد، ضلع کرنال (بھارت) ثم قادر آباد، تحصیل پھالیہ، ضلع منڈی بہاؤالدین (آپ رحمۃ اللہ علیہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند بزرگ حضرت مولانا صاحبزادہ صدیق احمد رحمۃ اللہ علیہ کے ماموں ہیں)

۲۷۔ محمد نور العین رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا، ساکن موضع پھلراں سیداں، ضلع جہلم، سابق صدر مدرس مدرسہ نعمانیہ، لاہور

۲۸۔ سیّد محمود علی شاہ گیلانی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا حکیم حافظ، ساکن کہروڑ پکا ملتان

Marfat.com

(پروفیسر اجمل چشتی، شعبہ اردو، گورنمنٹ دیال سنگھ کالج، لاہور اور محمد اسلم سیالکوٹی نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر ایک کتاب ''ذکر محمود'' تحریر کی ہے)

۲۹۔ مردان علی خان راجپوت رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا چوہدری، ساکن موضع بنڈالہ تحصیل وضلع بھمبر آزاد کشمیر

۳۰۔ ملائے رولا رحمۃ اللہ علیہ، حضرت، (آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ خواجہ ادولک رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے خلیفہ محمد شاہ عالم رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ ان کے خلیفہ فیض محمد خان رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ جو کانجو سوات میں ہوئے۔ انکے خلیفہ حضرت میاں عبدالرشید توکلی عرف نوٹاں والی سرکار سرگودھا میں ہوئے۔ جو ۲۳ جولائی ۱۹۹۴ء کو گولی لگنے سے شہید ہوئے۔ حضرت میاں عبدالرشید رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر خالد مراد صاحب نے ''تیرے پراسرار بندے تذکرہ حضرت میاں عبدالرشید قلندر المعروف نوٹاں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ'' کے نام سے ایک اچھی سوانح حیات تحریر کی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۹۸ء میں لاہور سے طبع ہوئی ہے۔)

۳۱۔ نور عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت مولانا، برادر اصغر حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، ساکن موضع سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین

Marfat.com

(v) تصانیف

۱۔ ذکرِ خیر/صحیفۂ محبوب (مطبوع)

۲۔ خیر الخیر/مرغوب السلوک (مطبوع)

۳۔ ذکرِ کثیر/المحبوب السلوک (مطبوع)

۴۔ خیرِ کثیر/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۵۔ تنویر الابصار لمن اراد ان یتمسّک بجنود الابرار (مطبوع)

۶۔ شب حسیں برعرش بریں/الاسراء الجمیل الی الرب الجلیل/لمعات احمدی مطبوع

۷۔ حیٰوۃ الروح/مرغوب القلوب فی اقوال المحبوب، مرتبہ، محمد صادق الاسلام شاہ آبادی، صوفی، بالتقدیم، صدیق احمد، حضرت صاحبزادہ (مطبوع)

۸۔ نوادر آثار، تحقیق وترتیب، سیّد محمد کبیر احمد مظہرؔ، حضرت پروفیسر، (مطبوع، یہ رسالہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دو مکتوبات اور ایک فتوی کی متنی تحقیق پر مشتمل ہے)

۹۔ رسالہ فی خواص ودعوۃ حسبنا اللّٰہ و نعم الوکیل بامؤ کل/ قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۰۔ رساله فی خواص و دعوة حسبی الله لااله الاهو علیه توکّلت وهو ربّ العرش العظیم بامؤکل/قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۱۱۔ رساله فی خواص و دعوة سورة والشمس بامؤکل/قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۱۲۔ رساله فی خواص و دعوة سورة الاخلاص بامؤکل/قلمی موجود
فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۱۳۔ رساله فی خواص ودعوة ختم شریف بامؤکل/قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ رساله فی خواص ودعوة دائره شریف بامؤکل/قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۱۵۔ رساله فی خواص ودعوة سورة المزمّل بامؤکل/قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۱۶۔ رساله فی خواص ودعوة سورة الجن بامؤکل/قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۱۷۔ رساله فی خواص ودعوة حزب دهروشیه بامؤکل/قلمی موجود فی خزانة الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

۱۸۔ رسالہ فی خواص ودعوۃ چہل کاف بامؤکل/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۱۹۔ رسالہ فی خواص ودعوۃ یا باسطُ /قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۲۰۔ رسالہ فی خواص ودعوۃ سیف المؤمنین/ حزب النصر امام شاذلی بامؤکل/ قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۲۱۔ رسالہ فی خواص ودعوۃ یا وہاب بامؤکل/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔رسالہ فی خواص و دعوۃ اسم غوث اعظم یا شیخ عبد القادر جیلانی شیأللہ /قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۲۳۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ سورۃ یٰسین/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۲۴۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ حزب برھتیہ/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

۲۵۔ رسالہ فی خواص و دعوۃ تسخیر ظل / سایہ نوری/قلمی موجود فی خزانۃ الکتب حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فقہی مذہب اور عقائد اسلامیہ

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ حنفی مذہب کے پیرو تھے اور ماتریدی عقائد رکھتے تھے۔ چنانچہ آپ رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب خیر الخیر کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

''امابعد بندہ محبوب عالم توکلی ہاشمی نسباً وحنفی مذہباً
ونقشبندی نسبتاً وماتریدی عقیدۃً عرض پرداز ہے''

مذہب فقہ: جیسا کہ اوپر ذکر ہوا ہے حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ اپنے آپ کو حنفی المذہب لکھتے ہیں۔ اور وہ باقی ائمہ فقہ پر امام ابوحنیفہؒ کی فضیلت کو ثابت کرتے ہیں اور ان کی بلند شان کو بیان کرتے ہیں۔ وہ فقہ حنفی کے ممتاز زمانہ فقیہہ اور مفتی تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ریاست رامپور کی اپیل کی آخری عدالت سلطانی (اجلاس ھمایونی) اور وہاں کی ہائی کورٹ (عدالت صدر مرافعہ) کے نائب مفتی اعظم/ ڈپٹی چیف جسٹس آف رامپور سٹیٹ کے منصب جلیل پر ۱۸۷۵ء سے ۱۸۸۴ء تک پورے دس سال نہایت عزت اور احترام کے ساتھ متمکن رہے تھے۔ انبالہ شریف میں گیارہ سالہ قیام کے دوران انگریز ڈپٹی کمشنر انبالہ نے ریاست رامپور سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی حاصل کردہ قانونی ڈگریوں اور ڈپٹی چیف جسٹس کے ممتاز منصب کے کاغذات اور تمغہ جات کو دیکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو سرکاری طور پر ضلع انبالہ کا مفتی شرع اسلام مقرر کر دیا تھا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے پیشوا

Marfat.com

حضرت خواجہ سیّد محمد توکل شاہ صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے حکم پر اس منصب کو قبول کر لیا تھا۔ ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے لئے ایک باعزت کرسی مقرر تھی۔ ضلع کے مسلمانوں کے مسائل کے حل کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو بطور خاص بلایا جاتا تھا اور ان کے بارے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہدایت اور رائے پر عمل کیا جاتا تھا۔ شہر انبالہ کے علماء اور عوام ڈپٹی کمشنر تک اپنے مسائل پہنچانے کے لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وسیلہ تلاش کیا کرتے تھے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ بخوشی یہ خدمت انجام دیتے تھے اور اس پر ڈپٹی کمشنر بھی خوش ہوتا تھا۔

ازاں بعد جب آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سیدا شریف میں اپنا مدرسہ علوم عالیہ اسلامیہ تو کلیہ قائم کیا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ اس میں (۱۹۰۳ء سے ۱۹۱۷ء تک جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سال وفات ہے) چودہ سال تک فتویٰ نویسی کرتے رہے۔ اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ فتاویٰ جہلم، گجرات، گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور لاہور کے اضلاع میں نہایت وقعت کی نظر سے دیکھے جاتے تھے۔

حنفی فقہ میں فتویٰ نویسی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ نے درج ذیل اپنے دو اساتذہ سے تخصص (Specialization) حاصل کیا تھا:

۱۔ دارالعلوم دیوبند میں مولانا محمد یعقوب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۳۰۲ھ/۱۸۸۴ء سے جو اس مدرسہ کے پہلے صدر مدرس، شیخ الحدیث اور مفتی تھے۔ تدریس حدیث، تدریس فقہ اور فتویٰ نویسی میں وہ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے

Marfat.com

اسلوب کی پیروی کرتے تھے۔اس بنا پر وہ ''شاہ عبدالعزیز ثانی'' کے لقب سے مشہور ہو گئے تھے۔

۲۔ رامپور کے مدرسہ عربیہ نواب فیض اللہ خان میں مولانا مفتی سعداللہ رامپوری م۱۲۹۴ھ/ ۱۸۷۷ء سے جو اس ریاست میں اپیل کی آخری عدالت سلطانی (اجلاس ھمایونی) اور ہائی کورٹ (عدالت صدر مرافعہ) کے مفتی اعظم چیف جسٹس آف سٹیٹ بھی تھے۔تدریس فقہ اور فتویٰ نویسی میں ان پر بھی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا اسلوب غالب تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ دونوں اساتذہ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا ہے، اپنے اسلوب فتویٰ نویسی میں خاندان ولی اللٰہی کے چشم و چراغ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے اسلوب فتوی نویسی سے متاثر تھے۔لہذا حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا اسلوب فتویٰ نویسی بھی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سے تاثر کا ایک نتیجہ تھا۔علم فقہ کی تدریس میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کا طریقۂ تدریس بھی حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ہی کا طریق تھا یعنی ہر مسئلہ فقہ میں فقہاء اسلام کے ائمہ اربعہ کے مواقف اور ان کے مستدلات کو واضح کرنے کے بعد حنفی مذہب کی ترجیح کو ثابت کرتے تھے۔

عقائد اسلامیہ: عقائد کا تعلق خدا پر، اس کے ملائکہ پر، اس کے تمام رسولوں پر، اس کی اچھی بری تقدیر پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے، موت کے بعد دوبارہ زندگی پر

Marfat.com

حشر نشر حساب کتاب جنت اور دوزخ وغیرہ پر ایمان لانے سے ہے۔ اسلامی دنیا میں اسلامی عقائد کے دو امام ہیں۔ امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ م ۳۲۴ھ اور امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ م ۳۳۳ھ۔ تمام احناف امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے تحقیق کردہ عقائد پر عمل کرتے ہیں اور شوافع امام ابوالحسن اشعری رحمۃ اللہ علیہ کے مدوّن کرد عقائد کی پیروی کرتے ہیں۔ مالکی اور حنبلی مذاہب والے بھی اشعری رحمۃ اللہ علیہ ہی کے پیروکار ہیں اگرچہ بعض جگہ اشعری رحمۃ اللہ علیہ سے اختلاف کرتے ہیں۔

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ عقائد کے لحاظ سے اپنے آپ کو ماتریدی کہتے ہیں۔ یعنی امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکار۔ ماتریدی عقائد، فلسفے اور منطق سے متاثر نہیں۔ جبکہ اشعری عقائد، منطق اور فلسفے سے کسی حد تک متاثر ہیں۔ ماتریدی عقائد پر شرح عقائد علامہ تفتازانی رحمۃ اللہ علیہ کی وہ کتاب ہے جو برصغیر کے دینی مدارس میں متداول ہے۔ دیوبند اور بریلی کے مدارس میں بھی عقائد کے بارے میں یہی کتاب پڑھائی جاتی ہے اور عقائد میں دونوں مدارس کا عمل اس کتاب پر ہے۔ یہ دونوں مدارس حنفی المذہب اور ماتریدی العقائد ہیں۔ علاوہ ازیں جیسا کہ پہلے مذکور ہوا ہے جملہ عالم اسلام میں اور پورے برصغیر پاک و ہند میں تمام حنفی المذہب لوگ ماتریدی عقائد رکھتے ہیں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے آپ کو عقائد میں ماتریدی ہی کہتے ہیں۔ چنانچہ امام ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک عقائد کی تعریف کرتے ہوئے اپنے رسالہ مبداء و معاد

Marfat.com

میں منہا نمبر ۴۲ کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

''درمیان علمائے اہل سنت طریق اصحاب شیخ الاسلام شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ چہ زیبااست''

ترجمہ: علمائے اہل سنت کے درمیان شیخ الاسلام شیخ ابو منصور ماتریدی رحمۃ اللہ علیہ کے اصحاب کا طریق کیسا خوبصورت ہے

اور پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے آپ کو ماتریدی العقائد لکھتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ عقائد کے فروغ میں برصغیر پاک و ہند کے جمہور اہل سنت و جماعت کے مطابق تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ فاتحہ، تیجا، چالیسواں، عرس، میلاد النبیؐ قیام فی المیلاد اور صلاۃ وسلام وغیرہ سب کے قائل تھے اور ان پر عمل کرتے تھے۔ گیارہویں شریف کا ختم شریف باقاعدگی سے دلاتے تھے۔ بعد از وفات حیات انبیاء اور حیات اولیاء اللہ اور ان کے وسیلے کے قائل تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے یہ عقائد آپ رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ذکر خیر کے چوتھے باب میں درج ہیں۔

نیز آپ کے ملفوظات حیٰوۃ الروح کے ملفوظ نمبر ۱۱۰ اور تسہیل حیٰوۃ الروح کے باب تصوف میں ملفوظ نمبر ۷۱ کے تحت آپ نے اپنے عقاید یوں بیان کئے ہیں:

''میرا عمل یہ ہے کہ میں احتیاط الظہر پڑھتا ہوں، قل فاتحہ کا بھی قائل ہوں اور مولود شریف کو بھی احسن جانتا ہوں''

Marfat.com

حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ عقائد میں اعتدال، سلامت روی اور ادب کو ملحوظ رکھتے تھے اور برصغیر کے جمہور اہل سنت و جماعت کے مطابق تھے۔ لاہور تشریف لاتے تو یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تین ہی قیام گاہیں ہوتی تھیں۔

۱۔ تکیہ سادھواں، تکیہ و مدرسہ غوثیہ پیر عبدالغفار شاہ قادری جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کا بہت ادب کرتے تھے۔

۲۔ مدرسہ نعمانیہ اندرون ٹیکسالی گیٹ

۳۔ جامع مسجد حضرت شاہ محمد غوث قادری لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نزد لنڈا بازار

یہ تینوں مقامات جمہور اہل سنت و جماعت کے مدارس فکر (Schools of thought) تھے اور یہاں آپ رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات کے لئے لاہور کے جملہ مشاہیر علماء، صوفیاء، وکلاء، ادباء اور شعراء حاضر ہوتے اور فیضیاب ہوتے تھے۔

Marfat.com

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سفر آخرت

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کا سفر آخرت

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کا اپنی وصایا کے لئے، اپنی وفات کے وقت کے لئے اور اپنے سفر آخرت کے لئے اس ناچیز کو اپنے حضور حاضر رہنے کے لئے مخصوص فرمانا۔

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی اہلیہ محترمہ کی وفات ۲۰ جون ۱۹۵۹ء کے بعد اپنے صاحبزادگان مولانا سیّد محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا سیّد محمد مسعود احمد رحمۃ اللہ علیہ کو ارشاد فرمایا تھا: میری جملہ وصایا مظہر کو ہیں۔ آپ اس سے پوچھ لینا اور پھر ان پر عمل کرنا۔ آپؒ نے اپنی وفات کے وقت اپنے حضور حاضر رہنے کے لئے اور یوں اپنے سفر آخرت کے جملہ امور کی ہدایات کے لئے اس ناچیز کو مخصوص فرمایا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے وقت کا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے سفر آخرت کا حال۔

۱۵ اکتوبر ۱۹۶۱ عیسوی / ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۱ ہجری کو جمعرات کا دن تھا۔ قطب الارشاد قیوم زمان حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی مجدّدی توکلی محبوبی رحمۃ اللہ علیہ اس

Marfat.com

دن صبح کے وقت صحت مند اور ٹھیک ٹھاک تھے۔ چنانچہ ناشتہ کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ حسب معمول سیر کے لیے تشریف لے گئے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ صبح ناشتہ کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد دن میں دو دفعہ سیر کے لیے جایا کرتے تھے۔ یہ تین چار میل کا فاصلہ ہوتا تھا۔ اس روز بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ سیر کے لیے تشریف لے گئے اور سیر کے بعد گھر تشریف لائے۔ راقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے گھر میں ڈیوڑھی کے اوپر بنے ہوئے ایک کمرہ میں موجود تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ سیدھے سیڑھیاں چڑھ کر راقم کے پاس آ گئے اور راقم کا دایاں ہاتھ پکڑ کر اپنے ساتھ لے چلے۔ سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس خدا کو راضی کرنے کے لیے ساری عمر بسر کی ہے۔ اس کو آخری وقت ناراض نہیں کیا جا سکتا۔ سنو

"آج میرا آخری وقت ہے۔ اپنے ابا جان (آپکے فرزند اکبر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۹۸۲ء) سے اور چچا جان (آپکے فرزند اصغر حضرت مولانا سیّد محمد مسعود احمد انور رحمۃ اللہ علیہ م ۲۰۰۶ء) سے کہنا کہ آج مجھے یہ نہ کہیں کہ میں ان کو اور وقت دوں یا زندگی میں اضافہ کروں۔ پہلے دو تین دفعہ ایسا ہو چکا ہے کہ ان کے اصرار پر میں نے چھ چھ ماہ زندگی کو آگے کیا ہے۔ لیکن اب خدا کے حکم سے سرتابی نہیں ہو سکتی"

راقم نے عرض کیا کہ میری عمر اکیس سال ہے۔ میری تربیت کا کیا بنے گا؟ ارشاد فرمایا۔

Marfat.com

"کہ ہمارا فوت ہونا ایک پردہ ہے۔ ورنہ فوت ہونے کے بعد
ہم لوگ زندہ ہوتے ہیں۔ اور میں تمہارے ساتھ رہوں گا۔
تمہاری تربیت میرے ذمہ ہے۔ تم فکر نہ کرو۔"

اتنے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ آخری سیڑھی بھی اُتر آئے۔ بیٹھک شریف کی کھڑکی سیڑھیوں کی جانب کھلتی تھی۔ اس وقت وہ کھڑکی کھلی تھی اور پروفیسر محمد فرمان صاحب م۱۹۷۸ء، صدر شعبہ اردو زمیندار ڈگری کالج گجرات اس کھڑکی کے سامنے بیٹھک کے اندر کھڑے تھے۔ انہوں نے سلام عرض کیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں قریب کر کے ان کے سینے پر عالم امر کے پانچ لطائف پر باری باری اپنی انگشت شہادت رکھ کر انہیں اسباق دیئے اور فرمایا: "اجازت ہے"۔ صاف ظاہر تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے انہیں گھر جانے کی اجازت دی ہے۔ لیکن انہوں نے وضاحت طلب کرتے ہوئے عرض کیا کہ حضور رحمۃ اللہ علیہ یہ پانچ لطائف آگے کسی کو بتانے کی اجازت ہے؟ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "اجازت ہے"۔ وہ رخصت ہو گئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے وہیں کھڑے کھڑے اپنی ویسٹ کوٹ کی اوپر کی جیب سے جیبی گھڑی نکالی اور راقم کو دکھاتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس وقت صبح کے نو بجے (9:00am) ہیں۔ دس پچپن (10:55am) پر میرا آخری وقت ہے۔ میں نے آگے جانا ہے۔ وہاں میرے بہت سارے کام مؤخر پڑے ہوئے ہیں لہٰذا اپنے ابا جان اور چچا جان کو کہنا کہ کسی حکیم اور ڈاکٹر کو نہ بلائیں۔

Marfat.com

آپ رحمۃ اللہ علیہ راقم کا ہاتھ پکڑے ہوئے اندرون خانہ اپنے کمرہ میں تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: جاؤ! اپنے ابا جان کو بتادو کہ اب میرا آخری وقت ہے۔ کسی حکیم اور ڈاکٹر کو نہ بلانا اور نہ مجھے یہ کہنا کہ اور مہلت دیجیے۔ راقم نے اپنے ابا جان اور چچا جان کو آگاہ کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا ہے کہ میرا آگے جانے کا وقت ہے نہ مزید مہلت طلب کی جائے اور نہ کسی حکیم و ڈاکٹر کو بلایا جائے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ بیت الخلاء تشریف لے گئے اور چھوٹا اور بڑا پیشاب کر کے اچھی طرح استنجاء کر کے واپس آ گئے، وضو کیا اور اپنی چارپائی پر جو شمالاً جنوباً تھی بیٹھ گئے۔ چلمچی کو آگے کرنے کا اشارہ کیا۔ راقم نے چلمچی آگے کر دی۔ آپؒ نے اپنے حلق میں انگشت شہادت پھیری اور چلمچی میں قے کر دی۔ صبح کو جو ناشتہ کیا تھا، وہ خارج ہو گیا۔ پھر کلّی کی اور تھوڑی دیر بعد ایک اور قے کر دی۔ بلغم کا ایک بڑا ڈھیر جو قریباً ایک کلوگرام کا ہوگا اندر سے خارج ہو گیا۔ پھر کلّی کی اور تھوڑی دیر بعد ایک اور قے کر دی۔ اب پیٹ صاف ہو گیا تھا۔ جبکہ نچلا حصہ چھوٹے اور بڑے پیشاب کرنے سے پہلے ہی صاف ہو چکا تھا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راقم کو ارشاد فرمایا۔ دیکھ جس طرح میں نے زندگی گزاری ہے تم نے بھی ایسے ہی زندگی گزارنا ہے اور جس طرح میں مروں گا، تم نے ویسے ہی مرنا ہے۔ ازاں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کلمۂ طیبہ کا ذکر بطریق نفی اثبات شروع کر دیا۔ قے کرنے کی آواز جب راقم کے ابا جان کے پاس پہنچی تو انہوں نے باوجود اس کے کہ انہیں حکیم صاحب

Marfat.com

کو بلانے سے روکا گیا تھا آپ رحمۃ اللہ علیہ کے طبیب خاص حکیم سیّد سوہنے شاہ صاحب م۱۹۷۲ء کو بلالیا۔ جونہی حکیم صاحب آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کمرہ کے دروازہ کے سامنے آئے جو کھلا ہوا تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حکیم صاحب کی طرف ایک خشم گین نگاہ ڈالی۔ وہ وہیں رک گئے۔ راقم کے ابا جان کے اصرار پر کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کمزوری لاحق ہوگئی ہے دوائی دیں۔ حکیم صاحب نے جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزاج شناس تھے، راقم کے ابا جان کو کہا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اب آگے جانے کا ارادہ کرلیا ہے۔ لہٰذا دوائی نہیں دینا چاہیے یہ طبیعت کو تکلیف دے گی۔ لیکن راقم کے ابا جان کے اصرار پر انہوں نے جواہر مہرہ کی پڑیا راقم کو دی۔ راقم نے اپنے ابا جان کے اصرار پر وہ پڑیا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کھلائی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تکلیف بڑھ گئی، پھر قے آئی اور دوا باہر نکل گئی۔

ازاں بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ راقم پر ناراض ہوئے کہ تم کیا کر رہے ہو۔ میرے کمرہ کے دروازے بند کردو، تمہارے ابا جان اور تمہارے چچا جان میرے آخری وقت کو نہیں دیکھ سکتے۔ راقم نے کمرہ کے دروازے بند کردیئے۔ اور جانب جنوب جو دروازہ کوٹھڑی میں کھلتا تھا وہ بھی بند کردیا۔ افتخار حسین نامی ایک خادم جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس ہوتا تھا اس کو آپؒ نے پہلے ہی کمرہ سے باہر نکال دیا تھا۔ اب کمرہ میں صرف حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ تھے اور راقم تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نفی و اثبات کا ذکر تیزی سے کر رہے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ پر نقاہت اور کمزوری طاری ہوتی جارہی تھی۔ جس کے نتیجہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کبھی چارپائی کے

Marfat.com

سرہانے کی جانب لیٹ جاتے تھے اور پھر اٹھ کر پائنتی کی جانب ہو جاتے تھے۔ ایک دو دفعہ ایسا کرنے کے بعد آپ رحمۃ اللہ علیہ سرہانے کی جانب ہی لیٹ گئے۔ راقم کو ہمت نہیں پڑتی تھی کہ وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کے مقابل ہو۔ لہٰذا راقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں کی جانب زمین پر بیٹھ گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں مبارک پر ہاتھ رکھ کر آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاؤں مبارک کی نبض کی رگ کو دیکھنے لگا۔ نبض پوری قوت کے ساتھ حرکت کر رہی تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اشارہ فرمایا اور کہا کہ میرے چہرہ کے سامنے آجاؤ راقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ کے سامنے فرش پر بیٹھ گیا۔

اس ناچیز کو آخری دفعہ بیعت کا شرف بخشا

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دایاں ہاتھ مبارک راقم کی طرف بڑھا کر فرمایا اسے پکڑ لو، آخری مرتبہ بیعت ہو جاؤ اور کہو کہ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ توکّلیہ محبوبیہ حبیبیہ میں بیعت کو قبول کیا۔ راقم نے باآواز بلند عرض کیا: سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجدّدیہ توکّلیہ محبوبیہ حبیبیہ میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کو قبول کیا۔

> ارشاد فرمایا: میرا ہاتھ پکڑے رکھنا اور اپنی نگاہیں میرے چہرہ پر رکھنا۔ جس وقت میں فوت ہو جاؤں تو پھر میرا ہاتھ اور بازو میرے پہلو میں رکھ دینا اور میری آنکھوں کو بند کر دینا۔ ازاں بعد ابا جان اور چچا جان کو اطلاع دے دینا۔

Marfat.com

غسل اور تجہیز و تدفین کی جملہ ہدایات آپ رحمۃ اللہ علیہ راقم کو کئی بار پہلے ہی دے چکے تھے۔ راقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے دست مبارک کو پکڑے ہوئے تھا، اس کی نگاہیں آپؒ کے چہرۂ مبارک پر تھیں اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہیں راقم کے چہرہ پر تھیں۔ کلمہ شریف کا ذکر بطریق نفی اثبات جاری تھا۔ قریباً پندرہ (۱۵) منٹ ایسے ہی گزرے پھر راقم نے دیکھا کہ کمرہ کی فضا میں ایک ارتعاش پیدا ہوا۔ راقم نے کھلی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھوڑے پر سوار تشریف لائے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، دیگر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور خواجگان نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ رحمۃ اللہ علیہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھے۔ آپؒ کے فوت شدہ صاحبزادگان میں سے حضرت مولانا حکیم سید محمد عالم شاہ صاحبؒ (م ۱۹۵۴ء) اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ہمشیرہ حضرت زینب بی بی رحمۃ اللہ علیہا (م مارچ ۱۹۶۱ء) بھی آئے اور وہ رو رہے تھے۔ پھر راقم نے دیکھا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گھوڑا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی کے سرہانے کے قریب فضا میں کھڑا ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''مولوی صاحب! آپ تیار ہیں''

آپ رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں تیار ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

''آیئے چلیں''

پھر راقم نے دیکھا کہ ایک بہت بڑی بلا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی گردن مبارک پر ڈالی گئی اور آپؒ نے اسے قبول کیا۔ یہ شہادت کا درجہ تھا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دیا گیا۔

Marfat.com

ازاں بعد راقم نے دیکھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم مبارک سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک ایک ہیولا کی صورت میں خارج ہوئی ۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا دایاں بازو آگے کر کے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کمر سے پکڑ کر اپنے گھوڑے پر اپنے آگے بٹھالیا جیسا کہ بچوں کو بٹھایا جاتا ہے۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی اور وہ پرواز کر گیا۔ کمرہ کی فضا خالی ہوگئی تھی۔

راقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم اطہر کے پاس موجود تھا۔ راقم نے انگیٹھی کے اوپر پڑے ہوئے ٹائم پیس کی طرف دیکھا۔ تو جس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسم اطہر سے نکلی تھی اس وقت صبح کے عین دس بج کر پچپن منٹ (10:55 A . M) کا وقت تھا اور راقم کو یقین ہوگیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو چکے ہیں ۔ آپؒ کا دایاں ہاتھ راقم کے ہاتھ میں تھا اور راقم کی نگاہیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے چہرہ مبارک پر تھیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا چہرہ مبارک حسب معمول شاداب تھا۔ اس پر نزع اور تکلیف کے کوئی آثار نہیں تھے۔ راقم پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کا رعب طاری تھا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کو اپنے سامنے دیکھا تھا لیکن آپ رحمۃ اللہ علیہ کا فیض سکینت راقم پر وارد تھا۔ لہٰذا راقم نے پانچ منٹ مزید آپؒ کے دست مبارک کو اپنے ہاتھ میں رکھا پھر حسب ہدایت آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ اور بازو کو آپؒ کے پہلو میں رکھ دیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھوں کو بند کر دیا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسم مبارک گرم تھا، نرم تھا اور نبض چل رہی تھی ۔ حالانکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو چکے تھے۔ پھر راقم حسب ہدایت

Marfat.com

کوٹھڑی کی جانب والے دروازہ کو کھول کر کوٹھڑی کے ذریعہ دوسرے کمرہ میں آیا۔ وہاں راقم کے ابا جان اور چچا جان کھڑے تھے۔ راقم نے انہیں آگاہ کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عین دس بج کر پچپن منٹ (10:55 A.M) پر فوت ہو گئے ہیں۔ راقم کے ابا جان نے کہا۔

"اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ o" (البقرہ:۲:۱۵۶)

ترجمہ: ہم خدا ہی کا مال ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ (فتح الحمید)

اور راقم کو تھپکی دی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں رہنا میرا فرض تھا۔ لیکن میں اپنے پیٹ کی بیماری کی وجہ سے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت نہیں کر سکا اور یہ سعادت تمہیں نصیب ہوئی ہے۔ میں تم پر بہت خوش ہوں۔ تم نے میرا فرض ادا کیا ہے۔ ازاں بعد انہوں نے راقم سے پوچھا اب کیا کرنا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کیا ہدایات دی ہیں۔ راقم نے عرض کیا کہ لوگوں کو اطلاع کرنا ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو چکے ہیں۔ لوگوں نے دور دور سے آنا ہے۔ لہٰذا آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تجہیز و تدفین اگلے دن نماز جمعہ کے بعد ہوگی۔ راقم کو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہدایت کی تھی کہ تم نے میرے جسم کے پاس نگران رہنا ہے اور اسے تنہا نہیں چھوڑنا۔ یہاں تک کہ تدفین کا کام مکمل ہو جائے۔ لہٰذا راقم چند منٹ میں یہ باتیں ابا جان کو عرض کر کے پھر واپس آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کمرہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چلا گیا اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسد اطہر کے قریب بیٹھ گیا۔

Marfat.com

احتیاطاً برف کی سلیں منگوا کر چارپائی کے آس پاس رکھ دی گئی تھیں جبکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسدِ اطہر شاداب اور تروتازہ تھا۔ راقم نے کئی دفعہ یہ محسوس کیا کہ جب وہ چارپائی سے ذرا دور ہو جاتا تھا تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی آنکھیں کھل جاتی تھیں۔ راقم پھر آگے ہو کر بیٹھ جاتا تھا تو آنکھیں بند ہو جاتی تھیں۔ اس طرح راقم کو یہ تدفین تک احساس نہیں ہوا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ عام لوگوں کی مانند فوت ہو چکے ہیں۔ بلکہ یہی احساس تھا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ فوت ہو چکے ہیں لیکن زندہ ہیں اور راقم کی اور اپنے متعلق تمام امور کی نگرانی کر رہے ہیں۔ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب بھی راقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس اکیلا کمرہ میں موجود تھا۔ کسی اور کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی۔

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے سفرِ آخرت کا حال

اگلے دن جمعہ تھا۔ صبح دس (10:00 A.M) بجے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا گیا غسل دینے والے چار لوگ تھے۔ ایک تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مولانا عبدالحق کھوکھر سیالکوٹی م ۱۹۷۲ء تھے جو بہت متدیّن اور متّقی شخص تھے اور جسم اطہر کو غسل دینے کا حکم بھی انہیں کے لیے تھا۔ باقی لوگ جو غسل میں شامل تھے ان میں سے ایک راقم تھا اور دوسرے ماسٹر محمد ابراہیم برہان صاحب م ۱۹۹۵ء تھے۔ راقم نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے خادم افتخار حسین کو بھی بلا کر ساتھ شامل کر لیا۔ راقم کے زیرِ ہدایت آپ رحمۃ اللہ علیہ کو غسل دیا جا رہا تھا۔ جب استنجاء کرانے کی باری آئی اور مولانا عبدالحق صاحب نے آپ کے ستر پر ہاتھ ڈالنا چاہا

Marfat.com

کہ پانی ڈال کر استنجاء کرایا جائے تو اچانک آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا دایاں بازو کھڑا کر کے مولانا عبدالحق صاحب کے ہاتھ کی کلائی کو سختی سے پکڑ لیا اور وہ اسے چھڑانے سے عاجز آ گئے۔ راقم نے منع کیا کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے ہی استنجاء اور وضو کیا ہوا تھا لہٰذا آپ یہ مولویوں والی ساری باتیں نہ کریں۔ اس پر انہوں نے توبہ کی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ان کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ پھر جسم مبارک پر پانی بہایا گیا، صابن لگایا گیا اور غسل دیا گیا۔ ازاں بعد چارپائی پر لٹا دیا گیا جسم مبارک گرم اور نرم تھا۔ ازاں بعد دروازے کھول دیے گئے تاکہ خواتین نماز جمعہ سے پہلے زیارت کر لیں۔ چنانچہ خواتین ایک دروازہ سے داخل ہوتی تھیں اور دوسرے دروازہ سے باہر چلی جاتی تھیں اور صرف دُرود شریف پڑھتی تھیں۔ خواتین نے زیارت کی پھر جمعہ کی نماز آپ رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد شریف میں ہوئی اور پھر آپؒ کو نماز جنازہ کے لیے لے چلے۔ جونہی آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی مبارک کچہری روڈ پر پہنچی تو وہاں چوک پاکستان سے لے کر کچہری چوک تک جو تقریباً ایک میل کا فاصلہ ہوتا ہے اتنا ہجوم تھا کہ سڑک کے دونوں کنارے جو کافی وسیع تھے وہاں پاؤں رکھنے کی جگہ نہ تھی۔ کندھے سے کندھا ٹکرا رہا تھا اور ہجوم کے ریلے کے ریلے آ رہے تھے۔ چوک پاکستان میں مفتی احمد یار خان صاحب م ۱۹۷۶ء کی مسجد کے دروازے کھلے تھے۔ لوگ وہاں سے وضو کرتے تھے اور نماز جنازہ میں شرکت کے لیے سڑک پر چل پڑتے تھے۔ لوگوں کے اس سیلاب میں ایس پی (S.P) صاحب اپنے سپاہیوں کی کثیر تعداد کے ساتھ ہجوم کو کنٹرول

Marfat.com

کر رہے تھے۔ طے یہ پایا تھا کہ گورنمنٹ نارمل سکول کی گراؤنڈ میں نماز جنازہ ادا کی جائے گی۔ کچہری روڈ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی آئی تو ڈی سی (D.C) اور ایس پی (S.P) صاحبان نے آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی کے آگے اور پیچھے لمبے لمبے بانس لگوا دیئے تا کہ لوگ کندھا دے سکیں۔ راقم چارپائی کو پکڑے ہوئے تھا۔ اور چارپائی اوپر ہی اوپر جا رہی تھی۔ راقم نے بعض قریبی لوگوں کو ہدایت کی کہ اس ہجوم میں چارپائی الٹ نہ جائے۔ لہٰذا چارپائی کے نیچے ہو جاؤ اور چارپائی کو چمٹ جاؤ اور اسکی حفاظت کرو۔ اور یہ بھی دیکھا گیا کہ چارپائی کے اوپر سے کلمہ شریف کی آواز آتی تھی اور پھر سارا ہجوم کلمہ طیبہ کا بے تحاشہ ورد کرنے لگتا تھا۔ اس طرح آپ رحمۃ اللہ علیہ کو گورنمنٹ نارمل سکول تک لے کے آئے۔ ڈی سی (D.C) صاحب نے سکول میں چھٹی کروادی تھی اور ایک خاص کمرہ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی کو رکھوا دیا گیا۔ لوگوں کی لمبی لمبی قطاریں ترتیب دے دی گئیں اور لوگ ڈی سی (D.C) اور ایس پی (S.P) صاحبان کی نگرانی میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کی زیارت کرنے لگے۔ راقم اپنے ابا جان (حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ م۱۹۸۲ء) کے پاس گراؤنڈ میں پہنچ گیا۔ کیونکہ اب آپ رحمۃ اللہ علیہ کا جسد اطہر ڈی سی (D.C) صاحب اور ایس پی (S.P) صاحب کی نگرانی میں تھا۔ دو گھنٹے تک لوگ زیارت کرتے رہے۔ پھر آپؒ کی چارپائی کو گورنمنٹ نارمل سکول کی گراؤنڈ میں لایا گیا اور نماز جنازہ کے لیے رکھا گیا۔ ڈی سی (D.C) اور ایس پی (S.P) صاحبان نے اپنی نگرانی میں نماز جنازہ کے لیے

Marfat.com

صفیں ترتیب دیں۔ گراؤنڈ بہت وسیع تھا اور مکمل طور پر ہجوم سے پُر تھا۔ حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ نے نماز جنازہ کے لیے راقم کے ابا جان کو حکم دیا تھا کہ نماز جنازہ وہ پڑھائیں گے۔ حضرت پیر ولایت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے مولانا سید محمود شاہ صاحب آگے بڑھے لیکن ابا جان نے انکو پیچھے کیا اور جلدی سے آگے جا کر مصلّا پر کھڑے ہو گئے۔ نماز جنازہ پڑھی گئی اور آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی کو آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تدفین کے لیے خریدی گئی زمین کی جانب لے کر چلے۔ راقم آگے آگے تھا۔ کیونکہ زمین کا وہ خاص ٹکڑا جہاں آپؒ کی قبر شریف بنی تھی وہ جگہ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے راقم کو ڈیڑھ سال پہلے ۲۴ جمادی الاخریٰ ۱۳۷۹ھ/ ۲۵ دسمبر ۱۹۵۹ء بروز جمعہ دس بجے صبح (10:00AM) ناشتہ کے بعد صبح کے سیر کے وقت دکھائی تھی، وہاں بیٹھ کر آپ نے مٹی کے تین ڈھیلے درج ذیل آیات کے مختلف حصے پڑھ کر رکھے تھے، اور فرمایا تھا کہ یہ میری آخری جگہ ہے۔

مِنۡهَا خَلَقۡنٰكُمۡ وَفِيۡهَا نُعِيۡدُكُمۡ وَمِنۡهَا نُخۡرِجُكُمۡ تَارَةً اُخۡرٰى ۝

(سورۃ طٰهٰ : ۵۵)

ترجمہ: اسی (زمین) سے ہم نے تم کو پیدا کیا اور اسی میں تمہیں لوٹا ئینگے اور اسی سے دوسری دفعہ نکالیں گے۔ (فتح الحمید)

پہلے ڈھیلے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا پہلا حصہ:

"مِـــنۡهَـــا خَـــلَـــقۡـــنٰـــكُـــمۡ"

Marfat.com

پڑھا تھا اس کو سرہانے کی طرف رکھا تھا۔

دوسرے ڈھیلے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا دوسرا حصہ :

"وَفِیْهَا نُعِیْدُکُمْ"

پڑھا تھا اوراس کو سینہ کے مقابل حصے میں رکھا تھا

تیسرے ڈھیلے پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے آیت کا تیسرا حصہ :

"مِنْهَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی"

پڑھا تھا اور اس کو پاؤں کی جانب رکھا تھا۔

راقم آپ رحمۃ اللہ علیہ کی چارپائی کی رہنمائی کرتے ہوئے اس کو وہاں تک لایا۔ چارپائی کو زمین پر رکھا گیا۔فوری طور پر بور کروا کے نلکا لگوایا گیا۔ دیار کی لکڑی کا صندوق پہلے سے تیار تھا۔راقم نے ہدایت دی کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جسد اطہر کو صندوق میں رکھ کر صندوق کو زمین کے اوپر ہی رکھ دیا جائے قبر کھودنے کی ضرورت نہیں ہے وجہ یہ کہ یہ زرعی زمین تھی جو باہر کی زمین سے قدرے نشیب میں تھی۔ چنانچہ صندوق کو زمین پر رکھ کر ارد گرد اینٹوں کی دیواریں بنا کر اوران کے اوپر سیمنٹ کی سلیں رکھ کر بند کر دیا گیا۔ جمعہ کا دن بیت گیا تھا اور رات کا وقت ہو گیا تھا۔خلق خدا کا ہجوم تمام رات وہاں رہا۔ساری رات گیس جلتے رہے اور خلق خدا دُرود شریف پڑھتی رہی۔قبر شریف کی دیواریں زمین سے پانچ فٹ اوپر تھیں۔ پھر قبر شریف کی دیواروں کو ڈھانپنے کے لیے مٹی ڈالنی شروع کی گئی اور یہ سلسلہ

Marfat.com

قریباً دو (2) دن تک جاری رہا یہاں تک کہ دیواریں مٹی سے ڈھک گئیں، قبر مبارک مکمل ہوگئی اور مزار مبارک اونچا ہوگیا۔ ازاں بعد اس کھیت کی سطح زمین کو قبر شریف کے برابر کرنے کے لئے اس میں بھرتی ڈلوانے کا سلسلہ جاری ہوا جو قریباً دو (2) ماہ تک جاری رہا۔ اس طرح کھیت کا نشیب پر ہوگیا اور وہ بیرونی زمین کی سطح سے بھی قدرے اونچا ہوگیا۔ پھر حضرت خواجہ سیّد محمد توکّل شاہ انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف کے نقشہ پر روضہ شریف بنانے کے لئے مزار شریف کے گرد ہشت پہلو بنیاد رکھی گئی۔ البتہ فوری ضرورت کے پیش نظر مزار شریف کے گرد ایک کمرہ تعمیر کر دیا گیا۔ یہ سارا کام راقم کے ابا جان فاروق طریقت حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندی مجدّدی توکّلی محبوبی حبیبی رحمۃ اللہ علیہ نے کروایا۔ کیونکہ حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کی سجادہ نشینی کا منصب انہیں ہی سونپا گیا تھا۔

Marfat.com

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ
اکابر وقت کی نگاہ میں

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد توقیر احمد اظہر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ اکابر وقت کی نگاہ میں

☆ ''مولوی صاحب! آپ نے کچھ نہیں مانگا۔ میں نے سب کچھ دیا' میں نے دیگیں پکا دی ہیں آپ تقسیم کر دینا، آپ کے بارے میں حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے خاص سفارش کی ہے چنانچہ میں نے تربیت کرنے میں اور نعمت دینے میں کوئی کمی نہیں چھوڑی میں آپ کا سلسلہ قیامت تک جاری دیکھتا ہوں۔ آپ ازلی سعید ہیں اور کوہ استقامت ہیں البتہ یاد رکھئے کہ آپ کی زندگی میں آزمائشیں بہت آئیں گی مگر خدا اپنے بندے کو ضائع نہیں کرے گا۔''

(آپ کے پیشوا ابو الوقت، قطب الا رشاد حضرت خواجہ محمد مصطفیٰ محبوب عالم نقشبندی مجددی توکلی قدس سرہ)۔

☆ ''مولوی صاحب! آپ کا سینہ حضرت خواجہ توکل شاہ صاحب انبالوی رحمۃ اللہ علیہ کے نور سے بھرا ہوا ہے اور آپ کے پیر نے آپ کے اندر کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ گھبرائیں مت اندر دیکھیں۔ آپ

Marfat.com

کا پیر آپ کے اندر چھپ کر بیٹھا ہے ابھی آپ کو پتہ نہیں پر جلدی وقت آئے گا بڑا فضل ہوگا اک جہان آپ کی طرف دیکھے گا اگرچہ نقشبندی فیض نے آپ کے اندر کوئی جگہ نہیں چھوڑی پھر بھی اپنے پیشوا کے طفیل میری قادری اور سہروردی نسبت قبول فرمائیے۔"

(حضرت قاضی سلطان محمود رحمۃ اللہ علیہ اعوان شریف)

☆ "مولوی صاحب! میں نے عرب بھی گھوما اور عجم بھی۔ لیکن آپ کے پیر کی شان کا مرد نہیں دیکھا۔ میں سابق اور حاضر سب اولیائے کرام کو آپ کی جانب متوجہ دیکھ رہا ہوں۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ قُطبیت کا تاج آپ کے سر پر رکھا جائے گا۔ آپ کے پیشوا میرے بزرگ دوست تھے اور اب ان کے بعد آپ بھی میرے دوست ہیں۔ آپ کے پیشوائے پاک نے مجھ سے چشتی نسبت قبول فرمائی تھی آپ بھی ان کے طفیل میری اس نسبت کو قبول فرمائیے اور جب موقع ملے تو کوئی بوٹا میرا بھی لگا دینا۔"

(حضرت پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ گولڑہ شریف)

☆ "مولوی صاحب گجرات والے نورانی وجود ہیں اگر وہ گجرات

Marfat.com

میں ہوں تو میرے پاس آنے کی ضرورت نہیں ان کے پاس رہنا میرے پاس رہنے کے برابر ہے۔''

(حضرت مولانا حافظ جماعت علی شاہ ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ ''سبحان اللہ! کتنا صاف ستھرا سینہ ہے۔ میں نے اس کی مثال نہیں دیکھی۔ میں فخر کرتا ہوں کہ آپ جیسے لوگ ہمارے جد امجد حضرت امام ربانی مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ عالیہ میں موجود ہیں۔''

(نور المشائخ فضل عمر حضرت ملا شور بازار کابلی مجددی رحمۃ اللہ علیہ سابق وزیر اعظم افغانستان)

☆ ''یہ کوئی پہلی یا دوسری صدی ہجری کی مبارک روح ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہم غریبوں کے لئے اس زمانے میں بھیجی ہے۔''

''حضرت غوث پاک کا دفتر قبلہ مولوی صاحب کے گھر میں ہے اور حضرت غوث پاک رحمۃ اللہ علیہ کی کچہری کا سارا کام آپ کے سپرد ہے۔''

(حضرت مولانا سیّد بشیر حسین شاہ چشتی رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ خاص حضرت خواجہ شمس الدین سیالویؒ)

☆ (i) ''آج (بر موقعہ سالانہ عرس شریف حضرت امام علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

رتر چھتر) وہ دن ہے کہ ساری دنیا شیر محمد کی طرف دیکھ رہی
ہے اور آدھ گھنٹہ ہو گیا ہے کہ شیر محمد آپ کی طرف دیکھ رہا ہے۔
آپ کے دادا پیر نور، آپ کے پیر نور اور آپ خود نور علیٰ نور۔
سبحان اللہ! ہم سے بھی نسبت وصول فرما لیجئے۔"

(ii) "مولوی حبیب اللہ صاحب آفتاب نقشبندیہ ہیں۔"

(حضرت قبلہ میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ)

☆ "یہ مرد کامل ہمارے بادشاہ ہیں۔"

(حضرت سائیں کرم الٰہی عرف کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ)

☆ (i) قبلہ حضرت صاحب ! ازراہ کرم مجھے مقام قلندری عطا فرمائیے۔

صنما رہ قلندر سزد ار بمن نمائی
کہ دراز و دور بینم رہ و رسم پارسائی

(مکتوب شریف حضرت بلخی شاہ رحمۃ اللہ علیہ بنام حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ)

(ii) "حضرت (قبلہ مولوی سیّد حبیب اللہ) صاحب بہت ہی کامل ہستی ہیں۔ میں بڑے بڑے اہل علم اور مشائخ سے ملاقی ہوا ہوں مگر فیضان کو جو گرمی اور وسعت میں نے اس مرد خدا کے سینہ میں دیکھی ہے وہ کہیں اور نظر نہیں آئی۔ طریقہ

Marfat.com

نقشبندیہ کی تعلیمات اور فیوض و برکات کا کامل ترین نمونہ دیکھنے میں آیا ہے۔ وہ شخص خوش قسمت ہے جسے آپ سے توسل نصیب ہوا ہے۔''

(حضرت مولانا سیّد محمد عباس علی شاہ چشتی بلخی رحمۃ اللہ علیہ ساندہ خورد لاہور)

☆ ''حضرت مولوی صاحب قطب وقت ہیں''۔

(حضرت قاری مولانا احمد حسین فیروز پوری رحمۃ اللہ علیہ)

☆ ''اسم بامسمی تھے۔ حب شیخ میں بہت بلند مقام رکھتے تھے۔ اپنے شیخ کی طریقت کی بہت عمدہ نشانی تھے۔ صفت حلم کا اتنا غلبہ تھا کہ پیکر جمال معلوم ہوتے تھے۔ اپنے دور میں اپنی مثال آپ ہی تھے۔ اپنے شیخ کی خدمت میں سب سے پیچھے آئے اور سب سے آگے نکل گئے۔ بلاشبہ آپ حضرت خواجہ صاحب سیدوی رحمۃ اللہ علیہ کا روحانی شاہکار تھے۔

(حضرت مولانا صاحبزادہ صدیق احمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سیدا شریف گجرات)

☆ ''قبلہ مولوی صاحب گجرات والے میرے بھائی ہیں اور اولیاء اللہ کے سردار ہیں''۔

(حضرت سیّد محمد اسماعیل شاہ صاحب کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ)

☆ ''حضرت قبلہ مولوی صاحب گجرات والے زیر آسمان اپنی نظیر

Marfat.com

آپ ہیں اور بہت سخی مرد ہیں میں نے جو دولت فیض آپ سے پائی اور کہیں سے نہیں ملی تھی۔''

(حضرت خواجہ سرور جان نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ باؤلی شریف)

☆ ''مولوی صاحب ! آپ ولایت و کمالات کا ایک نادر ہیرا ہیں۔میرا خیال تھا کہ آپ میرے شاگرد ہیں تو بیعت بھی مجھ سے ہوں گے۔تاہم آپ شہباز ہیں لہذا حضرت خواجہ محبوب عالم سیدوی رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی مبارک ہی آپ کے لائق ہے۔آپ بہت اچھی جگہ گئے ہیں۔''

(بحر العلوم حضرت مولانا محمد عالم آسی نقشبندی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ)

☆ ''مولوی صاحب ! آپ ایک شہباز ہیں اور آپ کا ہاتھ کوئی شہباز ہی پکڑ سکتا ہے میں آپ کے لائق نہیں ہوں عنقریب وہ شہباز طریقت خود ہی آپ سے ملنے والے ہیں۔''

(حضرت سائیں بہار شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ مدفون شیخوپورہ)

☆ ''مولوی صاحب ایسی ہستی مبارک ہیں کہ آپ کی خدمت میں جبکہ میں فوت ہو جاؤں تو عرض کیا جائے کہ:

Marfat.com

۱۔ میری نماز جنازہ وہ خود پڑھائیں۔

۲۔ (میرے تعمیر کردہ) زمیندار ہائی سکول میں اسمبلی کی جگہ جہاں آپ کھڑے ہو کر صبح درس قرآن مجید دیا کرتے تھے آپ اجازت فرمائیں کہ آپ کے قدموں کی اس جگہ پر میری قبر بنائی جائے۔''

(سر سید خطہ گجرات، خان بہادر، نواب سر فضل علی مرحوم)

☆ ''مولوی صاحب! آپ نے دین عیسائیت کا اعلیٰ ترین امتحان D.D (ڈاکٹریٹ ان ڈیوٹی، گولڈ میڈلسٹ) کیمبرج یونیورسٹی سے کیا ہے اور یہ ساری تگ و دو آپ کے جوہر قابل کو دیکھتے ہوئے میں نے وائسرائے ہند سے اپنے مراسم کی بنا پر کی ہے ورنہ کسی مسلمان کو یہ ڈگری دلانا دنیائے عیسائیت میں قریباً ناممکن ہے۔ اور حق یہ ہے کہ میں نے صرف آپ کی خاطر امرتسر کے چرچ میں قریباً دو لاکھ روپے کی کتب خرید کر کے ایک عظیم لائبریری قائم کی ہے مجھے بڑی امید تھی کہ آپ دنیائے عیسائیت کی کوئی خدمت انجام دیں گے۔''

(ایس مرکیڈو ہیڈ ماسٹر ایم اے او ہائی سکول امرتسر ۱۹۱۳ء، فرزند ارجمند پاپائے

Marfat.com

روم وصدر انتظامیہ سنٹرل چرچ امرتسر)

☆ ''مولوی صاحب ! آپ کا انگریزی بولنے کا لہجہ اتنا خوبصورت ہے کہ خود ہم انگریزوں کے لئے باعث حیرت ہے علاوہ ازیں میں آپ کے اس علم وفضل سے بہت متاثر ہوں جو آپ کو دین عیسائیت کے بارے میں حاصل ہے۔آپ جیسے فاضل اور ذہین لوگ دنیا میں کم ہی نظر آتے ہیں۔''

(سر ہنری مارٹن سابق پرنسپل اسلامیہ کالج ریلوے روڈ لاہور)

☆ ''قبلہ مولوی صاحب سب اولیاء اللہ کے منظور نظر ہیں اور سرداری نسبت رکھتے ہیں۔''

(حضرت مولوی غلام جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سابق جانشین حضرت داتا شاہ جمال نوری رحمۃ اللہ علیہ کھیالی دروازہ گوجرانوالہ)

☆ ''قبلہ مولوی صاحب اس زمانہ کے قطب الاقطاب ہیں اور ایسی بلند پایہ ہستی ہیں جو ہر زمانہ میں پیدا نہیں ہوتی۔''

(حضرت مولانا محمد حفیظ اللہ قادری رحمۃ اللہ علیہ بڑیلہ شریف گجرات)

☆ (i) ''قبلہ مولوی صاحب ہمیشہ میرے لئے ایک بڑے بھائی کی

Marfat.com

حیثیت سے رہے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ دنیائے ولایت میں ایسی عظیم اور بزرگ ہستیاں صدیوں بعد پیدا ہوتی ہیں۔"

(ii) "قبلہ مولوی صاحب کے روضہ شریف پر ملائکہ صف در صف اتر رہے ہیں اور اتنا ہجوم ہے کہ زمین پر سجدہ کرنے کے لئے پیشانی رکھنے کی بھی گنجائش نہیں ہے۔ سبحان اللہ! کیا بلند مرتبہ پایا ہے۔"

(حضرت پیر ولایت شاہ صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ گجرات)

☆ "حضرت قبلہ مولوی حبیب اللہ صاحب شریعت اور طریقت کا روشن مینار ہیں اور محبت الٰہی کا ذخیرہ سمندر، مریدین اگر آپ کو پائیں تو آپ کی صحبت کو غنیمت سمجھیں اور آپ کے پیچھے حنفی طریق کے مطابق نماز ادا کریں۔"

(حضرت مولانا ثناء اللہ چشتی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ)

☆ "جناب مولوی حبیب اللہ صاحب مجسم نسبت نقشبندیہ ہیں۔ سراسر نور الٰہی ہیں۔ سبحان اللہ! ان کی ملاقات فیضان کے بند دروازے کھول دیتی ہے۔"

(حضرت مولانا نور احمد نقشبندی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ ۔ مصحح مکتوبات مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

(

☆ ''حضرت مولوی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا وجود اس دور میں نقشبندیوں کے لئے فیوضات اور برکات الٰہی کا سرچشمہ ہے۔ میں آپ کی زیارت اور ملاقات کا ہمیشہ خواہشمند رہتا ہوں۔'' (حضرت مولانا سیّد محمد داؤد نقشبندی غزنوی امرتسری رحمۃ اللہ علیہ)

☆ ''حضرت قبلہ مولوی صاحب اس زمانہ میں اکابر متقدمین اولیائے کرام کی ایک زندہ مثال ہیں۔ اکابر متقدمین اولیائے کرام کے جو مبارک حالات ہم نے کتابوں میں پڑھے ہیں وہ آپ کے ہاں آنکھوں سے دیکھے ہیں۔''

(حکیم الامت حضرت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ۔ گجرات)

☆ ''مولوی صاحب! اس زمانے کے بادشاہ ہیں ان کے طفیل سارے زمانے کی کشتی منزل مقصود تک پہنچ سکتی ہے۔ مگر میں! مگر میں! میں تو صرف اپنی جُلی (گودڑی) لے کر بیٹھا ہوا ہوں اور صرف اپنی فکر میں ہوں کہ میری اپنی کشتی پار ہو جائے۔''

(حضرت بابا لعل شاہ مجذوب رحمۃ اللہ علیہ مری)

Marfat.com

☆ ''مجھے سائیں کرم الٰہی (کانواں والی سرکار رحمۃ اللہ علیہ) بھگا بھگا کر تھکا دیتے ہیں اور جب مجھے کہیں پناہ نہیں ملتی تو میں حضرت قبلہ مولوی صاحب کی چار پائی کے نیچے آکر چھپ جاتا ہوں۔ یہاں سائیں کرم الٰہی کا بس نہیں چلتا۔ حضرت قبلہ مولوی صاحب بہت بڑی ہستی ہیں۔ سارے زمانے کے اولیاء اللہ ان کو مانتے ہیں۔''

(حضرت سائیں عبدالرحیم مجذوب رحمۃ اللہ علیہ گجرات)

☆ ''میں آپ کی ذات والا کو اپنے قبلہ والد گرامی کی جا بجا سمجھتا ہوں لہٰذا میری راہنمائی فرماتے رہیئے۔''

(حضرت مولانا غلام محی الدین رحمۃ اللہ علیہ ''حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ''۔ گولڑہ شریف)

☆ ''ہماری ملاقات روحانی طور پر ہوتی ہے کبھی ظاہری طور پر نہیں ہوئی۔ مولوی صاحب اس زمانے کے اولیاء اللہ کے

Marfat.com

سردار ہیں۔ میں تو صرف اپنے تھوڑے سے علاقے کی نگران ہوں۔'' (حضرت مائی مجددیہ رحمۃ اللہ علیہا موضع سارو کی برلب نہر گجرات)

☆ ''قبلہ مولوی حبیب اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بہت ذی شان اور عالی مرتبت بزرگ ہیں' ان کے قلب مبارک کی طرف نگاہ اٹھا کر دیکھنا محال ہے کیونکہ انوارات اور تجلیات کے ورود نے اسے مثل آفتاب بنا دیا ہے۔ آپ واقعی بہت بڑے مرد کامل ہیں جیسا سنا تھا اس سے بڑھ کر پایا۔ سب نسبتیں ان کے پاس پہلے ہی جمع تھیں میں نے اپنی نسبت بھی پیش کر دی اور آپ نے کمال محبت سے مجھے سلسلہ نقشبندیہ کا فیضان عطا فرمایا۔

(حضرت خواجہ محمود تونسوی رحمۃ اللہ علیہ مقام ملاقات ۔۔قادر پور، ملتان ۱۹۲۹ء)

☆ ''قبلہ مولوی صاحب اس زمانے کے اولیائے کرام میں امتیازی شان رکھتے ہیں۔ میں نے ان سے توجہ کی درخواست کی تو انہوں نے یہ شرط رکھی کہ آپ پہلے مجھے اپنی مرویات صحاح ستہ کی سند اور اجازت روایت دیجئے۔ میں نے یہ شرط

Marfat.com

قبول کر لی چنانچہ دو بجے رات آپ پہلے مجھے مشکوٰۃ شریف سنایا کرتے تھے ازاں بعد میں دوزانو ہو کر بیٹھ جاتا تھا تو آپ مجھے توجہ دیتے تھے۔ آپ نے مجھ سے علمی استفادہ کیا ہے اور میں نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے روحانی فیوضات حاصل کئے ہیں۔ متن حدیث کو اتنی صحت اور سرعت کے ساتھ پڑھنے والا شخص میں نے آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں دیکھا۔"

(صدر الا فاضل حضرت مولانا نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ)

☆ "حضرت قبلہ مولوی صاحب کو ملنے کے بعد واضح ہوا کہ آپ متقدمین اولیائے کبار کے احوال و مقامات عالیہ کا ایک قیمتی ذخیرہ ہیں۔ پھر آپ کے اجداد نسبی کا انکشاف ہوا تو معلوم ہوا کہ یہ اصحاب بھی امت محمدیہ میں بہت اونچا مقام رکھتے ہیں۔ سبحان اللہ! حضرت قبلہ مولوی صاحب کے اجداد کی لڑی نہایت سُچی اور سچی لڑی ہے۔"

(حضرت مولانا حافظ غلام محمد سہروردی حیات گڑھی رحمۃ اللہ علیہ۔ گجرات)

Marfat.com

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال وارشادات

Marfat.com

ترتیب : حضرت پروفیسر سیّد محمد توقیر احمد اظہر رحمۃ اللہ علیہ

حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال وارشادات

☆ میرے وہی ہیں جو میرے رستے پر چلیں گے۔ یہ رستہ ناز کا نہیں نیاز کا ہے۔

☆ اولیاء اللہ اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں۔ لہٰذا ان کی جگہوں کو آباد رکھنا چاہیے، زائرین کی خدمت کرنا چاہیے اور اصحاب قبور اولیاء اللہ کے مزاج کے خلاف کچھ نہیں کرنا چاہیے۔

☆ اولیاء اللہ کی درگاہیں فضل الٰہی کے دروازے ہیں ان دروازوں پر خالی ہو کر آنا چاہیے یا حاضر ہو کر اپنے آپ کو خالی کر دینا چاہیے تاکہ دامن بھر کر واپس جاؤ۔

☆ اولیاء اللہ کی قبور اور درگاہوں پر انہی آداب کو بجالانا چاہیے جو ان کی زندگی میں بجالائے جاتے رہے ہیں ورنہ محرومی کے سوا کچھ حاصل نہیں۔

☆ جب تک میرا ایک مرید بھی زمین پر زندہ ہے قیامت نہیں آئے گی۔

☆ کل قیامت کے دن ایسے بہت سے لوگ میرے ساتھ نہیں ہوں گے جو ظاہری طور پر مجھ سے بیعت ہوئے لیکن انہوں نے مجھ سے کوئی معنوی مناسبت پیدا نہیں کی۔ البتہ ایسے بہت سارے دوسرے لوگ میرے ساتھ ہوں گے جو بظاہر مجھ

Marfat.com

سے بیعت نہیں ہوئے لیکن ان کو مجھ سے معنوی مناسبت حاصل ہو گئی۔

☆ دین مستعدی اور چستی کا نام ہے اور سستی غفلت سے عبارت ہے لہٰذا یاد الٰہی میں بھی مستعدی اور چستی ضروری ہے۔

یک لحظہ ای غافل ازاں ماہ نباشی
شاید کہ کند نگہ و آگاہ نباشی

☆ انگریزوں کا محاورہ ہے:

Love me and Love my dog

ترجمہ: مجھ سے محبت کرتے ہو تو میرے کتے سے بھی محبت کرو۔ لہٰذا محبوب کی ہر شے کو محبوب رکھنا ضروری ہے۔

☆ الحمدللہ! میں جس سمت سجدہ کرتا ہوں میرا پیر خانہ سیدا شریف بھی اسی سمت واقع ہے۔

☆ پیشوا اگر فوت ہو جائے تو اس کی قبر کو کبھی نہیں چھوڑنا چاہئے کیونکہ کامل پیشوا کی روح اپنے مریدوں کی طرف ہمیشہ متوجہ رہتی ہے پھر جب مرید پیشوا کی قبر پر آنا چھوڑ دیتا ہے تو اس کی توجہ کا قبلہ بدل جاتا ہے اور وہ نااہل لوگوں کے ہاتھ میں جا پڑتا ہے جس سے اس کو نقصان ہوتا ہے۔

☆ پیشوا اصل اصول ہوتا ہے وہ مل جائے تو سب بزرگ مل جاتے ہیں اور وہ نہ ملے

Marfat.com

تو کوئی نہیں ملتا۔

ہر پایا ان پایا تیرا جے اک پایو ناہیں

☆ پیر کا وجود فضل خداوندی کی کنجی ہے۔

☆ پیر کا نام ہی اسم اعظم ہوتا ہے۔

☆ ہم اصحاب مراقبات ہیں اصحاب ریاضات نہیں لہذا ہمارے سلسلہ عالیہ میں چلہ کشی اور مجاہدہ نہیں ہے بلکہ دوام حضور ہے یعنی خدا کی طرف ہر وقت متوجہ رہنا۔ اور یہ معاملہ شعور سے گزر کر لاشعور تک جا پہنچتا ہے۔ چنانچہ، **رجال لا تلهیهم تجاره ولا بیع عن ذکر الله** (القرآن) ہمارے سلسلہ عالیہ کا خاصہ ہے اور ''دست بکار و دل بیار'' اسی سے عبارت ہے مراقبہ سے مراد متوجہ رہنا ہے اور حضور میں رہنا ہے۔

☆ ہمارا طریق دوام مراقبہ ہے چلتے پھرتے کام کرتے اور سوتے جاگتے ہر وقت یہ مراقبہ جاری رہتا ہے اور اس مراقبہ کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں گردن جھکانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ہمارے ہاں مراقبہ کھلی آنکھوں سے ہوتا ہے کیونکہ مقصود اپنے اندرون سے محبوب کی طرف متوجہ رہنا ہے۔

☆ طریقت کو کامل اور مکمل مرد سے اخذ کرنا چاہئے ناقص اور ناتمام لوگوں سے نہیں۔

☆ کامل اور مکمل شیخ وہ ہوتا ہے جو تربیت کے دونوں طریق: (۱) جذبہ اور (۲)

Marfat.com

سلوک سے آگاہ ہو اور مرید کی جیسی طبیعت دیکھے اس کی تربیت ویسے ہی کر سکے۔

☆ شیخ کامل کی نشانی یہ ہے کہ اس کی ایک لحظہ کی صحبت میں دل دنیا سے سرد ہو جائے۔

☆ لوگ ہمارے پاس دنیا لینے آتے ہیں ہم زبردستی دین ان کی جھولی میں ڈالتے ہیں۔

☆ ہمارے ختم قائم رکھنا، ہماری قبر کو نہ چھوڑنا اور ہر کتے بلے اور نامحرم سے اس کی حفاظت کرنا۔ ہماری قبر پر اگر ہمیں زندہ سمجھ کر آؤ گے تو ہمیں زندہ پاؤ گے۔

مرا زندہ پندار چوں خویشتن
من آیم بجاں، گر تو آئی بتن

☆ میں ہر چند مجددی ہوں مگر حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بغیر ایک منٹ زندہ نہیں رہ سکتا۔

☆ میرے تمام آباؤ اجداد قادری ہوئے ہیں اور میں پہلا شخص ہوں جس نے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ اختیار کیا ہے۔

☆ مجھے بشارت دی گئی ہے کہ ایک وقت آئے گا کہ میرے روضہ پر خلقت کا ہجوم اسی طرح ہوا کرے گا جیسے کہ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ شریف پر ہوتا

Marfat.com

ہے۔

☆ ایسے پتن میری مجھیاں لنگیاں ایسے پتن گائیں
ایسے پتن ہے عشق لنگھیا، ہیر تتی دا سائیں
اور یہ پتن ہے عشق الٰہی کے دریائے بے کنار کا پتن

☆ میں دو حسرتیں اپنے ساتھ لئے جا رہا ہوں:

i۔ نہ کسی نے پوری دنیا مانگی ہے

ii۔ اور نہ کسی نے پورا دین۔

کاش کہ کوئی پوری طرح سے کچھ مانگتا جس نے مانگا تھوڑا مانگا حالانکہ مجھ پر فضل خداوندی بہت ہے۔

بحر کرم دا رڑھدا جاندا لوکاں نظر نہ آوے

☆ ہمارے سلسلہ میں مستی و مجذوبی نہیں ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کمالات نبوت سے زیادہ سیراب ہوئے تھے جس کا سرچشمہ سکر اور جذب نہیں بلکہ انبیائے کرام کا صحو اور ہوش ہے۔

☆ سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں باطنی نسبت کی ترقی کا دارومدار ظاہری علم پر ہے لہٰذا ایک جاہل صوفی، شیطان کا معمول (Puppet) ہوتا ہے۔ اسے عرفان الٰہی سے کوئی حصہ نہیں ملتا۔

☆ جس شخص کا کوئی شیخ نہیں ہوتا اس کا شیخ، شیطان ہوتا ہے۔

☆ جو شخص لوگوں کی طرف دیکھے اس کی طرف کوئی نہیں دیکھتا اور جو شخص اللہ پاک کی

Marfat.com

طرف دیکھتا ہے پوری کائنات اس کی طرف دیکھتی ہے۔

☆ ہمارے طریقہ کے مطابق حقیقی درویش وہ ہے ہر لحظہ جو الہام ربانی کے تابع ہو مگر اس کا الہام علوم شرعیہ کے مطابق ہونا چاہئے جن کا سرچشمہ وحی جلی ہے اور عام غیر منصوص حالات میں اس کا جاگنا سونا بات کرنا، خاموش رہنا اور سفر و قیام سب الہام ربانی کے ماتحت ہونا چاہئے۔ چنانچہ جو درویش الہام ربانی کی نعمت سے محروم ہے وہ درویش نہیں ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ نے دو کان دیئے ہیں اور ایک زبان تاکہ سنو زیادہ اور بولو کم

☆ طالب صادق کی اپنے پیشوا سے ہر ملاقات، تجدید عہد ہوتی ہے۔

☆ میری فقیری استروں کی مالا ہے۔ کسی میں ہمت ہے تو آئے میں پہنا دیتا ہوں۔

☆ بلند ہمتی ہماری طریقت کا ناگزیر لازمہ ہے

☆ حدیث نبوی ﷺ ہے:

حب الدنیا راس کل خطیئہ: دنیا کی محبت تمام برائیوں کی جڑ ہے

☆ تصوف کیا ہے؟ ایک خیال کو پختہ کرنا۔ اور وہ خیال ہے۔۔۔ للہیت کا خیال

☆ محبت کی راہ میں رنج والم اور ملامت ضرور آتے ہیں۔

☆ جو اللہ کے کاموں میں لگ جاتا ہے اللہ اس کے کاموں میں لگ جاتا ہے۔

☆ جواں مردی اور حقیقی سخاوت یہ ہے کہ آدمی دوسروں کے لئے جذبہ ایثار سے کام

Marfat.com

لے تاکہ محسنین میں شمار ہو۔

☆ ظالموں کو معاف کرنا مظلوموں پر ظلم ہے۔

☆ علم بغیر عمل کے ایسے ہی ہے جیسے روح بغیر جسم کے اور عمل بغیر علم کے ایسے ہے جیسے جسم بغیر روح کے ہو۔

☆ حاسد بدفہم ہوتا ہے میں نے کئی مرتبہ نئے کپڑے اس خیال سے نہیں پہنے کہ دیکھنے والا شخص حسد کی برائی سے محفوظ رہے۔

☆ بعض اوقات نیکی و بدی اور حق و باطل کے درمیان اتنی باریک لکیر ہوتی ہے کہ جب تک خاص فضل الٰہی نہ ہو نظر نہیں آتی۔

☆ جس نے جو کچھ پایا خدمت سے پایا۔

☆ حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: خدا کے دشمنوں سے محبت کرنا خدا کے ساتھ دشمنی کرنا ہے۔

☆ حدیث نبوی ﷺ ہے: متکبروں کے ساتھ تکبر سے پیش آنا صدقہ ہے۔

☆ قرآن مجید میں ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ محسنین کو پسند کرتا ہے۔ یہی محسنین اولیاء اللہ ہیں۔ یہ درجہ احسان کے مالک ہوتے ہیں جو حسن اسلام سے عبارت ہے اور مشاہدہ الٰہی عطا کرتا ہے۔ قرون اولیٰ میں ''تصوف'' کو ''علم الاحسان'' کہتے تھے۔

Marfat.com

☆ ہمارا طریق انجذابی ہے اور ہماری نسبت جبی ہے لہذا حب الٰہی اور شیخ کے انجذاب قلبی سے تمام سلوک طے ہو جاتا ہے اور ریاضت اور مجاہدہ کی ضرورت نہیں پڑتی۔

☆ خوابات میں ارواح طیبہ کی زیارت مبارک امر ہے لیکن ہمارے ہاں جب تک ارواح طیبہ کو عالم بیداری میں نہ دیکھیں اعتبار نہیں کرتے۔ حضرت مولانا روم فرماتے ہیں۔

نہ شبم نہ شب پرستم کہ حدیث خواب گویم
ہمہ آفتاب بینم ، ہمہ ز آفتاب گویم

☆ میں نے کسی کو محروم نہیں رکھا۔

☆ ہمارے دروازے پر اگر چڑیا بھی آجائے تو ہم اس کو بھی باز بنا کر بھیجتے ہیں۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ یہیں ہیں، یہیں ہیں، یہیں ہیں۔

☆ میں نے جسے دیکھا اپنے شیخ کی نظر سے دیکھا۔

☆ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: ''وہ طریقت جو شریعت پر دلالت نہ کرے زندقہ ہے۔''

☆ جس نے پیر کو ساری عمر صرف مولوی صاحب سمجھا اس نے پیر سے کیا پانا ہے۔

☆ بندے کو دنیا میں اس طرح رہنا چاہئے جیسے کشتی پانی پہ تیرتی ہے۔ اگر کشتی میں

Marfat.com

پانی پڑ جائے تو وہ ڈوب جاتی ہے بندے میں جب دنیا پڑ جائے تو وہ بھی ڈوب جاتا ہے۔

☆ عشق و محبت کے سارے دعویٰ ایک سنت کی پیروی پر قربان ہیں۔

☆ وہ اولاد جو سنیما کے دیئے ہوئے جذباتی ہیجان اور اختلاط کا نتیجہ ہو کیونکر صالح ہو سکتی ہے۔

☆ اولیاء اللہ کے فیض صحبت سے انکار، انکار ہے فیض صحبت رسول اللہ ﷺ سے۔

☆ جب پیرخانہ نظر آ جائے تو پھر کسی اور طرف توجہ دینا طریقت میں حرام ہے۔

☆ ے

نمازیں گر قضا ہوں پھر ادا ہوں
نگاہیں جب قضا ہوں کب ادا ہوں

☆ کشف اس راہ کی پھسلن ہے اہل ہمت اسے طلب نہیں کرتے۔

حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

"کفش بر سر کشف"

ترجمہ: کشف کے سر پر جوتے مارو۔

☆ حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "فقیر وہ نہیں ہے جس کا ہاتھ متاع اور توشہ سے خالی ہو بلکہ فقیر وہ ہے جس کا دل اغراض سے خالی ہو۔"

Marfat.com

☆ ہم موحد ہیں ہمارا کیش ہے ترک رسوم

☆ ولی اللہ بننے میں اتنی ہی دیر لگتی ہے جتنی دیر کہ اپنی ملکیت میں آئے ہوئے زمین کے ایک ٹکڑے کو مسجد کے لئے زمین وقف کردی جائے تو اس کو ذاتی استعمال میں لانا ممنوع ہو جاتا ہے ایسے ہی جب بندہ اپنے آپ کو خدا کے لئے وقف کر دے تو پھر اپنے آپ میں ذاتی تصرف نہ کرے نہ اپنے آپ کو اپنی اغراض کے لئے استعمال کرے یہی ولایت ہے۔ جب اپنا آپ خدا کے لئے وقف کر دیا اور اس کی مِلک کر دیا تو پھر اس کی اغراض کے لئے ہی اپنے آپ کو استعمال کرنا چاہئے۔

☆ مجذوب زیادہ سے زیادہ اپنے مقام تک لے جا سکتا ہے اور سالک اپنے مقام سے اوپر تک بھی رسائی کرا دیتا ہے۔

☆ حدیث نبوی ﷺ ہے: ''جو شخص اپنے بڑوں کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔''

☆ حدیث نبوی ﷺ ہے: ''میری امت کے لوگ جنت میں نماز، زکوٰۃ، حج اور روزوں کی کثرت سے نہیں بلکہ دلوں کی سلامتی، سخاوت اور مسلمانوں پر رحم کرنے کی وجہ سے داخل ہوں گے۔''

☆ میں حضرت غوث الاعظم رحمۃ اللہ علیہ کا نائب ہوں اور میں نے اپنی زندگی میں ۵۳

Marfat.com

اصحاب کو ولایت قادری پر فائز کیا ہے۔

☆ قائداعظم کی وفات پر ہر آنکھ پرنم ہے لاکھوں قرآن کریم کا ثواب اس کی روح کو پہنچایا گیا ہے۔ اس کی بخشش اور قبولیت کے لئے یہی دلیل کافی ہے۔ اس کے کمال اخلاص کی بنا پر اسے بعد از وفات درجہ ولایت پر فائز کیا گیا ہے اور اس کی روح کو امور پاکستان کی نگرانی پر مامور کیا گیا ہے۔

☆ صوفیائے کرام کا مقصد انسان کامل کی تیاری ہے۔

☆ یہ سلطنت خداداد (پاکستان) حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کا مقصود ہے۔

☆ پتنگ چڑھی ہوئی سب کو نظر آتی ہے مگر اسے اوپر چڑھانے والا ہاتھ عام طور پر نظر نہیں آتا۔ اسی طرح جس شخص نے بھی کوئی اچھا مرتبہ پایا ہے کسی مرد خدا کی نگاہ کرامت سے پایا ہے خواہ اس شخص کو یہ بات معلوم ہو یا نہ ہو چنانچہ رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

ہر کسے کہ تنہا ایں رہ را برید
ہم بعون و ہمت مرداں رسید

Marfat.com

تواریخ ولادت و وصال
قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد
محمد حبیب اللہ
نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

تواریخ

ولادت ووصال

قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

سال ولادت بہ سن ھجری ۱۳۱۲ھ

نتیجہء فکر حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد محمّد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۱۔	صبح	بشارت	رحمانی			۱۳۱۲ھ
	۱۰۰	۹۰۳	۳۰۹			
۲۔	صبح	منظر	حبیب			//
	۱۰۰	۱۱۹۰	۲۲			
۳۔	چہ	صبح	مست	روز	الست	//
	۸	۱۰۰	۵۰۰	۲۱۳	۴۹۱	
۴۔	جلوۂ	نور	غیب			//
	۴۴	۲۵۶	۱۰۱۲			
۵۔	مقصود	حق،	مطلع	انوار	نقشبندان*	//
	۲۴۰	۱۰۸	۱۴۹	۲۵۸	۵۵۷	

Marfat.com

۶۔ چراغ حق //

۱۲۰۴ ۱۰۸

۷۔ پیشوائے گنج فضل* //

۳۲۹ ۷۳ ۹۱۰

۸۔ خزانہ رحمت ۱۳۱۲ھ

۶۶۴ ۶۴۸

۹۔ مہر سخاوت //

۲۴۵ ۱۰۶۷

۱۰۔ صبر عظیم //

۲۹۲ ۱۰۲۰

۱۱۔ دلکش عطائے ذوالمنن //

۳۵۴ ۸۱ ۸۷۷

۱۲۔ پیدائش شیر توکل واہ واہ //

۳۲۷ ۵۱۰ ۴۵۶ ۱۹

۱۳۔ چہ خم خانہ ادب //

۸ ۶۴۰ ۶۵۷ ۷

۱۴۔ اے آمدنت موجب صد شادی ما شد //

۱۱ ۴۹۵ ۵۱ ۹۴ ۳۱۶ ۴۱ ۳۰۴

Marfat.com

۱۵۔ منشائے خاصانِ حق و اہل ہدیٰ* //

۴۰۱ ۷۴۲ ۱۰۸ ۶ ۳۶ ۱۹

۱۶۔ ولادت چہ خوش گفت ھاتف //

"ولی سعید ازل سرخ روئے ابد" ۱۳۱۲ھ

۴۶ ۱۴۴ ۳۸ ۸۶۰ ۲۱۷ ۷

۱۷۔ ولادت پہ آئی صدا کہ //

زہے سراپائے قرآن، حدیث مجسم*

۲۲ ۲۷۴ ۳۵۱ ۵۲۲ ۱۴۳

۱۸۔ ظہور سعید ازل واہ وا

خوشا صبح علم وعمل واہ وا //

۹۰۷ ۱۰۰ ۲۸۶ ۱۹

۱۹۔ واہ وا صل علیٰ صد مرحبا //

۱۹ ۲۳۰ ۹۴ ۲۵۱

بعد مدت دیدہ ور پیدا ہوا

۷۶ ۴۴۴ ۲۳ ۲۰۶ ۱۷ ۱۲

۲۰۔ جمالِ کُلِ "کَانَ خُلُقُهُ الْقُرْانُ" (1) //

۱۲۴ ۷۱ ۷۳۵ ۳۸۲

Marfat.com

۲۱۔ پاک زاد	"وَالَّذِیْنَ	اٰمَنُوْا	اَشَدُّ	حُبًّا	لِلّٰہ"(۲)		۱۳۱۲ھ
۳۵	۷۹۷	۹۹	۳۰۵	۱۱	۶۵		
۲۲۔ آوازہ	وَالشَّمْسِ	وَالضُّحٰی (۳)*					۱۳۱۲ھ
۲۰	۴۳۷	۸۵۵					
۲۳۔ نجیب جہان،	اَللّٰہُ	یَجْتَبِیْ	اِلَیْہِ	مَنْ	یَّشَآءُ		//
۱۲۴	۶۶	۴۲۵	۴۶	۹۰	۳۱۸		
وَ	یَھْدِیْ	اِلَیْہِ	مَنْ	یُّنِیْبُ(۴)*			
۶	۲۹	۴۶	۹۰	۷۲			
۲۴۔ وَجْہُ	اَحَدٍ	نُوْرٌ	کَمِشْکٰوۃٍ	فِیْھَا	مِصْبَاحٌ	(۵)	//
۱۴	۱۳	۲۶۱	۷۸۷	۹۶	۱۴۱		

۲۵۔

در خانۂ عطاء (۶)   بہ بیت اتقیاء

فرزند دلکشا   بنمودہ رُخ بیا

ایں مژدہ اے بگوش   آوردہ وجد و جوش

رفتند سوئے اُو   دیدند روئے اُو

سَنِّ ولادتے   زبہرِ حکایتے

گفتند اھاھا   والشّمس والضّحےٰ

۱۳۱۲ھ

Marfat.com

۲۶۔

چہ فرزند عالی شمل واہ وا

بہ نور خدائی شکل واہ وا

چہ تاریخ گفتہ عقل واہ وا

ازیں مصرع بر محل واہ وا

ظہور سعید ازل واہ وا

۱۱۱ ۱۴۴ ۳۸ ۱۹

خوشا صبح عمل و عمل واہ وا

۹۰۷ ۱۰۰ ۲۸۶ ۱۹

Marfat.com

حواشی

*...... ازمرتب

۱۔ روایت حضرت عائشہؓ صحیح مسلم شریف

۲۔ القرآن آیت ۱۶۵، سورہ البقرۃ ۲

۳۔ القرآن آیت سورۃ الشمس ۹۱ و آیت سورۃ الضحیٰ ۹۳

۴۔ القرآن آیت ۱۳، سورۃ الشوریٰ ۴۲

۵۔ القرآن آیت ۳۵، سورۃ النور ۲۴

۶۔ حضرت مولانا سید عطاء محمد علیہ الرحمۃ

Marfat.com

سال وفات بہ سن ہجری ۱۳۸۱ھ

نتیجۂ فکر حضرت مولانا صاحبزادہ سید محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۱۔	حبیب رحمۃ اللہ علیہ	اولیاء	رخصت	ہوئے				۱۳۸۱ھ
	۲۲	۴۸	۱۲۹۰	۲۱				
۲۔	آخر	جدائی	کا	وقت	آگیا(*)			//
	۸۰۲	۱۹	۲۱	۵۰۶	۳۳			
۳۔	آہ	دست	شفقت	گیا				//
	۶	۴۶۴	۸۸۰	۳۱				
۴۔	وہ	توکل	شاہ رحمۃ اللہ علیہ	ثانی	چل	دیئے		//
	۱۱	۴۵۶	۳۰۶	۵۶۱	۳۳	۱۴		
۵۔	آہ!	آج	جلوۂ	ذات	حقانی	اوجھل	ہوا	//
	۶	۴	۴۴	۱۱۰۱	۱۶۹	۴۵	۱۲	
۶۔	حبیب	پاک رحمۃ اللہ علیہ	واصل	ذات	حق			//
	۲۲	۲۳	۱۲۷	۱۱۰۱	۱۰۸			
۷۔	کوکب	دل آرائے	شریعت	ماند	ہوا**			۱۳۸۱ھ
	۴۸	۲۴۶	۹۸۰	۹۵	۱۲			
۸۔	غریب	نواز	چل	بسے**				//
	۱۲۱۲	۶۴	۳۳	۷۲				
۹۔	حیدر	کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ	رحلت	نمود*				
	۲۲۲	۴۲۱	۶۳۸	۱۰۰				

Marfat.com

۱۰۔ مہر و محبت رفت** //
۲۴۵ ۶ ۴۵۰ ۶۸۰

۱۱۔ کمال رخصت //
۹۱ ۱۲۹۰

۱۲۔ وحید زمان قیوم دوران رحلت نمود** //
۲۸ ۹۸ ۱۶۶ ۲۶۱ ۶۳۸ ۱۰۰

۱۳۔ دان حبیب‌اللہ شاہ عرش آشیاں //
۵۵ ۸۸ ۳۰۶ ۵۷۰ ۳۶۲

۱۴۔ بہر تاریخ شاں گفتم بہ //
آہ ما بہ گریہ و لے شما خنداں
۶ ۴۱ ۷ ۲۳۵ ۴۶ ۳۴۱ ۷۰۵

۱۵۔ از بین ہائے وائے را بردم کہ فوت //
او کوتاہ کرد قصۂ عمر دراز ما
۷ ۴۳۲ ۲۲۴ ۱۹۶ ۳۱۰ ۲۱۲

۱۶۔ ذرا ان کی تاریخ رحلت سنو ۱۳۸۱ھ
"کئے جا غم و فکر" کہنے لگا
۳۱ ۴ ۱۰۴۰ ۶ ۳۰۰

۱۷۔ کیا لطف زندگی رہا، تاریخ کیا کہوں //
ہمدم الٰہی عازم باغ جناں ہوئے
۸۹ ۴۶ ۱۱۸ ۱۰۰۳ ۱۰۴ ۲۱

Marfat.com

۱۸۔ جانشین محبوب ﷺ رَحْمَةٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ** //

۴۱۴ ۵۸ ۶۴۸ ۲۶۱

۱۹۔ حبیب ایوان "کَانَ خُلُقُہٗ الْقُرْاٰنُ" جدا مانند (ا) //

۲۲ ۶۸ ۷۱ ۷۳۵ ۳۸۲ ۸ ۹۵

۲۰۔ خلعت ابد او "نِعْمَ الْعَبْدُ"(۲)** //

۱۱۱۴ ۲۶۷

۲۱۔ جَاءَ مَقْعَدَ صِدْقٍ عِنْدَ //

۵ ۲۱۴ ۱۹۴ ۱۲۴

مَلِیْكٍ مُقْتَدِرٍ(۳)**

۱۰۰ ۷۴۴

۲۲۔ کامل "اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ"(۴)** ۱۳۸۱ھ

۹۱ ۵۱ ۴۷۶ ۶۶ ۹۱ ۶۰۶

۲۳۔ کَانَتْ لَهُمْ جَنّٰتُ الْفِرْدَوْسِ (۵)** //

۴۷۱ ۷۵ ۴۵۴ ۳۸۱

۲۴۔ اَلْحَقُّ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ(۶)** //

۱۳۹ ۶۸ ۴۲۹ ۹۰ ۴۵۴ ۲۰۱

۲۵۔ زمزمہ اَلَا اِنَّ اَوْلِیَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ //

۹۹ ۳۲ ۵۱ ۴۸ ۶۶ ۳۱ ۶۸۶

عَلَیْهِمْ وَلَاهُمْ یَحْزَنُوْنَ (۷)**

۱۵۵ ۸۲ ۱۳۱

Marfat.com

۲۶۔	وَ	لَهُمْ	مِنَ	اللّٰهِ	فَضْلاً	كَبِيْراً(۸)**	//
	۶	۷۵	۹۰	۶۶	۹۱۱	۲۳۳	
۲۷۔	ہمایوں	فال	و	قليل	من	الآخرين (۹)*	//
۲۸۔	بیا	اِنَّ	الْمُتَّقِيْنَ	فِيْ	جَنّٰتٍ	وَّعُيُوْن (۱۰)*	//
	۱۳	۵۱	۶۳۱	۹۰	۴۵۴	۱۴۲	

Marfat.com

حواشی

☆ ......از جناب حافظ محمد عالم صاحب مرحوم بی اے بی ٹی سابق استاد زبان انگریزی زمیندار ہائی سکول گجرات

☆☆ ...... از مرتب

۱۔ اشارہ بہ حدیث نبوی ﷺ، روایت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (صحیح مسلم)

۲۔ القرآن آیت ۴۴، سورۃ صٓ ۳۸

۳۔ القرآن آیت ۵۵، سورۃ القمر ۵۴

۴۔ حدیث جبریل مشکوٰۃ شریف باب الایمان

۵۔ القرآن آیت ۱۰۷، سورۃ الکہف ۱۸

۶۔ القرآن آیت ۱۱، سورۃ الواقعہ ۵۶

۷۔ القرآن آیت ۶۲، سورۃ یونس ۱۰

۸۔ القرآن آیت ۴۷، سورۃ الاحزاب ۳۳

۹۔ القرآن آیت ۱۴، سورۃ الواقعہ ۵۶

۱۰۔ القرآن آیت ۱۵، سورۃ الذاریات ۵۱

Marfat.com

سال ولادت بہ سن عیسوی ۱۸۹۵ء

......(از مرتب)......

۱۔	یادباد	ذکر	خیر	حبیب	سبحان		۱۸۹۵ء
	۲۲	۹۲۰	۸۱۰	۲۲	۱۲۱		
۲۔	یادباد	حبیب	دہر	غوث	زمان	پیدا	//
	۲۲	۲۲	۲۰۹	۱۵۰۶	۹۸	۱۷	
۳۔	مجسم	ذکر	خیر	زاید*			//
	۱۴۳	۹۲۰	۸۱۰	۲۲			
۴۔	جمال	کامل	ذکرخیر*				//
	۷۴	۹۱	۱۷۳۰				
۵۔	نہال	بقائے	خیرالخیر	آمد			//
	۸۶	۱۱۳	۱۶۵۱	۴۵			
۶۔	او	چشمہ	خیر	کثیر*			//
	۷	۳۴۸	۸۱۰	۷۳۰			
۷۔	غیرت	کریم	آید*				۱۸۹۵ء
	۱۶۱۰	۲۷۰	۱۵				
۸۔	با	اوج	فرزند	غوث	پاک	زاد*	//
	۳	۱۰	۳۴۱	۱۵۰۶	۲۳	۱۲	
۹۔	آپ	شیخ	المشائخ				//
	۳	۹۱۰	۹۸۲				

Marfat.com

۱۰۔ حسن لرزید چو اہل نظرے پیدا شد //
۱۱۸ ۲۵۱ ۹ ۳۶ ۱۱۶۰ ۱۷ ۳۰۴

۱۱۔ ضیغم ایزد پاک //
۱۸۵۰ ۲۲ ۲۳

۱۲۔ چراغ رسالت //
۱۲۰۴ ۶۹۱

۱۳۔ بخت چمن شگفت //
۱۰۰۲ ۹۳ ۸۰۰

۱۴۔ شریعت ثابت زاد* //
۹۸۰ ۹۰۳ ۱۲

۱۵۔ زیبا کاشف اسرار غیب //
۲۰ ۴۰۱ ۴۶۲ ۱۰۱۲

۱۶۔ چراغ کرامات پیدا ہوا ۱۸۹۵ء
۱۲۰۴ ۶۶۲ ۱۷ ۱۲

۱۷۔ بدر الدجیٰ، غوث زمن پیدا ہوئے //
۲۵۴ ۱۵۰۶ ۹۷ ۱۷ ۲۱

۱۸۔ عالم مغیبات ربانی پیدا ہوئے //
۱۴۱ ۱۴۵۳ ۲۶۳ ۱۷ ۲۱

Marfat.com

۱۹۔ آہا طلوع سعادت حبیب غیور //

۷ ۱۱۵ ۵۳۵ ۲۲ ۱۲۱۶

۲۰۔ زاد حبیب و مثل نورہ کمشکوۃٍ

۱۲ ۲۲ ۶ ۵۷۰ ۲۶۱ ۷۸۷

فِیھَا مِصْبَاحٌ

۹۶ ۱۴۱

۲۱۔ نشاط جہانِ اللہ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ یَھْدِی اللّٰہ //

۳۶۰ ۱۲۵ ۲۵۶ ۱۱۰ ۲۵۶ ۲۹ ۶۶

لِنُوْرِہ مَنْ یَّشَاء(۱)

۲۹۱ ۹۰ ۳۱۲

۲۱۔ کوکب اِنَّا نُبَشِّرُكَ بِغُلَامٍ عَلِیْمٍ (۲) //

۴۸ ۵۲ ۵۷۲ ۱۰۷۳ ۱۵۰

۲۲۔ ولی والا قدر وَیُتِمُّ نِعْمَتَہٗ عَلَیْكَ وَیَھْدِیَكَ صِرَاطًا(۳) ۱۸۹۵ء

۳۸۸ ۴۵۶ ۵۶۵ ۱۳۰ ۵۵ ۳۰۱

Marfat.com

حواشی

☆ از حضرت مولانا صاحبزادہ سید محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ القرآن آیت ۳۵، سورۃ النور ۲۴

۲۔ القرآن آیت ۵۳، سورۃ الحجر ۱۵

۳۔ القرآن آیت ۲، سورۃ الفتح ۴۸

Marfat.com

سال وفات بہ سن عیسوی ۱۹۶۱ء

نتیجۂ فکر حضرت مولانا صاحبزادہ سیّد محمّد یُوسف رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ عجیبہ فیضان رشد و ہدایت ۱۹۶۱ء
۹۰ ۹۴۱ ۵۰۴ ۶ ۴۲۰

حبیب ایوان فیضان رشد و ہدایت //
۲۲ ۶۸ ۹۴۱ ۵۰۴ ۶ ۴۲۰

۲۔ انیس فیض کمالات نبوّت
۱۲۱ ۸۹۰ ۴۹۲ ۴۵۸

۳۔ نُور شریعت و طریقت * //
۲۵۶ ۹۸۰ ۶ ۷۱۹

۴۔ پیر کامل خیر محض //
۲۱۲ ۹۱ ۸۱۰ ۸۴۸

۵۔ ایک فضل عظیم* //
۳۱ ۹۱۰ ۱۰۲۰

۶۔ امین عظمت محبت* //
۱۰۱ ۱۴۱۰ ۴۵۰

۷۔ بقائے امانت فیوض محبت* //
۱۲۳ ۴۹۲ ۸۹۶ ۴۵۰

۸۔ و انیست کہ دل بردہ و خون کردہ لبے را* //
۶ ۵۲۱ ۲۵ ۳۴ ۲۱۱ ۶ ۶۵۶ ۲۲۹ ۷۲ ۲۰۱

Marfat.com

۹۔ رُخ انور مہ شعشان بنواز و بنواز //

۸۰۰ ۲۵۷ ۴۵ ۷۲۱ ۶۶ ۶ ۶۶

۱۰۔ آہ کعبہء مقصود اہل ایقان گذشت* ۱۹۶۱ء

۶ ۹۷ ۲۴۰ ۳۶ ۱۶۲ ۱۴۲۰

۱۱۔ چوں بجستم سال فوت آنجناب* //

یک صدائے غیب آمد ز آسماں

آنکہ بودہ نیک نفس و حق پژوہ

۷۶ ۱۷ ۸۰ ۱۹۰ ۶ ۱۰۸ ۲۰

رفت آن سلطانِ تقویٰ از جہاں

۶۸۰ ۵۱ ۱۵۰ ۵۱۶ ۸ ۵۹

۱۲۔ اجازت دہ چنیں مستی اگرچہ نیست باداباد //

۱۵

تو مست بادۂ حسنی دے برخیز و بادہ دہ

۴۰۶ ۵۰۰ ۱۲ ۱۲۸ ۵۴ ۸۱۹ ۶ ۱۲ ۹

۱۳۔ مراکہ بہ صبر و تسلی نکوست لیکن وائے //

۷ ۶ ۵۳۶ ۱۱۰ ۱۷

فراق یار اگرچہ اندک است نیست

۲۲۹ ۴۶۱ ۷۵ ۵۲۰

Marfat.com

۱۴۔ جگا تو لوں مگر ڈر ہے اب آقا //

۳ ۱۰۲

ہیں محو ناز خواب استراحت

۶۵ ۵۴ ۵۸ ۶۰۹ ۱۰۷۰

۱۵۔ پاک اوصاف وجود اقدس خالی ہر اعتباروں //

۱۷۹ ۲۲ ۱۹ ۱۶۵ ۶۴۱ ۲۰۵ ۷۳۰

لوں لوں تھیں متجلا ابدی رمز کھلے سرکاروں

۸۶ ۸۶ ۴۶۵ ۴۷۴ ۲۰ ۲۴۷ ۶۵ ۵۱۸

۱۶۔ طُوبیٰ "وَ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ" (۱) //

۱۸ ۶ ۷۵۱ ۱۱ ۱۲۴ ۱۰۵۱

۱۷۔ اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ (۲) * //

۷۱ ۱۴۰ ۷۳۰ ۱۰۲۰

۱۸۔ زیادہ باد فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً //

۲۷ ۷ ۹۱۱ ۹۰ ۶۶ ۵۶۰

وَ اللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ (۳) ۱۹۶۱ء

۶ ۶۶ ۱۵۰ ۷۸

۱۹۔ کہہ دو ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمِ (۴) * //

۳۵ ۷۵۱ ۱۲۴ ۱۰۵۱

۲۰۔ سَمَنْ يُؤْتِ مِنْ لَّدُنْهُ اَجْرًا عَظِيْماً (۵) //

۱۵۰ ۴۱۶ ۹۰ ۸۹ ۲۰۵ ۱۰۱۱

Marfat.com

۲۱۔ اوج جاہ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْماً (۶) //

۱۰ ۹ ۲۲۶ ۴۷۱ ۲۰۵ ۱۰۱۱

واجب بادے*

۱۲ ۱۷

۲۲۔ قدموزوں وَالسَّابِقُوْنُ السَّابِقُوْنَ اُولٰئِك المقربون فی جنات النعیم (۷) //

۲۱۳ ۲۵۶ ۲۵۰ ۶۸ ۴۲۹ ۹۰ ۴۵۴ ۲۰۱

۲۳۔ پاك جبین اِنْ اولِيَاؤُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ //

۸۸ ۵۱ ۵۴ ۳۲ ۶۲۷

وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَايَعْلَمُوْنَ (۸)

۱۰۶ ۷۶۶ ۲۳۷

۲۴۔ باہ آہ! وَلَا تَقُوْلُوْ لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ //

۱۴ ۵۸۱ ۱۲۰ ۵۴۰ ۹۰

سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ (۹)

۱۰۲ ۶۶ ۴۴۸

۲۵۔ زیبا الالہ اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ ظِلَالٍ وَّعُيُوْنٍ //

۸۶ ۵۱ ۶۳۱ ۹۰ ۹۶۱ ۱۴۲

Marfat.com

حواشی

☆ ازمرتب

۱۔ القرآن آیت ۱۱۱، سورۃ التوبہ ۹

۲۔ القرآن آیت ۴،سورۃالقلم ۶۸

۳۔ القرآن آیت ۸، سورۃ الحجرات ۴۹

۴۔ القرآن آیت ۱۰۰، سورۃ التوبہ ۹

۵۔ القرآن آیت ۱۱۱،سورۃالتوبہ ۹

۶۔ القرآن آیت ۴۰، سورۃ النساء ۴

۷۔ القرآن آیت ۱۰، سورۃ الواقعہ ۵۶

۸۔ القرآن آیت ۳۴، سورۃ الانفال ۸

۹۔ القرآن آیت ۱۵۴، سورۃ البقرہ ۲

۱۰۔ القرآن آیت ۴۱،سورۃ المرسلات ۷۷

Marfat.com

حضرت سیّد محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

حبیب اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

آپ ہیں شمع ولایت' آپ ہیں ظلِ خدا　　آپ نور مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہیں آپ جانِ مرتضیٰؓ
آپ کے چہرے سے ظاہر ہے جمال انبیاء　　آپ کی ذات گرامی ہے حبیب اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

آپ کے مقصد ہیں اُونچے آپ کی نگہ بلند　　آپ ہیں میر زمانِ کاروانِ نقشبند
کون دیکھے اور پہنچے کس کی نظروں کی کمند　　کیسے کیسے بیکراں قلزم ہیں اس سینے میں بند

ذرّہ ذرّہ آپ کی درگاہ کا رشک طُور ہے　　ہر گل تر اس چمن کا مرشد منصور ہے
چشم آدم سے تماشا آپ کا مستور ہے　　جلوہ آرا ہوں کہ جلوہ آپ کا منظور ہے

آنکھ کو سیراب کر دیں دولت دیدار سے　　قلب کو ہشیار کر دیں دیدۂ بیدار سے
بخت کو رفعت عطا ہو آپ کے دربار سے　　یہ جہاں تسخیر ہو پھر عشق کی تلوار سے

آپ کی مینا لبالب ہے خدا کے فضل سے　　آپ کے طہراب (۱) کا ساغر ہے صحو و عقل سے
آپ کا خادم ہے بہرہ یاب حق کے وصل سے　　آپ کا در چشمہ فیضِ نبیؐ ہے اصل سے

Marfat.com

عام اب چرخِ بلا انداز کے انعام ہیں — جسم و روح پر ہر طرف چھائے ہوئے آلام ہیں
اے مسیحا! اور ہی اب قلب کے احکام ہیں — آپ کے لطف و کرم کے منتظر ایام ہیں

آپ کے دم سے حرارت پا گئی نبضِ حیات — آپ کا طرزِ عمل تھا اسوہ وَالذّٰاریات
آپ کی صحبت سے برگِ کاہ ہوا کوہِ ثبات — آپ کی تاثیر سے روشن ہوئی راہِ نجات

چاہیئے ہم کو نگاہِ جانفزا پھر چاہیے — چاہیے اک ہمّت مشکل کشا پھر چاہیے
چاہیئے اس دردِ پنہاں کی دوا پھر چاہیے — اے مسیحائے جہاں ہم کو شفا پھر چاہیے

Marfat.com

حواشی

ا۔ طہراب: بروزن تلخاب: آب طہور: شراب طہور

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

کون پوچھے گا پتہ مجھ سے ترے دربار کا

کون پوچھے گا پتہ مجھ سے ترے دربار کا — تو جو ہے اک ماہِ تاباں کشورِ انوار کا
جی رہا ہے گوشہ گوشہ دل کا تیرے نام سے — تو نے رخ موڑا ہے میری زیست کا، کردار کا
روح کے سنسار سے اٹھی صدا تیرے حضور — تو نے چھیڑا نغمہِ خاموش میرے تار کا
تیری ذات پاک ہے مشعل مرے احساس کی — تیرا چہرہ ہے چراغِ راہ مرے افکار کا
تیرے تابیدہ عمل سے اک جہاں روشن ہوا — اک دبستان کھل گیا یا خوبیِ اطوار کا
روضہ رضواں سے تیرے اسوہ حسنہ کے پھول — تو نے مہکایا ہے گلشن سیرت و کردار کا
تیرا پیکر زبدۂ قدر جمیل مردمی — تیرا دم سرمایہ قلبِ تپاں احرار کا
برتری حاصل تھی خیرِ حق کو تیرے نام سے — تیرے باعث دہر میں اونچا تھا سر اخیار کا
تیری ہمّت کے لئے کوتاہ تھیں سب منزلیں — فاصلے جانا سمٹ، اعجاز تھا رفتار کا
آفتاب نو ہوا ظاہر ترے آثار سے — تیرے نقش پا سے ابھرا ماہ نو ادوار کا
تیری مجلس میں تھے نظارے جہان قدس کے — تو امیں اس دور میں تھا غیب کے اسرار کا
بارگاہِ حق میں تیرا واسطہ مقبول تھا — تجھ سے نسبت مایہ کونین تھا ابرار کا
تیری شانِ حق نما پر نطق کو یارا نہیں — تیرے جلوؤں سے ہے حیران آئینہ گفتار کا
کوئی بھی وجہِ قرار جاں ہو کیسے تیرے بعد — آشیاں ملتا نہیں کوئی تیرے معیار کا

Marfat.com

سینہ چاکانِ چمن کا ملجا و ماویٰ ہے تو
تیرا در سر چشمہ تسنیم جاں ہے پیار کا

تیری اک نگہِ کرم پر آگئے ہیں فیصلے
دونوں عالم میں ہے تو دمساز جانِ زار کا

آج تیری یاد میں کچھ لفظ موزوں ہوگئے
ورنہ مظہر کو سلیقہ ہے کہاں اشعار کا

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

غَوْثُ الْخَلَائِق

حِیْنَمَا هَجَمَ الْهُمُوْمُ عَلَی الْغَرِیْب
جَاءَ بِالْاُفُقِ الْعُلٰی وَجْهُ الْحَبِیْبِ
غَوْثُ الْخَلَائِقْ، خِضْرُ کُلِّ بَائِسٍ
خُذْهُ لِلسُّبُلِ السَّلَامِ مِنْ قَرِیْب

ترجمہ:

(۱) جب پردیسیوں پر غم و حزن حملہ آور ہو جاتے ہیں تو افق کی بلندی پر روئے حبیب رحمۃ اللہ علیہ ظاہر ہوتا ہے۔

(۲) وہ مخلوق کے فریاد رس ہیں اور ہر مصیبت زدہ کے خضر راہ۔ لہٰذا اسلامتی کے راستوں پر چلنے کے لئے جلدی سے ان کا دامن تھام لے۔

Marfat.com

نظام الدین مخمور توکلی

محبت دے رازاں نوں پھولیں نہ یارا

محبت دے رازاں نوں پھولیں نہ یارا — خرد دی ترکڑی تے تولیں نہ یارا
محباں نوں ملیاں حبیب آپیارا — تے محبوب دا اس وکھایا دوارا
توکل دا اکھاں نے کیتا نظارا — خدا پاک حامی، محمد ﷺ سہارا
دلاں دے نیں سودے دلاں نال تُلدے — ایہہ اسرار مخفی نہ دنیا توں کھلدے
جو بلبل صفت لوک عاشق نیں پھلدے — اوہ اکھیاندے پھٹے، نہ اکھیاں نوں پھُلدے
جنہاں تیر یاراں دے نیناں دے کھادے — نہ اپنے رہے دل، نہ اپنے ارادے
نہ پچھن اوہ مسئلے جزا و سزا دے — انہاں نے مکا چھڈے سارے تگادے
حبیب الٰہی رحمۃ اللہ علیہ دے پروانیاں نے — تے محبوب عالم رحمۃ اللہ علیہ دے دیوانیاں نے
تے شاہِ توکل رحمۃ اللہ علیہ دے مستانیاں نے — سعادت و ہاجی اے فرزانیاں نے
انہاں سرنوں کدھرے جھکایا ہویا اے — تے سودا دلے دا چکایا ہویا اے
تے پینڈا اے لمّا مکایا ہویا اے — انہاں یار اپنا منایا ہویا اے
شریعت دے رستے تے کرنا سفر اے — وفا تے محبت دی دل نوں خبر اے
تے منزل اساڈی توکل رحمۃ اللہ علیہ دا دَرا اے — ایہہ جند جان پیاری حبیبی رحمۃ اللہ علیہ نذرا اے
محبت دے رستے اساں قدم چایا — حبیب رحمۃ اللہ علیہ اور محبوب رحمۃ اللہ علیہ رہبر بنایا
جنہاں رنگ فَاتَّبِعُونِی — تے یُحْبِبْکُمُ اللہ تے آرام پایا

Marfat.com

بقا ساڈی وکھری فنا ساڈی وکھری ہے اُکھ ساڈی وکھری نگاہ ساڈی وکھری
ہے اُکھ ساڈی وکھری نگاہ ساڈی وکھری قدم ساڈے وکھرے تے راہ ساڈی وکھری
جنہاں روز میثاق لائے یرانے تے محبوب ملّے انوکھے یگانے
انہاں نوں نہ بھلّے نیں وعدے پرانے اَوہ بَن ٹھَن کے مخموّر دنیا توں جانے

Marfat.com

محمد حسین گل فروش وزیرآباد رحمۃ اللہ علیہ

حبیبُ اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ

اللہ دے پیارے نُور و نُور در پر ان کے چین سُرور
کیتی زیارت میں بھی ضرور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
شیخ طریقت عالم دین شیدا نبیؐ دے بالیقین
مولانا قبلہ سَن مشہور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
شان توکل رحمۃ اللہ علیہ والے پیر قافلے دے محبوبی میر
سیدے شریف دا نور ظہور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
مست الست مگر باہوش وچ شریعت دے پرجوش
سوہنا رکھیا راہ دستُور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
ظاہر باطن گئے اجال دَم دَم ذکر سجن دے نال
سایہ رحمت جلوہ طور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
حادثے آئے بولے نہیں ازیتاں وچ ڈولے نہیں
رب دے درتے رہے مشکور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
نوری داڑھی سوہنی شان ملک ملائک ورگی جان
نظراں تھیں جو نہیں مستُور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ویکھدیاں ایں رُخ پُر نور چیتے آوے ربّ غفور
حاضر ناظر نیڑے دُور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
ولیاں نوں موت ہوندی نہ خلق انہا توں روندی نہ
ہون نہ کدھرے ایہہ مجبور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
اللہ اللہ دسدے گئے سینیاں اندر وسدے گئے
دسے قبر دا کیف سُرور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
مسجد ایہہ نورانی ویں اوہناں دی ایہہ نشانی ویں
ہجر جنہاں دے کیتا چور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
زندہ باد سجادہ نشین(۱) محبوبی رحمۃ اللہ علیہ تے حبیبی رحمۃ اللہ علیہ حسین
فیض صدیقی وچ بھرپور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ
صاحبزادے نیارے نیں اوسے عرش دے تارے نیں
ایہہ گھر سارا نور و نور حبیب اللہ ﷺ دے حبیب حضور رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

حواشی

۱۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف علیہ الرحمۃ (م۔۱۹۸۲ء)

آپ حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ علیہ الرحمۃ (م۱۹۶۱ء) کے فرزند بزرگ ہیں اور حضرت خواجہ محمد مصطفےٰ محبوب عالم سیدوی علیہ الرحمۃ (م۱۹۱۷ء) کے داماد ہیں۔

۲۔ یہ نظم حضور رحمۃ اللہ علیہ کے چہلم کے موقع پر پڑھی گئی۔

Marfat.com

ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری

دُرِتابندۂ فضلِ دوامی

خبر لائی جو حاجت انتہا کی تو کام آئی نگہ مرد خدا کی
حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ مرے مرشد گرامی دُر تابندۂ فضل دوامی
مٹائے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ظلمات بدعات ہوئے روشن سوادِ شہر گجرات
معلّٰی شان میں وہ اولیاء ہیں فریدالدھر ہیں وہ اتقیاء ہیں
زباں پر ذکر حق ہر صبح و ہر شام نہیں ان کو سوا اس کے کوئی کام
ہدایت کا حسیں رستہ دکھائیں نبیؐ کی پیروی سب کو سکھائیں
سبق دیتا ہے عشقِ مصطفےٰ کا دل پُر نور اس مرد خدا کا

Marfat.com

نظام الدین مخمور توکلی

کوئی گل کرواس سوہنے دی

کیوں ہور کوئی میں گل سناں ' کی لوڑ کہانیاں چھوہنے دی
جس دلبر میرا ڈٹھا اے کوئی گل کرو اس سوہنے دی
جو پچھ گچھ کر دے رہندے نیں وہ دانے تے پردھانے نیں
جو سمجھن عزم ارادے نوں اوہ عاقل تے فرزانے نیں
جو بہن توکلی رحمۃ اللہ علیہ دے در تے ازلی پکّے مستانے نیں
چک جاون اوکھیاں بھاراں نوں کوئی لوڑ نہ پنڈاں جوہنے دی
جس دلبر میرا ڈٹھا اے کوئی گل کرو اس سوہنے دی
جتھے پھر گئی نظر حبیبی رحمۃ اللہ علیہ اے اوتھے دبی درد چوانی اے
درداں دی منزل وچہ پے کے ای لبھدی اصل حیاتی اے
نہ دل ای ہر اک دل ہوندا نہ چھاتی ہر اک چھاتی اے
درداں دے ایتھے لاوے نیں توں ہمت کریں نہ ٹوہنے دی
جس دلبر میرا ڈٹھا اے کوئی گل کرو اس سوہنے دی
کتے ہتھ ودھا سخاوت والا دکھیاندے درد ونڈاندے نیں
کتے کھول محبت مے خانہ مستی دے جام پلاندے نیں
کتے شیریں پاک زبان وچوں خلقاں دے پھل کھنڈاندے نیں

Marfat.com

کِتّے وہندیاں بسمل کر چھڈ دی اے تیغ حسن اس سوہنے دی
جس دلبر میرا ڈٹھا اے کوئی گل کرو اس سوہنے دی
کرنے نیں طواف عقیدت دے آکے ایتھے آزاداں نے
بھرنے نیں جھول تسلّی دے غمناکاں نے ناشاداں نے
مقصود دے گوہر پانے نیں کجھ عشق دیاں بربادان نے
مخمور وی دل وچہ آس کرے کسے دلبرتوں دل موہنے دی
جس دلبر میرا ڈٹھا اے کوئی گل کرو اس سوہنے دی

Marfat.com

حضرت مولانا سید محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ

سلامت رہے میرے شجرہ دی ڈالی

محبت دی دنیا نرالی نرالی — محبت دی وستی عجب شان والی
محبت دے پاروں ای حرکت وچ آئی — جو خوبی خدا دی اے تخلیق والی
زمیں تے سماوات تے عرش کرسی — محبت دے فیضان تھیں کجھ نہ خالی
ایہ باغ جہاں اے نمودِ محبت — خدائے محبت اے خود اس دا مالی
سراپا محبت، محبت دے بوٹے — جے ڈالی چ پتے تے پتیاں چ ڈالی
جے ڈالی تھیں بن دے نیں لکھاں ای پتے — تے پتیاں دی رگ رگ دے اندر اے ڈالی
اتے ایس وحدت دے وچ ذات قائم — کہ پتے نیں پتے تے ڈالی اے ڈالی
نہ ڈالی جدا اے نہ پتے جدا نیں — نہ ڈالی اے پتے نہ پتے نیں ڈالی
بڑی شان والا اے خالق انہاں دا — بڑی شان والا محبت دا مالی
سلامت رہن میرے شجرہ دے پتے — سلامت رہے میرے شجرہ دی ڈالی

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

تاریخ وصال حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

گنجینۂ صدق وصفا، مخزن مہر ووفا، چشمۂ لطف وعطا، نسخۂ تاجدار ھل اتی، صاحب خلعت آدمیۂ، فائز حقیقت محمدیہؐ، گوہر خاص ولایت، اختر برگزیدۂ ہدایت، کامل سیف گفتار، کاشف لطائف واسرار، مرشد حق نما، خواجہ مشکل کشا، پیکر صبر ورضا، آیۂ عزیمت کبریٰ، مونس جان ہر غریب، پور کلانِ حضرت حبیب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سید محمد یوسف رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰ ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ/ ۱۸ اکتوبر ۱۹۸۲ء۔

یوسفِ جان رحمۃ اللہ علیہ، صاحبِ خیر کثیر — عارفِ دنیا و دیں، مردِ خبیر
جانشینِ حضرتِ شاہ حبیب رحمۃ اللہ علیہ — ناطقِ حق، مرشدِ روشن ضمیر
بود بہرِ خلق در ارشاد او — چوں محمد ہم نذیر و ہم بشیر
انتخابِ خواجۂ محبوب رحمۃ اللہ علیہ بود — بلکہ پسر خویش خواندش آں شہر
سرخ روئے جادۂ عشق و وفا — در فنا و نیتی مست و سکیر
پیکر عجز و تواضع و ادب — میکشِ پیمانۂ تلخ و مریر
در گزشت اندر رضائے شیخ خویش — از جہانِ خواہشاتِ دل پذیر
جز جمالِ شیخ دیگر ہر جمال — ترک گفت آں خوش زبان و خوش خمیر
یک نگاہ و یک رخ و یک حال بود — بود دائم پیشِ او یک ذاتِ پیر

Marfat.com

در ردائے حضرتِ آدمؑ بہ بود لیک بود از چشمِ ایں دنیا ستیر
آں حقیقت کز محمد گفتہ اند زاں حقیقت کردہ اند او را منیر
فیضِ تجرید از جنابِ خاص او بہرۂ اوساختہ رب قدیر
نگہِ او ہر پردگی را فاش دید قلبِ او اسرار را گنج خطیر
کشتِ ویران دلاں سیراب کرد فیضِ او چو جلوۂ ابرِ مطیر
سایۂ او سایۂ پروردگار ہستی او لطفِ یزدان کبیر
زندگانی کرد اندر راہِ حق حق بداند گرنہ بینا شد ضریر
در جہاں یک بندۂ مختار بود سر بقامت داشت پیشِ ہر امیر
کردکارِ خویش را فاروقؓ وش سلسلہ محفوظ کرد ازہر شریر
گر چہ بارید است بر اور نجہا از ثباتش عاجز آمد چرخ پیر
راحت و آرام را ایں جاندید باد اندر قبر جانِ او قریر
تربتِ او مہبطِ انوار باد روحِ او از جلوۂ حق مستنیر
تا قیامت بہر ما گوید دعا تا ابد مارا بہ حق باشد سفیر
ازبرایش در عنا و در غنا رحمتِ حق باد ما را دستگیر
جذب کردش پہلوئے جانِ پدر زیں جہاں بربست ساماں ناگزیر
جست چوں مظہر پئے سال وصال گفت ھاتف ''رفت لعل بے نظیر''

Marfat.com

منشی فیض احمد فیض جعفر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ

میں کی دساں جیبی شان کی اے

رُخِ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ مرا قرآن کی اے بغیر اس دے مرا ایمان کی اے
دو عالم جے کراں قربان کی اے میں کی دساں جیبی شان کی اے
مرے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ، رسول اللہ ﷺ دے جانی تے اہل اللہ دی روشن نشانی
کسے نوں جز ولی پہچان کی اے میں کی دساں جیبی شان کی اے
دمادم فیض دی باران وسّے تے روضے دا سرور و کیف دسّے
کہ قربِ بندۂ رحمان کی اے میں کی دساں جیبی شان کی اے
جدوں آساں انہاں دے در تے لائیاں مراداں جھولیاں بھر بھر کے پائیاں
انہاں دا لطف تے احسان کی اے میں کی دساں جیبی شان کی اے
جدوں چلدے، مسافت پیر چُمدی تے ادبوں وقت دی رفتار تھمدی
جلال و سطوت و سلطان کی اے میں کی دساں جیبی شان کی اے
رکاباں نال ٹُردے سَن فرشتے تے صحبت وچ بدل دے سن نوشتے
اوہ مرد ابن شہِ مرداںؓ کی اے میں کی دساں جیبی شان کی اے
ہوئی ہجرت محیٹھہ چھوڑ آئے تے وچ گجرات دے ڈیرے لگائے
اتھائیں فیض دا رجحان کی اے میں کی دساں جیبی رحمۃ اللہ علیہ شان کی اے

Marfat.com

اے چند کتھوں دا چڑھ کے کدھرے آیا کیہڑی دھرتی نوں آکے بھاگ لایا
ایہ تھاں اے طور یاں فاران کی اے میں کی دساں حبیبی رحمۃ اللہ علیہ شان کی اے
میرے ہادی نے چاہڑی توڑ ساری قیامت تک رہوے گا فیض جاری
نرا جنت ایہ قبرستان کی اے میں کی دساں حبیبی رحمۃ اللہ علیہ شان کی ہے

Marfat.com

نظام الدین مخمور توکلی رحمۃ اللہ علیہ

میرا پیر دلاں دا جانی اے

میرا پیر دلاں دا جانی اے   میرا پیر دلاں دا جانی اے
رحمت شفقت تے وچ الفت   نہ کوئی اس دا ثانی اے

بحر ہدایت ٹھاٹھاں مارے   رحمت رب دی وچ ہلارے
بھر بھر کے عرفان پیالے   ونڈ دی اکھ مستانی اے

صبر رضا دے وچ یگانہ   شمع سنت دا پروانہ
اس نوں ساری دنیا منے   نہ کوئی گل پرانی اے

سوہنیاں اکھاں الفت بھریاں   رحمت دے دریا ویں تریاں
پیر میرا نہیں ہوراں ورگا   ایہہ کوئی ظلِ ربانی اے

چن چوداں دا سوہنا چہرا   ہر دم نور کھنڈاوے جیہڑا
فضلوں متھے لاٹ چمکدی   نور عجب شعشانی اے

Marfat.com

کیتی نال عجب محبوبی طالبان دی تالیف قلوبی
اس لذت نوں پچھ انہاں توں موج جنہاں ایہہ مانی اے

طیّب پاک حلال کمائی مہماناں دے تیئں کھوائی
کیتا پیار تے وہر نہ گھتی شان عجب قرآنی اے

جو در آیا گیا نہ خالی حد نہ رہی سخاوت والی
ایسے گلّے پیر مرے دی سخیاں وچ سلطانی اے

عشق خدا دیاں کر کر باتاں • روشن کیتیاں کالیاں راتاں
جس مرشد سنگ رات گزاری پایا بھید نہانی اے

میں واری گجرات توں جاواں اگھڑ وگیا جس دا ناواں
دل ساڈے دا قبلہ کعبہ ایہ مسند شاہانی اے

کاہے نوں غم کھاویں طالب نسبت پیر ترے دی غالب
مشرق مغرب ہر تھاں اتے ویکھ اوہدی تابانی اے

ظاہر باطن درد ونڈاوے سچا نام حبیب رحمۃ اللہ علیہ سداوے
دو جگ دے وچ ساجن میرے بیڑی بنے لانی اے

Marfat.com

آوَ نام توکل رحمۃ اللہ علیہ لیّے شان صفت محبوبی رحمۃ اللہ علیہ کہیئے
وچ دربار حبیبی بہیئے واہ واہ رات سہانی اے

چُھٹّے سارے جھگڑے جھیڑے عشقے نے سب پندھ نبیڑے
ہُن مخمور پروندا رہندا تانہیں دُرّ معانی اے

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

مہِ روشن رواناں

حبیب اللہ ﷺ مہِ روشن رواناں   حسانِ ازل راجانِ جاناں
گلے سرتاج باغِ حسن و خوبی   شہے سرخیلِ زہرہ پاسباناں
ازاں روزے کہ رویش را بدیدم   فراموشم بگشتہ خان و ماناں
ملک می زیست برفرش زمینی   یا کوکب در فتاد ازآسماناں
یا روحِ ماندہ اے از صدرِ اول   کنوں شد مایۂ رشدِ جہاناں
یا دیگر بار بر طور جدیدے   تجلی کرد رب انس و جاناں
گرامی پور آں بیتِ نبوت ﷺ   کہ بودہ عطر جملہ دود ماناں
بدوش او ردائے اصطفائی   سلام اللہ بروحِ پاک آناں
برآں قدش قبائے اجتبائی   چو مصباحے میانِ شمعداناں
زاخلاقش چہ گویم بود قرآں   حیاتِ دین و موتِ زشت شاناں
رخ او مرکزِ اہل نظرھا   درِ او قبلۂ یزداں داناں
زدیدِ او شدہ با اعتباری   کمالِ حالِ علیین مکاناں
چو کوثر بود نورِ سینۂ او   مفیض و مبرد تشنہ دہاناں
نوالش را دو عالم زلّہ خوارے   کمالش ورد بودکار داناں
بدستِ او کشادِ بے نصیباں   بحرفِ او حیاتِ بے رواناں

Marfat.com

خجستہ گامہائے مرشدِ ما برآوردہ بصحرا بوستاناں
از او باشد دریں دیر خرابات بقائے راہ و رسم مسلماناں
وصالش در مقامات مشائخ مثال موت جملہ شمعداناں
زرِ دنیا پئے غیراں مبارک بہ مظہر باد دائم لطفِ جاناں

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد منصور احمد خالد رحمۃ اللہ علیہ

کرم کا ابر تھا انسان کے لبادے میں

گھٹا کی طرح چلا دوپہر کے جادے میں
کرم کا ابر تھا انسان کے لبادے میں
یقین اس کا زمانے سے داد لیتا رہا
پہاڑ کی طرح مضبوط تھا ارادے میں
سدابہار تھا عرفان و آگہی کا چمن
ہزار رنگ تھے اس کے لباسِ سادے میں
مثال نورِ سحر جا بہ جا چمک اٹھا
چراغ اس کا جلا جس بھی خانوادے میں
قدم ملا کے کوئی ساتھ اس کے چل نہ سکا
سوار کی سی روانی تھی پا پیادے میں
جو عاملوں کو بھی کامل بنا گئی آخر
مرے حبیب رحمۃ اللہ علیہ وہ کیا شے تھی تیرے بارے میں

Marfat.com

نظام الدین مخمور توکلی رحمۃ اللہ علیہ

اس لڑی دے پاک روسالار، کرواناں دی خیر

اچیاں آناں تے نالے سچیاں شاناں دی خیر
بادشاہاں دی، شہنشاہاں دی، سلطاناں دی خیر
عشق دے لے سفر ٹرپین جیہڑے بے دریغ
حوصلے، ہمت، یقیناں، انہاں ایماناں دی خیر
شہ توکل رحمۃ اللہ علیہ شہ مرا محبوب رحمۃ اللہ علیہ تے میرا حبیب رحمۃ اللہ علیہ
اس لڑی دے پاک رُو، سالار کرواناں دی خیر
مقتدی و مقتدا، تے مبتدی تے منتہا
پیشواواں، جانشیناں سب دیاں جاناں دی خیر
تیرے قدماں تھیں شرف ایہ ہے تے اُپر کی کہاں
جو زمیں خود آسماں ہے اسدے اسماناں دی خیر
اگلیاں تے پچھلیاں دا صدقہ رَج رَج کے پلا
ہمنشیناں، ساتھیاں، دمساز مہماناں دی خیر

Marfat.com

بے نقاب آ، آ کے چونڈیک پا دے خیر دی
تیرے در دی خیر، تیری خیر، دربانان دی خیر

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہ

اُونچی تری سرکار ہے شیأً لِللہ

اونچی تری سرکار ہے شیأً للہ — عالی ترا دربار ہے شیأً للہ

اے شاہ! تری ذات باوصاف جمیلہ — سرجلوۂ اخیار ہے شیأً للہ

کہتے ہیں کہ دریائے ولایت کا یہ گوہر — ابن شہِ ابرار ﷺ ہے شیأً للہ

اترا ہے ترے روپ میں اک ماہِ منوّر — تو منبع انوار ہے شیأً للہ

تقدیر بدلتی ہے ترے حرفِ دعا سے — گفتہ ترا تلوار ہے شیأً للہ

ہر آن ہوں محتاج تری نگہِ کرم کا — ہر گام پہ دیوار ہے شیأً للہ

دائم ہے مرے ہوش پہ، شب خونِ تغافل — دیدہ ترا، بیدار ہے شیأً للہ

گرداب کے پیچاک میں الجھا ہے سفینہ — مشکل ہوئی پتوار ہے شیأً للہ

ویران ہوئی محفل جاں مرے آقا — گفتار نہ کردار ہے شیأً للہ

بیگانہ عالم ہوں کہ اب اپنا نَفَس بھی — منجملہ اغیار ہے شیأً للہ

سائل ہوں ترے در کا کہ اے بختِ فروزاں — دنیا بڑی عیّار ہے شیأً للہ

فریاد کہ ہے تیز بہت وقت کا دھارا — حالات سے پیکار ہے شیأً للہ

اے میرِ ھُدا رحمۃ اللہ علیہ! قافلہ شوق میں تیرے — راہی یہ دلِ زار ہے شیأً للہ

رہ جائے مرا شوق، نہ محروم تجلّی — دامانِ نگہ تار ہے شیأً للہ

Marfat.com

مل جائے وہ تاثیر ترے جذب دروں کی | جو طرّہ احرار ہے شیـــأ لـلّـــہ
امداد کہ اس جادۂ اخلاص و وفا میں | آسان بھی دشوار ہے شیـــأ لـلّـــہ
اے خضر! ترا لطف و کرم عقدہ کشا ہو | اب تو ہی مددگار ہے شیـــأ لـلّـــہ
برسا ہے ترا ابر سخا دشت و جبل پر | مظہر بھی طلبگار ہے شیـــأ لـلّـــہ

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

چوقرآنِ عظیم

خواجہ من رحمۃ اللہ علیہ صاحب لطفِ عمیم زندہ از انفاس او عظم رمیم
گوشۂ چشمش نمود برق طور تابش رخسارہ اش نورِ قدیم
ذکرِ اوچو ذکر حق مِفتاحِ دل اسم پاکش دافِع رنج الیم
جُوئے نُور و پیکر حُسن و جمال مصحف زرّین از خلق عظیم
عزم او چو کوہساراں سَر بلند زیست اندر ایں زماں مثلِ کلیم
شیخِ عالم، مرشدِ دُنیا و دیںؔ دستگیر خلقِ محزون و ہمیم
رخت بست و رفت در دارالبقا مثلِ خود اندر جہاں کردہ عدیم
جست چوں مظہر پے سالِ وصال ہاتفم گفتا ''چوقرآنِ عظیم''
۱۳۸۱ھ

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہرؔ دامت برکاتہ'

اے نوحِ سفینہء جاں مددے

اے خواجہء انس و جاں مددے اے مرشدِ حق نشاں مددے
اے عیسائے مردہ رواں مددے اے کوکب بخت جواں مددے
اے روئے تو لمعہء نورِ ازل اے وارثِ احمد خیر رسل ﷺ
اے قبلہء حاجت جملہ ملل اے کعبہء اہل جہاں مددے
اے معدنِ لطف و گنجِ سخا اے منبع فضل و جود و عطا
اے محسن اعظم، ظلِّ خدا مانند شہِ مرداںؓ مددے
شد دردِ دلم از حد افزوں گشتند طبیباں ہم محزون
اے کار بتو شد بستہ کنوں اے چارۂ درد نہاں مددے
پابست مرا زنجیر ہوا افتادہ شدم در مشکلہا
فریاد بتو اے خواجہء ما اے نوح سفینہء جاں مددے
تو مردِ مرادی قدرت را ہمراز درون فطرت را
چہ مشکل دست ہمّت را درسیل جفائے زماں مددے
مظہر کہ گدائے کوئے تو شد شیدائے جمالِ روئے تو شد
وارفتہ شیریں خوئے تو شد از بہر مشائخ تاں مددے

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

حبیبے پاک زادے رحمۃ اللہ علیہ

حبیبے رحمۃ اللہ علیہ پاک زادے ، خوش سوادے
زرویش باب ایماں راکشادے
دلاں رائے برد از جا چو گویم
زوصف خوبِ او ذکرے و یادے
خوشا جانے کہ طالب گشت او را
چہ خرم کاروانِ آں جوادے
چہ تلخی ہا چہ مردانہ کشیدند
خوشا مستانِ آں مرد مرادے
ہمانان یک جہاں کر دے منّور
بچوب خشک، گر فرمان دادے
مشام جاں معطّر کرد مظہؔر
زشہر پاکِ او، موجہء بادے

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

کس جُرم کی پاداش میں آزاد ہوئے ہیں

خوشا وقت تھے مُسرور تہہِ تیغِ ستم ہم
سر دے کے بھی جب تیرے لئے شاد ہوئے ہیں
کیوں آج ہوئی بار گراں تیری غلامی
کس جرم کی پاداش میں آزاد ہوئے ہیں

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت برکاتہٗ

اِک ہی نگاہ میں کیا سیراب تا ابد

شانِ کرم حضور رحمۃ اللہ علیہ کی کیا کیا بتایئے
جود و نوال آپ رحمۃ اللہ علیہ کا کیا کیا سنایئے
اِک ہی نگاہ میں کیا سیراب تا ابد
اس رُوح پر فتُوح کے قُربان جایئے

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد منصور احمد خالد رحمۃ اللہ علیہ

روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا

آنکھ میں ایسے بسا روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا
دل ہی گویا بن گیا روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا

بوٹا بوٹا ہے یہاں کا گوشہء امن و اماں
باغ جنت کی ہوا روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا

ذرّہ ذرّہ اس کا ہے نور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستنیر
ہے تجلّی گاہ کیا روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا

اس کے دم سے ہوگئی ہیں کھیتیاں دل کی ہری
ابر رحمت کی گھٹا روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا

قبلہ گاہ اولیاء ہے سر زمیں گجرات کی
مرکز اہل صفا روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا

جس نے دیکھا بن گیا تصویر عجز و احترام
یہ ادب گاہِ وفا روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا

اس کے صدقے کی خدا نے ہر دعا خالد قبول
مہبط فیض خدا روضہ حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ کا

Marfat.com

حضرت پروفیسر سیّد محمد منصور احمد خالد رحمۃ اللہ علیہ

اس حبیب رحمۃ اللہ علیہ ولی کا دروازہ

اس حبیب رحمۃ اللہ علیہ ولی کا دروازہ ہے مری زندگی کا دروازہ
مصطفائی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرم کا جلوہ ہے یہ خدا کے ولی کا دروازہ
ان کی نظروں سے دل کے آنگن میں کھل گیا روشنی کا دروازہ
دولتِ ذکر ہے عطا ان کی وہ خفی و جلی کا دروازہ
جو طلب سے سوا عطا کر دے ہے یہ ایسے سخی کا دروازہ
سب حقائق محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے وہ ہیں فیض نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دروازہ
اک بہشت بریں کا ٹکڑا ہے خالد ان کی گلی کا دروازہ

Marfat.com

حضرت پروفیسر سید محمد منصور احمد خالد رحمۃ اللہ علیہ

بطحا کے اجالوں کا فیضان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

محبوب دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احسان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
معیار طریقت کی پہچان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
دیکھیں جو نظر بھر کرُ یاد آئے خدا ہم کو
انسان ہیں اور کیسے انسان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
وہ پرتو کامل ہیں اُسوۂ نبوت کا
اخلاق میں ہیں گویا قرآن حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
ہر نقش قدم ان کا سرچشمہ ہدایت کا
ارشاد کی مسند کے شایان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
فی اللہ فنا ان کیٔ باللہ بقا ان کی
بے شک ہیں ولایت کے سلطان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
ہر نگہِ کرم ان کی گنجینہ معانی کا
فطرت کے خزانوں کا دیوان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
خود حضرت سرھندی رحمۃ اللہ علیہ تصدیق کریں جن کی
وہ غوث معظم رحمۃ اللہ علیہ کا ارمان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

چاروں ہی سلاسل نے یکساں انہیں چاہا ہے
ہیں ازلی سعادت کا عنوان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
گفتار بھی حق ان کی کردار بھی حق ان کا
مومن کی فراست کی برھان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ
خالد میں بتاؤں کیا اس سینہء صافی کا
بطحا کے اجالوں کا فیضان حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

ڈاکٹر احمد حسین قریشی قلعہ داری

شَیخ الزَّمَان‘

سُعِدْتُ بِصُحْبَةِ شَيْخِ الزَّمَانِ
وَكَانَ يُسَافِرُ تِلْكَ الْأَوَانِ
جَمِيْلًا كَانَ كَالْمَلَكِ الْكَرِيْمِ
عَظِيْمُ السِّرِّ، مِصْبَاحُ الْمَعَانِ
رَأَيْتُ الشَّيْخَ لَيْسَ لَهُ نَظِيْرٌ
اَمِيْرُ الْقَوْمِ، ذُوْ خَيْرِ الْبَيَانِ
حَبِيْبٌ عِنْدَ كُلِّ مَنْ رَآهُ
حَبِيْبُ اللّٰهِ، مَحْبُوْبُ الزَّمَانِ
اَدَامَ اللّٰهُ بَرَكَتَهُ دَوَامًا
بِحَقِّ نَبِيِّنَا اَعْلَى الْمَكَانِ
فَأَرْجُوْ مِنْكَ نَظْرًا يَا حَبِيْبِيْ
يُنَجِّيْنِي الَّذِي فِي الْاِمْتِحَانِ
مُطِيْعُكَ فَازَ فِي الدَّارَيْنِ فَوْزًا
وَمَنْ يَّعْصِيْكَ يُلْقَى فِي الْمِحَانِ
دُعَاءَ الْخَيْرِ يَرْجُوْ مِنْكَ اَحْمَدُ
وَيَرْجُوْ مِنْكَ رِضْوَانَ الْجِنَانِ

Marfat.com

منشی فیض احمد فیض جعفر کوٹی رحمۃ اللہ علیہ

جس دا رہبر تیرے جیہا اس نوں کد گمراہی

جس دا رہبر تیرے جیہا' اس نوں کد گمراہی
جس پر نظر کرم تیرے دی' اس پر فضل الٰہی

اس بندے نوں حشر دہاڑے خوف ہراس نہ کوئی
جس دی آپ حبیب اللہ دا دیوے آپ صفائی

جس بندے دا ساتھی بن گیا پاک حبیب خدا دا
اس دے نالوں دنیا اتے کس دے بھاگ زیادہ

جس دا ہادی تیرے جیہا' اسدے کرم سوالے
جس نے تیتھوں فیض اٹھایا جنت دے راہ ملّے

جنّت ملّیا جسدن دی میں' تیں سنگ پیت لگائی
قسم خدا دی ایہہ گل سچی اس وچ شک نہ کائی

اس دی پک نشانی ایہا عیب کراں تے روواں
داغ گناہ دا دل دے اتوں نیر ندی تھیں دھوواں

جے رب چاہے اوہ دن آوے جرم کراں نہ مولے
ایہہ گل کوئی مشکل ناہیں جے اوہ عرض قبولے

قسم خدا دی تیرے کولوں منگاں نہ اولیائی
نہ میں کشف کرامت منگاں نہ دل خواہش آئی

مینوں تیری اُلفت دا اک تاپ چڑھے مرجاواں
ورد حبیبا نام تیرے دا لے لے روز پکاواں

منکر اتے نکیر جو آون ویکھن حال آوارا
سن کے اسم حبیب اللہ دا کر دیسن چھٹکارا

قبر کشادہ ہووے میری بخشش ربّ تھیں پاواں
رل کے سنگ حبیب اپنے دے پھر جنّت نوں جاواں

Marfat.com

ملک فضل حسین قمر گجراتی رحمۃ اللہ علیہ

اے حبیبوں کے حبیب خوش ادا عالی مقام

اے فنائے بادۂ توحید ربّ العلمین اے گل گلزار رحمت، اے سراج السالکیں
اے حبیب اللہ، اے محبوب ختم المرسلین ﷺ اے چراغ خاندانِ نقشبندی فخرِ دیں

تیرے جلووں نے اندھیروں میں اُجالا کر دیا
ہر دل ناآشنا، وحدت شناسا کر دیا

اے کرم کی شاخ کے شاداب گُل عالی وقار اے کہ تیری دید سے ہے چشمِ بینا کو قرار
وقت کی تلوار سے ہر چند ہیں سب دل فگار تیرے اوصاف حمیدہ کا چمن دائم بہار

اے حبیبوں کے حبیب رحمۃ اللہ علیہ خوش ادا عالی مقام
تیرے ابرِ فیض کا مرہون ہے ہر خاص و عام

مقصدِ تخلیقِ ہستی کا ہے تو آئینہ دار تیرے ہر جلوے سے ہے تابانی حق آشکار
تیرے نظارے سے شرمندہ بہاروں کا نکھار تو سیادت اور سعادت کا گُلِ والا تبار

روکشِ صد ساغر جم تھا ترا جامِ خیال
تھا جہاں افروز تیرا نیرّ اوج کمال

تیرے ارشادات کا ہر لفظ تھا جانِ ثبات فلسفہ سارے جہاں کا اور تیری ایک بات
تیری باتوں سے ہوئی روشن مری تاریک رات تو نے جانِ ناتواں میں ڈال دی تابِ حیات

تیرے اِک اِک حرف میں خوشبو گُلِ عرفان کی
تیرا اِک اِک لفظ تھا جامِ سرور سرمدی

Marfat.com

تو ہمائے اوجِ فقر شاہ توکل رحمۃ اللہ علیہ شاہ تھا — نام تو نے خواجہ محبوب رحمۃ اللہ علیہ کا روشن کیا
تیرے دم سے نرخ اخلاص و وفا کا بڑھ گیا — یوسفِ بازارِ ہمت، خواجۂ مُشکل کشا

تو نے لاکھوں قلب ذکر حق سے روشن کر دیئے
ضرب ہُو سے کفر کے قلعوں میں روزن کر دیئے

نور کی مسجد میں وہ رؤیا میں آنا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا — اور مجھ ناچیز کو ڈھارس بندھانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا
حج بیت اللہ کا مژدہ سنانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا — میرے ناممکن کو پھر ممکن بنانا آپ رحمۃ اللہ علیہ کا

ہے دعا اس شب کو دیکھے تھے جو ہالے نور کے
ان سے میری قبر میں بھی ہوں اجالے نُور کے

السّلام اے کاملِ حسن و جمال بندگی — السّلام اے گلستانِ فقر کے سروِ سہی
السّلام اے روشنی دیدہ حضرت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — السّلام اے وارثِ آیات مخفی و جلی

آپ ہیں درگاہِ یزداں کی امانت کے امیں
آپ سے برکت کے طالب ہیں سمٰوات و زمیں

اے کہ تیرے در پہ ہر مایوس دل ہے شاد کام — تیری ذات پاک سے گجرات کا اونچا ہے نام
دیکھتا ہوں پھر گلستاں میں بہاروں کا قیام — مرحبا صد مرحبا! اے واجب صد احترام

اے سخی ابن سخی، اے صاحب فیض عمیم
تیرے روضے پر رہے رخشاں سدا انوار عظیم

Marfat.com

السّلام اے خواجہء ذی جاہ شہِ عالی مقام ثبت عالم کے جریدے پر ہوا تیرا دوام
آج تیرے آستانے پر ہوئے حاضر غلام اہل شہر و حاضرینِ عرس کا تجھ پر سلام

میں بھی آیا ہوں سلام شوق کے ہدیئے لئے
گر قبول افتدز ہے عزّو شرف میرے لئے

یوں ہو ہر طالب پہ کچھ لُطف عمیمانہ ترا یادگارِ دہر ہو جائے یہ میخانہ ترا
جوش پہ محفل رہے گردش میں پیمانہ ترا تا ابد سرشار ہو اپنا وبیگانہ ترا

نقش ہو پھر سے نگین دل پہ نقش نقشبند
تا سرور و لطف حاصل کر سکے ہر مستمند

پھر بجھا دل کی لگی ہاں پھر بجھا ہاں پھر بجھا اور ساز جانفزا سے جانفزا نغمہ سُنا
شاد کر دل کو عطائے قرب سے عزت بڑھا اوج پر آجائے تارا طالبوں کے بخت کا

آ خدارا ساقی توحید، آ، دل میں سما
جام وحدت سے قمر کی تشنگی دل بجھا

Marfat.com

نظام الدین مخمور توکلی رحمۃ اللہ علیہ

بیان تبرّکات شریف

حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ رحمۃ اللہ علیہ

تبرّکات اوہ چیزاں کہاون — جنہاں ڈِٹھیاں پیارے یاد آون
جنہاں دے سنگ پیارے انگ لاندے — اوہ سکّے تھُن وی جنّت نوں جاندے
جنہاں نوں ہتھ لگے یا پسینہ — رکھے محفوظ تابوت سکینہ
جہڑے کپڑے نوں لب دلبردی لگے — ہو جاوے اگ ٹھنڈی اوس اگے
جے مصروں سوہنیاں دا کُرتہ آوے — اکھاں تے رکھدیاں چانن لیاوے
تبرّک ای عصائے موسوی اے — جے پچھدا اے خدا وچ ہتھ دے کی اے
نہ ہر سوٹا عصائے موسوی اے — نہ ہر سوٹے وچ اوہ برکت دھری اے
عقیدت توں جے ہووے دل نہ عاری — انہاں وچ اج وی اوہو فیض جاری
انہاں یاداں چوں دل نوں نُور ملدا — محبّت نال دل دا پھول کھِل دا

Marfat.com

دستارِ مبارک

چٹی دستار سی تاج شہانہ — مبّرا داغ توں جانے زمانہ
سعادت ازل تے فضل خدائی — نہیں اج تک کسے انگل اٹھائی
جاں مستورات بیعت وچ لیاون — ایسے دستار دا پلو پھڑاون
جویں ارشاد ایہ فرما رہے نیں — اشارے نال ایہ سمجھا رہے نیں
رکھیں پرہیز ہر معیوب گلوں — کریں شرمندہ نہ محبوب ولوں

کلاہ مُبارک

کلاہ پاک تلّے دار پاندے — اتے پورا جھیا شملہ بناندے
کہو سب ماشاء اللہ چشم بددور — حبیب رحمۃ اللہ علیہ پاک سَن نورٌ علیٰ نور

دوپٹہ مبارک

اہدے اوپر دوپٹہ لازمی سی — کہ غیراں نوں نہ تکدے سَن کدی وی
پناہ دیندا دوپٹہ فتنیاں توں — بچاندا اے گناہاں کتنیاں توں

قمیص مبارک

قمیصاں آپ سَن کف دار پاندے — نہ میں ڈِٹھے کدی کُرتہ ہنڈاندے
رہن باہواں دے کُھلّے بٹن اکثر — وضو کارن تیاری وچ نے جیونکر

Marfat.com

صدری مبارک

اُتے صدری مبارک پاوندے سَن ۔۔۔ ہناں صدری نہ کدھرے جاوندے سَن
خزانے تھیں بھری ہر جیب اِسدی ۔۔۔ ہراک سائل دا بھردی جھول دسدی
مُبارک ہتھ جدوں وچ جیب پایا ۔۔۔ خدا دے فضل تھیں بھریا ای آیا
سخاوت اس طرح دی کیتی اکثر ۔۔۔ سوالی دے سوالوں وی فزوں تر

تہبند مبارک

بنھن تہبند مگر اسکول ٹائم ۔۔۔ پہن سلوار جاندے ساہن دائم
تے اوہ سلوار گھر آکے اتارن ۔۔۔ تے باقی وقت تہبند وچ گزارن

گرم ٹوپی مُبارک

تے ٹوپی گرم پہنن رت سیالے ۔۔۔ اُتے مفلر لپیٹن اس دوالے

کوٹ مبارک

فراخی کوٹ سی خواجہ نوں بھاندا ۔۔۔ ایہو سوہنا جو سوہنیاں نوں سہاندا

Marfat.com

جائے نمازِ مبارک

منایا ربّ ایسے تے کھلو کے　　قیام اندر رکوع، سجدے چ رو کے
ایسے وچ جذب نے اشکاں دے گوہر　　خدا اگے جھکایا ایس تے سر
ہجر دی تپش دی اس نے ہنڈائی　　بہارِ وصل دی ایسے تے پائی
اہدے تے رونقاں محفل سجایاں　　اہدے تے خلوتاں وچ رنگ آیاں
نہ ہووے شان کیوں اسدا سوایا　　جبین پاک نوں جس تے نوایا
ایسے تے بیٹھ کے حضرت پناہی　　بنائے سنگ سب عشقے دے راہی
حقیقت وچ ایہ مسند بادشاہی　　تے ساڈے وعدیاں اُتے گواہی

سویٹر مُبارک

سیالے وچ سویٹر گرم پاون　　تے سینہ پاک سردی توں بچاون

تولیا مبارک

ایہ خدمت گار سوہنا تولیا اے　　جو چہرے پاک تے پھردا رہیا اے
ہے کیڈا قرب نالے شان پایا　　حضوری وچ وضو دے وقت آیا
رہیا چُمدا جبین پاک ہر دم　　تے سکر و صحو دے وقتاں دا محرم

Marfat.com

رومال مُبارک

انجے ہر وقت رہندا پیش رومال　　وفا والا تے خدمت گار ہر حال

پاپوش مُبارک

میرے خواجہ دے پُر برکات پاپوش　　حفاظت وچ ہمہ ہوش و ہمہ گوش
میرے ایہ تاج سر دے ایس گلّے　　کہ ایہ خواجہ دے قدماں نال چلّے
میں بھجیا دوڑیا سب زور لا کے　　تے آخر تھک گیا خفت اٹھا کے
میرے چمڑے دا ہوندا کاش جوڑا　　ہوندا مقبول ایہ قدماں دا گھوڑا
جتھے جاندے مینوں لے نال جاندے　　تے میرے بخت وی ستے جگاندے
میں سمجھاں اج وی قسمت اے یاور　　میرے سَر دا بنن ایہ تاج جے کر

آخری گزارش

سی تاجِ فقر جو رَب نے پوایا　　لباس مولویت وِچ لکایا
بظاہر نظر آون مولوی نیں　　بباطن خاص اللہ دے ولی نیں
تے جس نوں ہوکے نیڑے بھید لبّھا　　قدم بوسی دا اس نے عہد بدّھا

Marfat.com

متن منظومۂ وسیلۂ نجات

نتیجۂ فکر:

حضرت میر سیّد یوسف علی شاہ

نقشبندی مجدّدی توکلّی دھلوی ثم انبالوی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رحم کر ہم پر خُدا ذاتِ خُدا کے واسطے
شافعِ اُمّت مُحمدؐ مُصطفٰے ﷺ کے واسطے

بہرِ بُوبکرؓ و عُمرؓ، عثمانؓ، علیؓ، اصحابِؓ کُل
اہلِ بَیت، حسنینؓ حضرت مُصطفٰے ﷺ کے واسطے

نفسِ امّارہ کے پھندے سے بچا پروردگار
حضرتِ صدّیقِ اکبرؓ بُوالوفا کے واسطے

Marfat.com

اُلفتِ حق حبِّ احمد ﷺ میں رہوں ثابت قدم
حضرتِ سلمانؓ فارس باخُدا کے واسطے

مجھ کو مکروہاتِ دُنیاوی سے تو محفوظ رکھ
حضرتِ قاسمؓ سراج الاولیاء کے واسطے

تشنہ لب ہُوں جامِ وحدت سے مجھے سیراب کر
جعفرِ صادقؓ اِمام الاتقیاء کے واسطے

کر فنا فِی اللہ مجھ کو بہرِ حضرت بایزیدؒ
اُس ولیِّ طالبِ ذاتِ خُدا کے واسطے

روز و شب ہو یاد تیری اَے کریم کارساز
بُوالحسن خرقانیِؒ بدرُ الدُّجیٰ کے واسطے

مجھ غریبِ خستہ دِل کی دستگیری ہو ضرور
قاسمِ گرگانیِؒ نُورُالھُدیٰ کے واسطے

ہمّتِ عالی عطا فرما مُجھے یا ذُوالجلال

Marfat.com

بُو علیؒ صاحبِ دل پارسا کے واسطے
کر زلیخا کی طرح سر مستِ جامِ بیخودی
خواجہ یُوسفؒ ہادیِ شمسُ الضُّحٰے کے واسطے
پردۂ چشمِ بصیرت کھول دے ربِّ کریم
عبدِ خالق غجدوانیؒ مقتدا کے واسطے
سختیٔ سکرات کو آسان کرنا اَے رحیم
اُس مُحمّد عارفؒ صاحب ضیاء کے واسطے
گور میری نُور سے بھرنا خُدائے ذُوالکرم
حضرتِ محمُودِ انجیرؒ اَولیاء کے واسطے
کیا عجب گر پُرسشِ مُنکر نکیر آسان ہو
بُو علیؒ رامَیتَنِیؒ بُو العُلٰے کے واسطے
مومنوں میں حشر ہو میرا جنابِ کِبریا
بابا سمّاسی محمدؒ خوش ادا کے واسطے

Marfat.com

آفتابِ حشر میں مُجھ پہ ہو سایہ عرش کا
حضرتِ میرِ کلالؒ اَولیاء کے واسطے

نامۂ اعمال مجھ کو ہاتھ سیدھے میں مِلے
شہ بھاؤ الدّینؒ تاج الاولیاء کے واسطے

پلّۂ نیکی ہو سِنگیں عدل کے مِیزان میں
شہ علاؤالدینؒ شمسُ الاولیاء کے واسطے

عیب پوشی حشر میں کرنا مِری ستّار تو
خواجۂ یعقُوب چرخیؒ با وفا کے واسطے

برق کی مانِند طے ہو جائے راہِ پُل صراط
شہ عبیداللہؒ احرار اَولیاء کے واسطے

جامِ کوثر دے پلا دستِ محمد ﷺ سے مجھے
اُس محمد زاہدؒ صاحب رضا کے واسطے

اور ہُوں فردوس میں ہمسایہ حضرت نبی ﷺ

Marfat.com

خواجہ درویشِ محمد پُرضیاء کے واسطے
ہووے اہلُ اللہ میں یا رب وہاں میرا شمار
خواجہ اُمکنگیؒ ولی صاحب شفاء کے واسطے
بعد اس کے ہو وہاں دیدارِ ربّ مجھ کو نصیب
باقیِ باللہؒ، مقبول الدُعاء کے واسطے
آتشِ دوزخ کا ہو مجھ کو نہ کچھ خوف و خطر
شہ مُجدّد الفِ ثانیؒ ذُوالعطاء کے واسطے
دین و دنیا میں مجھے خوش حال رکھنا اے خدا
حضرتِ معصومؒ مرشد رھنما کے واسطے
کر زباں کو سیف میرے قلب کو پرنوُر کر
خواجہ سیف الدینؒ تاج الا تقیاء کے واسطے
نورِ دل سے ہو بدن روشن مِرا فانُوس وار
شہ محمد مُحسِنؒ نُورُالھدٰی کے واسطے

Marfat.com

نورِ عرفاں سے مِرا دِل کر منوّر اَے خدا
حضرتِ نورِ محمدؒ اَولیاء کے واسطے

اتّباعِ شرع میں ثابت قدم رکھنا مجھے
خواجہ عابد نقشبندیؒ پارسا کے واسطے

جو مِری اَولاد ہو سب ہو تقیّ و پارسا
میرزائے جانِ جاناںؒ پیشوا کے واسطے

بابِ رحمت کھول دے مجھ پر خداوندِ غفور
شہ غلام با علیؒ صاحب ھُدا کے واسطے

ذِکرِ حق ہو روز و شب مُونس مِرا اَے ذُوالمِنَن
بُو سعیدِ اولیاء نجم الھُدیٰ کے واسطے

جُز خیالِ نورِ حق کچھ دل میں گنجائش نہ ہو
شاہِ مولانا شریفؒ الاولیاء کے واسطے

حافظ حاجی محمد شاہ محمودؒ اللّقب

Marfat.com

آرزو بَر لا میری اس پارسا کے واسطے
شاہِ قادر بخشؒ خواجۂ خواجگاں، حق کے شہید

بخش دے مجھ کو خدا اس مُقتدا کے واسطے
تیرے در پر آ پڑا ہوں اپنا کر لے اَب مجھے

شہ توکّل شاہؒ، پیرِ رہنُما کے واسطے
دو جہاں کی کل مرادیں میری بَر لا یا خدا

خواجۂ محبوبِ عالمؒ پیشوا کے واسطے
دین و دنیا کی ہوں مجھ پر نعمتیں ساری تمام

شَہ حبیبُ اللّٰہ، مردِ باخدا کے واسطے
یاالٰہی کر شریک زمرۂ لایحزنون

سیّدِ مظہر، کبیر الاولیاء کے واسطے
آفتاب مظہری ہو تا قیامت اوج پر

سیّد توقیر احمد، با وفا کے واسطے

Marfat.com

جـــــدول وفیـــــات

مشائخ نقشبندیہ مجدّدیہ توکّلیہ محبوبیہ حبیبیہ رحمۃاللہ علیہم

نمبر شمار	اسمائے مشائخ گرامی	تاریخ وفات	مدفن
۱	حضرت سیّدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۱۲ ربیع الاول ۱۱ ھ ۸ جون ۶۳۲ء بروز سوموار	مدینہ منورہ
۲	حضرت سیّدنا ابوبکر صدیقؓ	۲۲ جمادی الثانی ۱۳ھ ۲۲ اگست ۶۳۴ء	مدینہ منورہ
۳	حضرت سیّدنا سلمان فارسیؓ	۱۰ رجب ۳۳ھ ۴ فروری ۶۵۴ء	شہر مدائن (عراق)
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابی بکرؓ	۲۴ جمادی الاوّل ۱۰۶ھ ۱۷ اکتوبر ۷۲۴ء	موضع قدید درمیان مدینہ منورہ و مکہ مکرمہ
۵	حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ رجب ۱۴۸ھ ۶ ستمبر ۷۶۵ء	مدینہ منورہ
۶	حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ	۱۵ شعبان ۲۶۱ھ ۲۶ مئی ۸۷۴ء	شہر بسطام صوبہ خراسان (ایران)
۷	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ محرم ۴۲۵ھ ۵ دسمبر ۱۰۳۳ء	خرقان نزد بسطام (ایران)
۸	حضرت خواجہ ابوالقاسم گورگانی رحمۃ اللہ علیہ کرگانی (عبداللہ بن علی طوسی)	۲۳ صفر ۴۵۰ھ/۴۶۹ھ ۲۲ اپریل ۱۰۵۸ء	کرگان نزد طوس (مشهد) ایران

Marfat.com

۹	حضرت خواجہ بوعلی فارمدی رحمۃ اللہ علیہ	۴ ربیع الاول ۴۷۷ھ ۱۱ جولائی ۱۰۸۴ء	طوس/مشہد (ایران)
۱۰	حضرت خواجہ یوسف ھمدانی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ رجب ۵۳۵ھ ۹ مارچ ۱۱۴۱ء	ھرات/مرو (افغانستان)
۱۱	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی رحمۃ اللہ علیہ	۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ ۱۸ اگست ۱۱۷۹ء	غجدوان نزد بخارا (ازبکستان)
۱۲	حضرت خواجہ عارف ریوگری رحمۃ اللہ علیہ	یکم شوال ۶۱۶ھ ۱۰ دسمبر ۱۲۱۹ء	ریوگر نزد بخارا (ازبکستان)
۱۳	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی رحمۃ اللہ علیہ	۱۷ ربیع الاول ۷۱۷ھ ۳۰ مئی ۱۳۱۷ء	انجیر فغنہ نزد بخارا (ازبکستان)
۱۴	حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ	۲۸ ذیعقدہ ۷۲۱ھ ۱۹ دسمبر ۱۳۲۱ء	بخارا (ازبکستان)
۱۵	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ جمادی الثانی ۷۵۵ھ ۳ جولائی ۱۳۵۴ء	سماس نزد بخارا (ازبکستان)
۱۶	حضرت سیّد محمد امیر کلال	۸ جمادی الاول ۷۷۴ھ ۵ دسمبر ۱۳۷۲ء	سوخاریہ/سماریہ نزد بخارا (ازبکستان)
۱۷	حضرت خواجہ سیّد محمد بہاؤالدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ	۳ ربیع الاول ۷۹۱ھ ۲ مارچ ۱۳۸۹ء	بخارا (ازبکستان)
۱۸	حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ	۲۰ رجب ۸۰۲ھ ۳ فروری ۱۴۰۱ء	بخارا (ازبکستان)

Marfat.com

۱۹	حضرت خواجہ محمد یعقوب چرخی رحمۃ اللہ علیہ	۵ صفر ۸۵۱ھ ۲۳ اپریل ۱۴۴۷ء	قصبہ ھَلِفتو ضلع حصار ماوراء النہر
۲۰	حضرت خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ	۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ ۲۰ فروری ۱۴۹۰ء	سمرقند
۲۱	حضرت خواجہ محمد زاہد رحمۃ اللہ علیہ	یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ ۳ نومبر ۱۵۲۹ء	وخش ضلع بلخ اقلیم ختلان
۲۲	حضرت خواجہ درویش محمد رحمۃ اللہ علیہ	۱۹ محرم ۹۷۰ھ ۱۸ ستمبر ۱۵۶۲ء	موضع استقرار ضلع سبز نزد بخارا (ازبکستان)
۲۳	حضرت خواجہ محمد امکنگی	۲۲ شعبان ۱۰۰۸ھ ۹ مارچ ۱۶۰۰ء	امکنگ نزد بخارا (ازبکستان)
۲۴	حضرت خواجہ محمد باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ	۲۵ جمادی الثانی ۱۰۱۲ھ یکم دسمبر ۱۶۰۳ء	دہلی
۲۵	حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی، شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ	۲۹ صفر ۱۰۳۴ھ ۱۰ دسمبر ۱۶۲۴ء	سرہند شریف
۲۶	حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ	۹ ربیع الاول ۱۰۷۹ھ ۱۷ اگست ۱۶۶۸ء	سرہند شریف
۲۷	حضرت خواجہ سیف الدین رحمۃ اللہ علیہ	۲۶ جمادی الاوّل ۱۰۹۶ھ ۱۳۱ اپریل ۱۶۸۵ء	سرہند شریف
۲۸	حضرت خواجہ حافظ محمد محسن رحمۃ اللہ علیہ	۱۱۴۷ھ ۱۷۳۴ء	دہلی
۲۹	حضرت سیّد نور محمد بدایونی رحمۃ اللہ علیہ	۱۱ ذیقعدہ ۱۱۳۵ھ ۱۴ اگست ۱۷۲۳ء	دہلی

Marfat.com

۳۰	حضرت خواجہ محمد عابد سنامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	۱۸ رمضان ۱۱۶۰ھ ۲۴ ستمبر ۱۷۴۷ء	دہلی
۳۱	حضرت مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ	۱۰ محرم ۱۱۹۵ھ ۷ جنوری ۱۷۸۱ء	دہلی
۳۲	حضرت شاہ غلام علی مجددی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲ صفر ۱۲۴۰ھ ۱۷ اکتوبر ۱۸۲۴ء	دہلی
۳۳	حضرت خواجہ ابو سعید مجددی رحمۃ اللہ علیہ	یکم شوال ۱۲۵۰ھ ۳۱ جنوری ۱۸۳۵ء	دہلی
۳۴	حضرت مولانا محمد شریف قندھاری رحمۃ اللہ علیہ	۱۲۶۱ھ ۱۸۴۵ء	سرہند شریف
۳۵	حضرت حاجی سید محمد محمود شاہ جالندھری رحمۃ اللہ علیہ	۸ ربیع الاوّل ۱۳۰۶ھ ۱۲ نومبر ۱۸۸۸	شہر جالندھر
۳۶	حضرت خواجہ قادر بخش رحمۃ اللہ علیہ	۸ ذوالحجہ ۱۲۷۳ھ ۳۰ جولائی ۱۸۵۷ء	موضع جہانخیلاں ضلع ہوشیار پور
۳۷	حضرت خواجہ سید محمد توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ	۴ ربیع الاول ۱۳۱۵ھ ۴ اگست ۱۸۹۷ء	شہر انبالہ شریف
۳۸	حضرت خواجہ ابوالہاشم محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	۲۲ رمضان ۱۳۳۵ھ ۱۳ جولائی ۱۹۱۷ء	سیدا شریف تحصیل پھالیہ ضلع منڈی بہاؤالدین
۳۹	حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۱ھ ۵ اکتوبر ۱۹۶۱ء	نیو مسلم آباد گجرات شہر (پاکستان)

Marfat.com

۴۰	حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	۲۷ ذیقعدۃ ۱۴۳۰ 16 نومبر 2009 (بروز پیر)	سندر شریف ملتان روڈ لاہور۔
۴۱	حضرت سیّد محمد توقیر احمد اظہر نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ	۱۴ جمادی الثانی ۱۴۲۸ 28 جون 2007 (بروز جمعرات)	سندر شریف ملتان روڈ لاہور۔

Marfat.com

Marfat.com

(i) صاحبزادہ حضرت مولانا سید محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ
(پہلے سجادہ نشین آستانہ عالیہ حبیبیہ: م۔۱۹۸۲ء)

Marfat.com

(ii) حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

(iii) صاحبزادہ حضرت سیّد محمد توقیر احمد اظہر رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

آستانہ عالیہ حبیبیہ کا مین گیٹ (iv)

Marfat.com

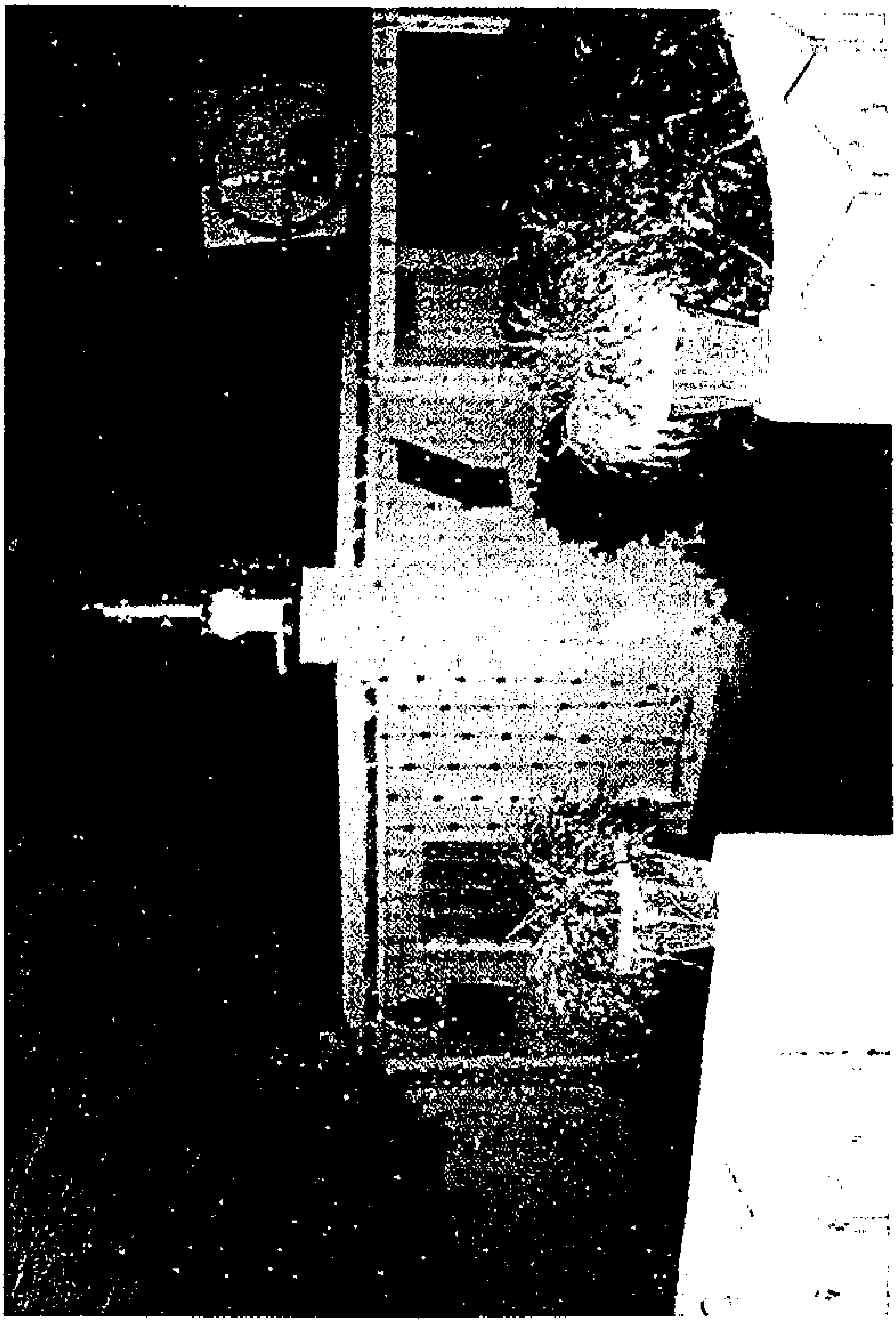

(۷) روضہ شریف حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

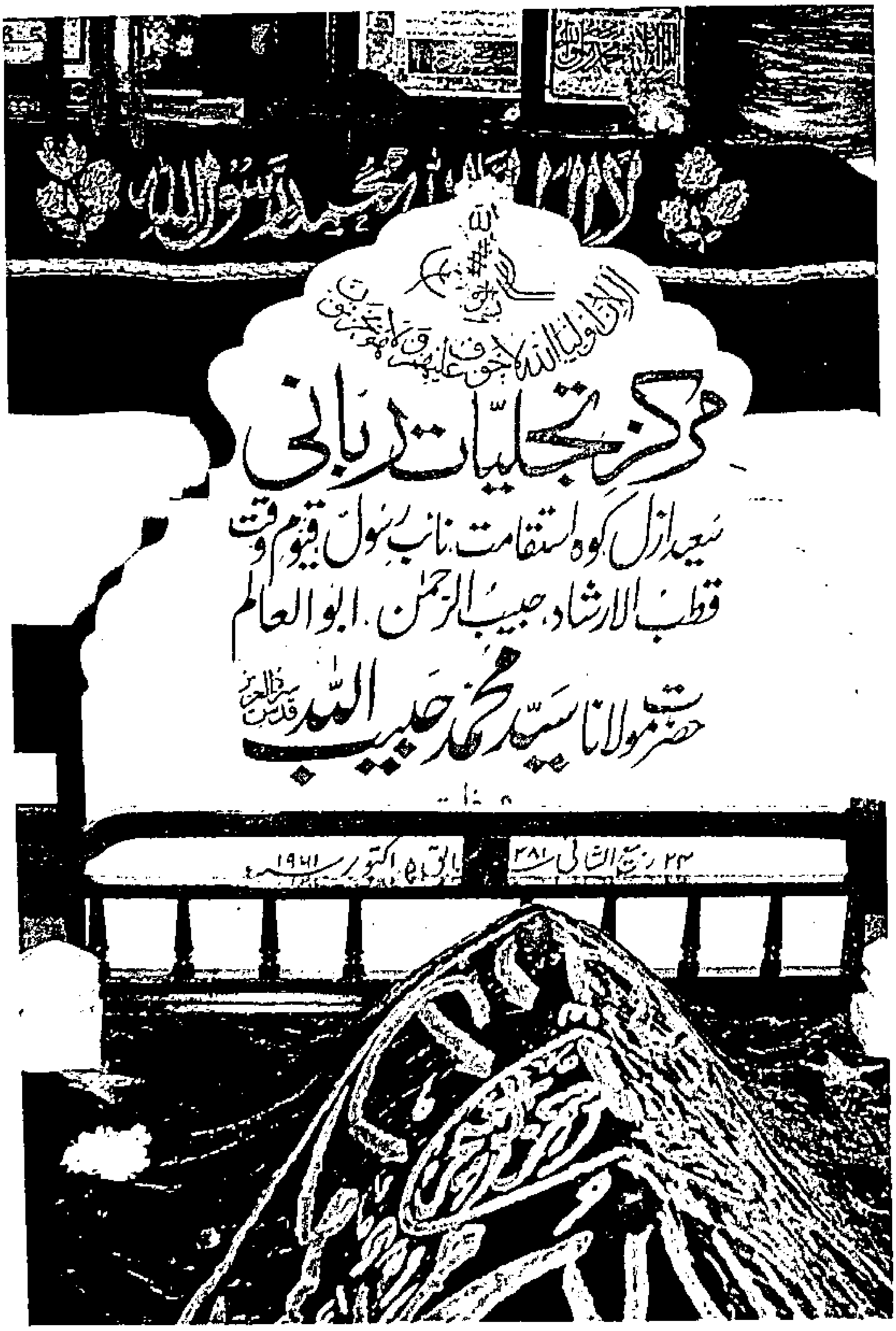

(vi) مرقد شریف حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

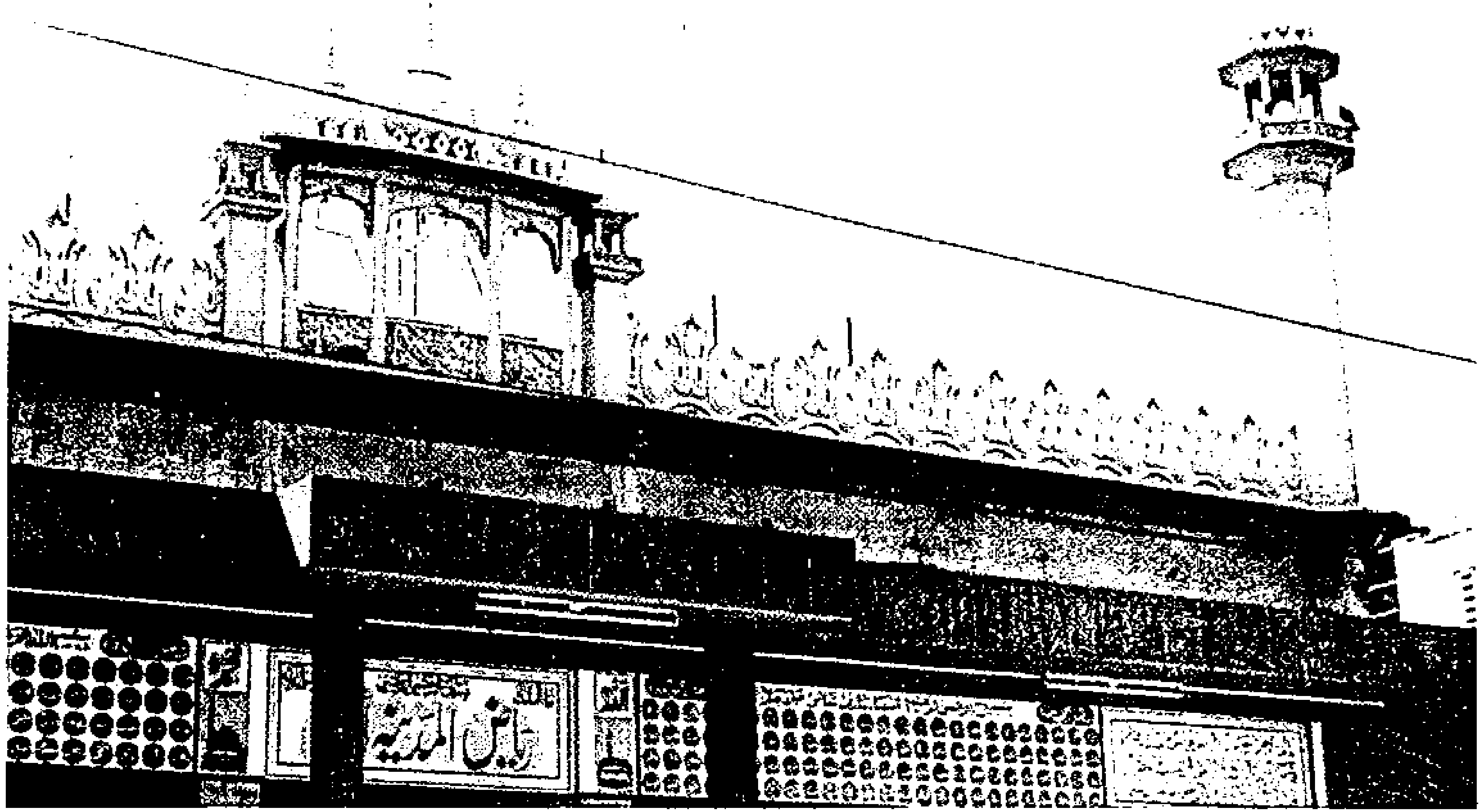

(vii) جامع مسجد حضرت قطب الارشاد رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

مہراب مسجد ریاض المدینہ اکبر

Marfat.com

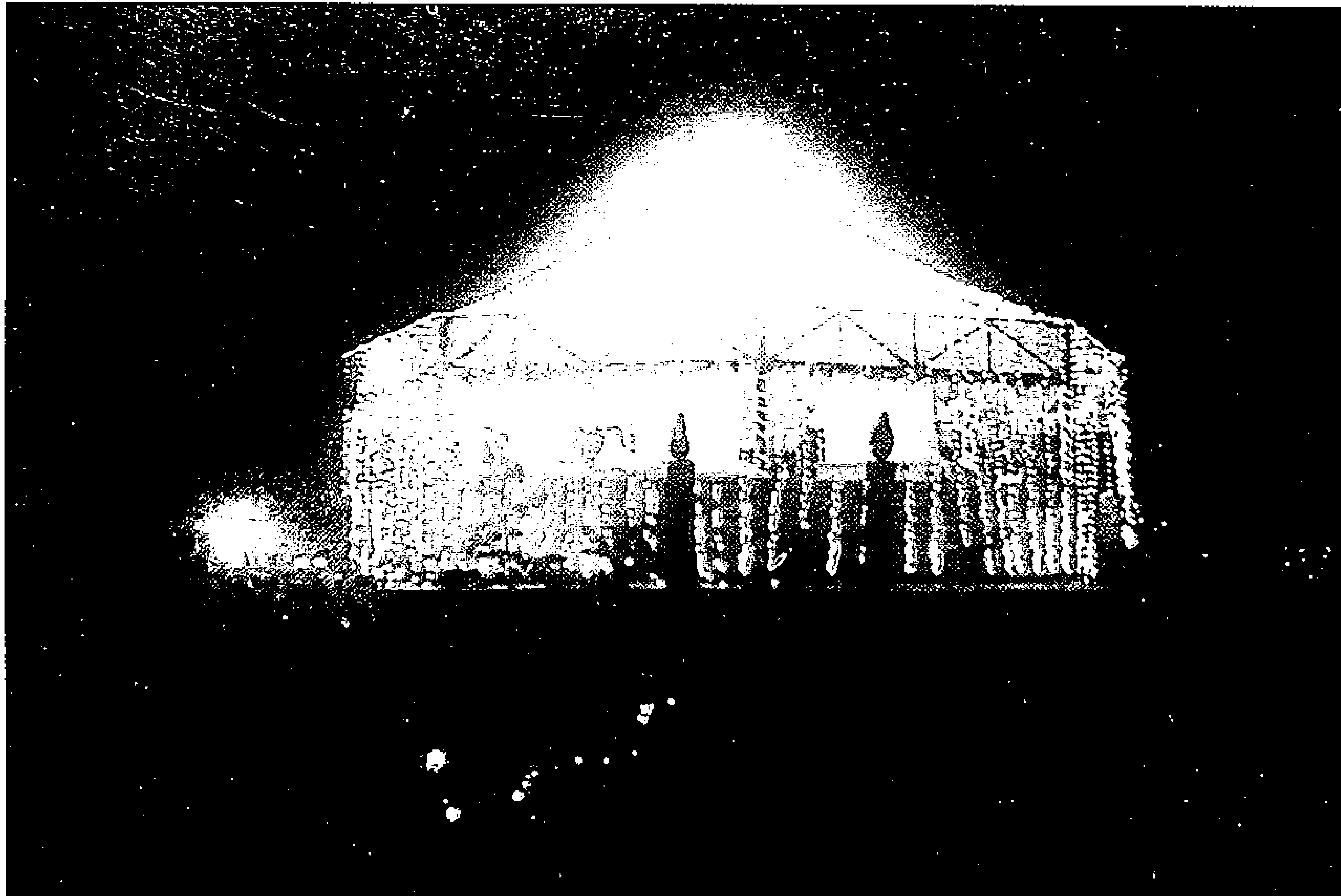

روضہء مبارک آپ جی حضور رحمۃ اللہ علیہ، خالہ جی حضور رحمۃ اللہ علیہا، بھائی جان حضور رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

جناب ڈاکٹر سید محمود الحسن نقشبندی دامت برکاتہم وزیر اعلیٰ پنجاب جناب شہباز شریف سے گولڈ میڈل لیتے ہوئے۔

Marfat.com

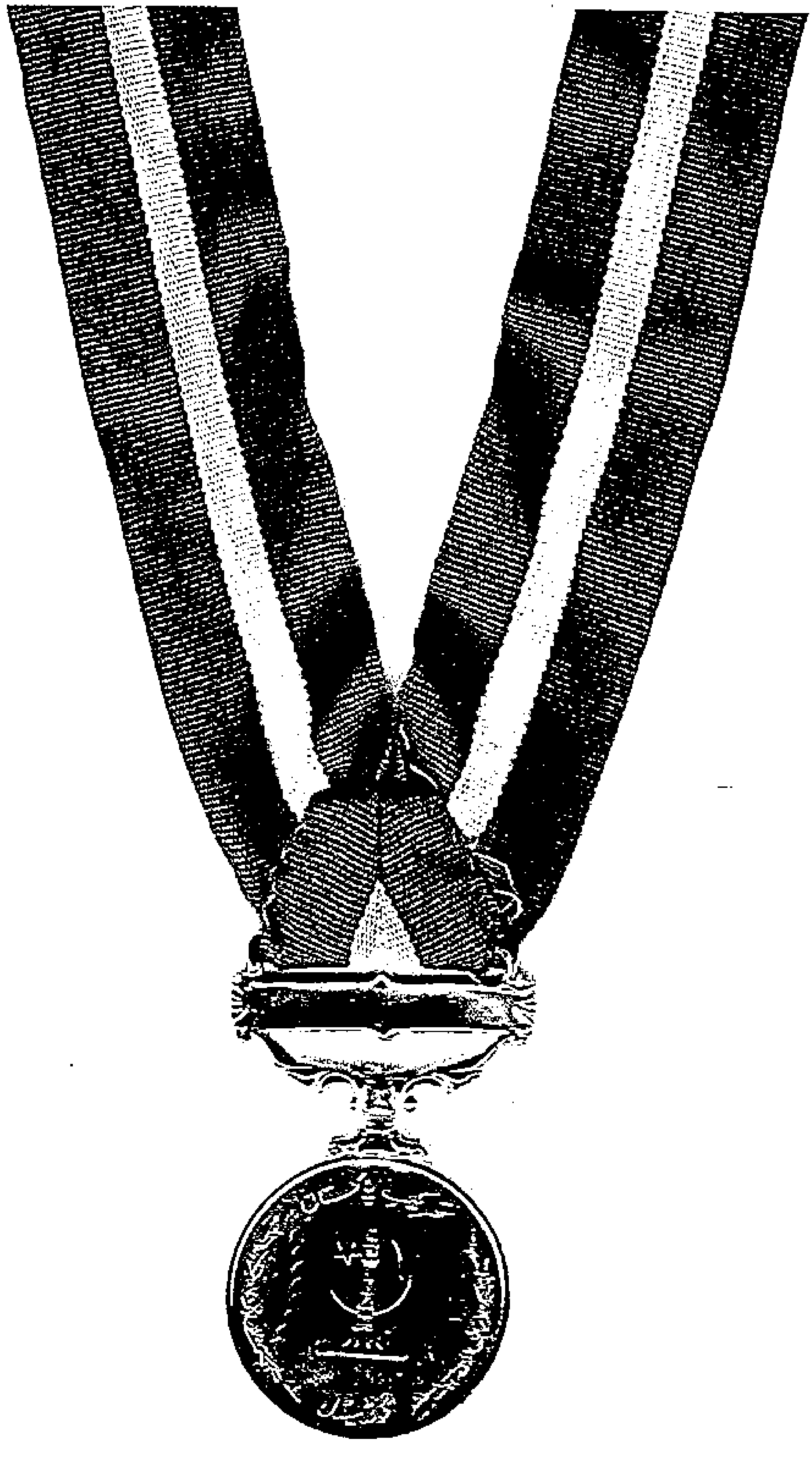

گولڈ میڈل تحریک پاکستان

Marfat.com

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝

تحریک پاکستان گولڈ میڈل

تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ کی جانب سے تحریکِ حصول پاکستان میں نمایاں خدمات کے اعتراف کے طور پر

جناب سید محمد حبیب اللہ نقشبندی کو

تحریک پاکستان گولڈ میڈل کا نذرانہ تشکر پیش کیا گیا ہے

آپ نے مسلمانانِ برصغیر کے نصب العین کے حصول یعنی قیام پاکستان کے لیے جو کار ہائے نمایاں سرانجام دیے ہیں انہیں ہمیشہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

یہ سند قوم کی جانب سے ان خدمات اور قربانیوں کا اعتراف ہے جو آپ نے حصول پاکستان کے لیے پیش کیں۔

نمبر ________

تاریخ ________

فاروق [illegible]
تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ

جمشید احمد ترین
تحریک پاکستان ورکرز ٹرسٹ

9201215-17 فیکس 9203502

سرٹیفکیٹ تحریکِ پاکستان گولڈ میڈل

Marfat.com

ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)، لاہور کا تعارف

ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)، لاہور (پاکستان) ایک اعلیٰ معیار کا حامل علمی، ادبی، تحقیقی اور تربیتی ادارہ ہے جو خالصتاً جہالت کے خاتمہ، صحیح علوم تک رسائی، علم وادب کے فروغ اور تحقیق وتنقید کے اعلیٰ وارفع معیارات کے حصول کے لئے خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ اس ٹرسٹ کی بنیاد عالم ربانی عارف حقانی حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی مجددی دامت برکاتہ' ریٹائرڈ چیئرمین شعبہ عربی زبان وادب، پنجاب یونیورسٹی، لاہور نے ۲۰۰۳ء میں رکھی تھی۔

ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) کا بنیادی ڈھانچہ کئی ذیلی شعبہ جات پر مشتمل ہے جیسے شعبہ فروغ علم وادب، شعبہ مدرسہ جات ومساجد، دارالعلوم، شعبہ تحقیق وتنقید (دارالتحقیق)، شعبہ کتب خانہ (لائبریری)، شعبہ خانقاہ ولنگر خانہ، شعبہ اعلیٰ وجدید علوم (ہائیر اینڈ ایڈوانسڈ سٹڈیز)، شعبہ نظری وعملی تصوف، شعبہ دینیات اور ٹرسٹ ہسپتال وغیرہ۔

حضرت پروفیسر صاحب مذکور نے اپنا ذاتی مکان ستر (۷۰) لاکھ روپے میں فروخت کر دیا اور اس رقم سے ملتان روڈ سندر راڈہ سے سندر رائیونڈ روڈ پر ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر سولہ (۱۶) کنال زمین خرید کر ٹرسٹ کو عطیہ کر دی ہے۔ اس جگہ آستانہ عالیہ نقشبندیہ تو کلیہ کے ساتھ ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ) لاہور کا مرکزی دفتر اور اس کے ذیلی شعبہ جات کی عمارات زیر تعمیر ہیں اور شعبہ تحقیق وتبلیغ کا کام شروع ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب یونیورسٹی ایمپلائز ہاؤسنگ سوسائٹی ٹاؤن ون میں موجود اپنا اور اپنے بیٹے سیّد محمد توقیر احمد اظہر رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ایک کنال کے دو پلاٹوں کو بھی ٹرسٹ کو ہبہ کر دیا ہے۔

حضرت پروفیسر سیّد محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی مجددی دامت برکاتہ' نے اپنی ذاتی لائبریری جو مختلف موضوعات پر کم وبیش ۱۵ ہزار نہایت نادر کتب، مخطوطات، مقالات اور جرائد پر مشتمل ہے، اور اپنی تمام جائیداد ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)، لاہور کے نام وقف کر دی ہے۔ ٹرسٹ کی حکومت سے باقاعدہ رجسٹریشن کے بعد عملی طور پر اس کے انتظام وانصرام کی تمام تر ذمہ داری سات (۷) بنیادی اراکین (ٹرسٹیز) پر مشتمل بورڈ کے پاس ہے۔ یہ بورڈ چیئرمین صاحب کی زیر سرپرستی اپنے فرائض انجام دے رہا ہے۔ ذکری فاؤنڈیشن ٹرسٹ (رجسٹرڈ)، لاہور کے نام وقف شدہ جائیداد اور مخیّر حضرات کے تعاون سے حاصل شدہ آمدنی کو تبلیغ

Marfat.com

طریقت، تعلیم دین اسلام اور اشاعت کتب سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ تو کلیہ محبوبیہ حبیبیہ مظہریہ کے لئے استعمال کیا جارہا ہے۔

Marfat.com

ہماری بعض مطبوعات (مطبوع اور زیر طبع)

(1) میرے حضور رحمۃ اللہ علیہ : مجموعہ مقالات مشتمل بر حالات سراپا کرامات قطب الارشاد حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ م ۱۹۶۱ء، تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(2) سعید ازل قطب الارشاد حضرت مولانا سیّد محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ ---احوال و معارف: تصنیف: فاروق طریقت حضرت مولانا سیّد محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ، تقدیم و تحقیق و حواشی، حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(3) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجددی توکلی (۱۸۵۰ـ۱۹۱۷) احوال و آثار: تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(4) حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی مجددی توکلی (۱۸۵۰ـ۱۹۱۷) کا سفر بغداد (۱۸۹۹ءـ۱۹۰۳ء): تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(5) رسالہ نوادر آثار (دو مکتوب ایک فتویٰ): تصنیف: حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ تحقیق: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(6) چوب کلیم۔ مجددی سلوک کی ایک نئی تحقیق: تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(7) تسہیل کتاب خیر الخیر: تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(8) تسہیل کتاب ذکر کثیر: تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(9) مفصل وسیلۂ نجات: تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(10) مختصر وسیلۂ نجات: تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

Marfat.com

(11) علوم العربیہ:الصرف و النحو و اللغۃ : تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(12) موجز تاریخ القسم العربی جامعہ پنجاب، لاہور: تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ

(13) تسہیل رسالہ حیوٰۃ الروح/ملفوظات شریفہ حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(14) مقامات مظہری (فارسی):تصنیف حضرت شاہ غلام علی دہلوی

(15) جواہر علویہ (فارسی):تصنیف حضرت شاہ رؤف احمد رأفت

(16) درالمعارف (اردو ترجمہ):تصنیف حضرت شاہ رؤف احمد رأفت

(17) تحقیقی مقالات حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی مجددی دامت برکاتہ'

(18) رسالہ العروۃ لاھل الخلوۃ و الجلوہ (فارسی):تصنیف حضرت علاء الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ

(19) حضرت قائداعظم کا خوش عقیدت گھرانہ اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ: تصنیف ڈاکٹر غلام علی چودھری مرحوم

(20) حضرت قطب الارشاد مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کا تحریک پاکستان میں کردار—— مجیٹھا میں: تصنیف ڈاکٹر چودھری غلام علی مرحوم

(21) ہمارے عقائد:تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ'

(22) ہمارے مشائخ:تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ'

(23) بشریٰ زجاجہ:تصنیف نظام الدین توکلی رحمۃ اللہ علیہ

(24) فاروق طریقت حضرت مولانا سید محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت برکاتہ'

Marfat.com

(25) منزل تجھے ملے تو منزل نہ کر قبول: تصنیف: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(26) ایک علمی مکتوب بنام مولانا محمد صادق قصوری: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(27) علامہ اقبال۔اک صوفی (پنجابی): تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(28) مناقب شریف (منظوم) قطب الارشاد قیوم زماں حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی ۱۹۶۱ء: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(29) آخری وعظ شریف: تصنیف پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(30) کتاب خیر الخیر: تصنیف حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ شرح حواشی و تقدیم: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(31) خلاصہ کتاب خیر الخیر سوالاً جواباً: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(32) رسالہ ایضاح الطریقۃ: تصنیف حضرت شاہ غلام علی دہلوی۔ اردو ترجمہ و حواشی و تقدیم حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(33) لغۃ القرآن العربیۃ۔ قواعدہ الموجز: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(34) عین الاحسان فی ترجمہ و تفسیر القرآن: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(35) رسالہ حیٰوۃ الروح: تصنیف حضرت مولانا صوفی محمد صادق الاسلام نقشبندی شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ

(36) حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند رحمۃ اللہ علیہ پر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے اثرات تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(37) ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ پر مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی تنقید: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت بر کاتہ'

(38) الکرسی: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

Marfat.com

(39) تصوف کی نادر کتاب ذکر خیر کا ایک تجزیاتی مطالعہ: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(40) رسالہ وحدت الوجود و وحدت الشهود: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(41) کمالات توکلی رحمۃ اللہ علیہ: حضرت مولانا سید اکرام حسین توکلی رحمۃ اللہ علیہ

(42) شاہین شہہ لولاک: تصنیف وترتیب محمد عرفان الحق

(43) رسالہ تنویر الابصار لمن اراد ان یتمسّك بجنود الابرار: تصنیف حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ۔ تخریج وتشریح: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(44) خالہ جی حضور رحمة الله عليها: تصنیف محمد عرفان الحق

(45) حضرت میر سید محمد یوسف علی شاہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ: تصنیف حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی دامت بر کاتہ'

(46) تشييد المباني فی تخريج احاديث مکتوبات امام ربانی رحمۃ اللہ علیہ: تصنیف: مفتی محمد سعید، تحقیق وترتیب نو: حضرت پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر دامت بر کاتہٗ

Marfat.com

آستانہ عالیہ نقشبندیہ توکلیہ مظہریہ پر منعقد ہونے والے اہم پروگرام

1۔ سالانہ عرس مبارک حضرت خواجہ محبوب عالم نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۲۲۔ رمضان المبارک

2۔ سالانہ عرس مبارک حضرت مولانا سید محمد حبیب اللہ نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۲۳،۲۴۔ ربیع الثانی

3۔ سالانہ عرس مبارک حضرت مولانا سید محمد یوسف نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۳۰۔ ذی الحجہ / یکم محرم الحرام

4۔ سالانہ عرس مبارک حضرت علامہ پروفیسر سید محمد کبیر احمد مظہر نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۲۸،۲۹۔ ذی قعدہ

5۔ سالانہ عرس مبارک حضرت سیدہ رضیہ خانم (حضرت خالہ جی حضور رحمۃ اللہ علیہا)

۲۲۔ صفر المظفر

6۔ سالانہ عرس مبارک حضرت سید محمد توقیر احمد اظہر نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

۱۴۔ جمادی الثانی

7۔ سالانہ ختم شریف بر موقع معراج شریف

۲۷۔ رجب المرجب

8۔ سالانہ ختم شریف بر موقع شب برأت

۱۵۔ شعبان المکرّم

Marfat.com

9۔ ہر جمعرات کو بعد از نماز ظہر ہفتہ وار ختم شریف و تقسیم لنگر

10۔ ہر اسلامی مہینہ کی گیارہویں تاریخ کے فوراً بعد آنے والے جمعہ کو ختم گیارہویں شریف بعد نمازِ جمعہ ادا کیا جاتا ہے۔

11۔ سجادہ نشین آستانہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ توکلیہ مظہریہ: حضرت ڈاکٹر سید محمود الحسن نقشبندی، مظہری دامت برکاتہٗ جمعہ کی نماز کے بعد، ہفتہ کی رات اور اتوار کے دن نماز ظہر تک عوام الناس اور مریدین سے ملاقات فرماتے ہیں۔

نوٹ:۔ محافل کے متعلق مزید تفاصیل کیلئے رابطہ کیجئے

حضرت ڈاکٹر سید محمود الحسن نقشبندی	0345 - 7437036
جناب محترم بھائی فیض رسول صاحب	0331 - 4309625
جناب میجر (ر) محمد عثمان صاحب	0333 - 4698172
جناب ڈاکٹر عرفان الحق صاحب	0307 - 4311101

Marfat.com